# تیسری جنگ عظیم اور دجال

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

تالیف مولانا عاصم عمر

محمد رسول الله والذين معه أشداء على الكفار رحماء بينهم

# تیسری جنگ عظیم اور دجال

جدید نظر ثانی اضافہ شدہ ایڈیشن

تالیف
مولانا عاصم عمر

ناشر
الغازی ویلفیئر ٹرسٹ
باغ آزاد کشمیر

- کتاب کا نام — تیسری جنگ عظیم اور دجال
- ازقلم — مولانا عاصم عمر
- ناشر — الغازی ویلفیئر ٹرسٹ باغ آزاد کشمیر
- طبع پنجم — اکتوبر 2006
- تعداد — 2200

## ملنے کے پتے

- مدرسہ تعلیم القرآن باغ آزاد کشمیر
- ٹی گارڈن ہوٹل بالائی منزل نزد سول ہسپتال شنکیاری مانسہرہ فون: 0997-531319
- اسلامی کتاب گھر خیابانِ سرسید راولپنڈی فون: 051-4847585
- جامعہ خالد بن ولید شمس کالونی کوڑہ موڑ اسلام آباد فون: 051-5465438
- حافظ کتب خانہ نزد دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک
- مدنی کتب خانہ نزد مدنی مسجد مانسہرہ
- لاثانی اسٹیشنرز کالج روڈ کیہال ایبٹ آباد
- جامع مسجد مصطفٰے ہارون آباد اسٹاپ نزد بابر کاٹا شیر شاہ روڈ کراچی فون: 021-2574455
- اسلامی کتب خانہ جامعہ العلوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی فون: 021-4927159
- مکتبہ لدھیانوی سلام کتب مارکیٹ جامعہ العلوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی
- مدنی کتب خانہ تبلیغی مرکز مدنی مسجد کراچی

آپ کی رائے اور مشورے کیلئے

alghaziwelfare@yahoo.com | Alghaziwelfare@hotmail.com

# انتساب

ان اسیروں کے نام جنھوں نے دجالی قوتوں کے سامنے سر جھکانے سے انکار کردیا اور مشرق سے مغرب تک، شمال سے جنوب تک کفر کے تمام زندانوں کو آباد کیا اور آنکھوں دیکھی آگ کا انتخاب کر کے، اللہ کی جنتوں کے حقدار بن گئے۔۔ اور وہ ہم سب کی دھڑکنوں کے ساتھ دھڑکتے ہیں۔

ان ماؤں کے نام جنھوں نے محمد عربی ﷺ کا دین بچانے کے لئے اپنے جگر کے ٹکڑوں کو اللہ کے راستے میں پیش کردیا۔

ان بہنوں کے نام جنکے سہاگوں سے زندانوں میں تکبیر کی صدائیں گونجیں۔ شہداء کے ان بچوں کے نام جنھوں نے امت کے بچوں کی خاطر اپنے ''ابو'' کی جدائی برداشت کر کے خود ''یتیمی'' کو گلے لگالیا۔

# تقریظ

حضرت مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب استاذ الحدیث جامعہ دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ و کفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین الصطفیٰ اما بعد

محترم ومکرم حضرت مولانا عاصم عمر صاحب (حفظہ اللہ تعالیٰ) کی گرانقدر زرین تالیف ''تیسری جنگِ عظیم اور دجال'' کے اہم چیدہ چیدہ موضوعات کے مطالعہ سے دل ودماغ منور ومعطر ہوئے ایمانی احساسات میں ایک عجیب حرارت محسوس ہوئی۔ دل سے بے اختیار دعائیں نکلیں۔ رب العالمین حضرت مولانا عاصم عمر صاحب کی اس عظیم علمی، تحقیقی، محنت ومشقت کو شرف پذیرائی عطا فرما کر اس کا صلہ مولانا موصوف کو دارین میں عطا فرمائے۔ اور فرزندانِ توحید کو اس بیش بہا، روح پرور کتاب سے استفادہ کی توفیق عطا فرمائے۔

آج جبکہ ظلم و استبداد، جبر وستم، وحشیانہ بربریت کے علمبرداروں اور انسانیت کے خونخواروں نے تمام عالمِ اسلام کو نمرودی آتشکدہ بنادیا ہے۔ محسنِ انسانیت، رحمۃ للعالمین ﷺ کی امتِ مرحومہ پر چاروں طرف سے آگ برسا رہے ہیں اور تمام سربراہانِ مملکت خاموش تماشائیوں کی طرح یہ انسانیت سوز درندگی دیکھ رہے ہیں۔ ایسے مایوس کن جانگداز ماحول میں مولانا موصوف کی یہ مایہ ناز کتاب عامۃ المسلمین کے لئے عموماً اور شیدایانِ جہاد اور سرفروشانِ اسلام کے لئے خصوصاً حوصلہ افزائی کا مؤثر علاج ہے۔

ماشاء اللہ قرآن وسنت اور اقوالِ سلف وصالحین کی روشنی میں نزولِ حضرتِ عیسیٰ علیہ السلام خروج حضرت مہدی اور خروجِ دجال کے اہم موضوعات کو نہایت ہی دلکش، روح پرور جامع محققانہ پیرایہ میں ذکر فرمایا ہے۔ اور موجود دشمنانِ اسلام کے دجل وفریب کو دجالی فتنوں کے تناظر میں سیر حاصل تبصروں کے ساتھ جوڑ دیا ہے۔

یقیناً مولانا موصوف نے پوری جانفشانی اور عرق ریزی سے ان علمی تحقیقی جواہر پاروں کو حدیث، سیرت و تاریخ کے مستند مصادر و مراجع کے ہزارہا صفحات سے جمع فرما کر پورے ربط وضبط کے ساتھ زیب قرطاس فرما کر علمی دنیا کو ایک انمول تحفہ پیش کر دیا ہے۔ آخر میں جہاد کی فضیلت و اہمیت اور مجاہدین کے کارنامہ ہائے نمایاں کو سراہا ہے۔ اور اہل اسلام کو یاس و ناامیدی کے مہلک جراثیم سے بچنے کی تلقین فرمائی ہے۔

اللہ تعالیٰ اس بے لوث، للہی مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے۔ آمین

واللہ تعالیٰ من وراء القصد وھو یجزی المحسنین.

کتبہ: شیر علی شاہ خادم طلبہ جامعہ دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# تقریظ

## حضرت مولانا فضل محمد صاحب استاذ الحدیث جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

محترم جناب مولانا عاصم صاحب مدظلہ مجاہدین کے جانے پہچانے خطیب اور عملی جہاد میں شریک پر عزم نوجوان مجاہد ہیں۔انھوں نے حضور اکرم ﷺ کی پیشن گوئیوں کو اکٹھا کیا ہے جو حضرت محمد ﷺ نے قیامت تک آنے والے واقعات سے متعلق فرمائی ہیں۔مولانا نے ان تمام پیش گوئیوں کو بہت ہی اچھے انداز میں جمع کیا ہے اور پھر ان پیش گوئیوں کی روشنی میں موجودہ دنیا اور اس میں رونما ہونے والے واقعات پر گہری نگاہ ڈالی ہے اور پھر امت کے ہر صاحب دل مرد وخواتین اور چھوٹوں بڑوں کے دلوں کو جھنجوڑا ہے۔خواب غفلت میں پڑے ہوئے مسلمانوں کو جگانے کی کوشش کی ہے۔اور انکو میدانِ جہاد کی طرف آنے کی پوری پوری دعوت دی ہے۔ اور مستقبل کے تمام خطرات سے ان کو آگاہ کیا ہے۔

اس وقت مسلمانوں کو ایسی کتاب کی اشد ضرورت تھی۔میرے خیال میں یہ کتاب انشاء اللہ تمام مسلمانوں کے لئے نہایت مفید ثابت ہوگی۔میں نے اس کتاب کے چند مقامات کو سرسری نظر سے دیکھا ہے۔پیش گوئیوں کا معاملہ بہت نازک ہے۔کیونکہ اس کو واقعات پر چسپاں کرنا آسان کام نہیں ہے۔مولانا عاصم صاحب نے پیش گوئیوں کا ایک بڑا ذخیرہ اکٹھا کیا ہے۔امید ہے کہ مولانا نے اس میں احتیاط سے کام لیا ہوگا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کتاب کو ہر خاص وعام کے لئے مفید بنائے اور خود مؤلف کے لئے ذخیرہ آخرت بنائے۔آمین یارب العالمین

فضل محمد بن نور محمد یوسف زئی استاذ جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

۱۱ ذوالقعدہ ۱۴۲۵ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# گذارشات برائے مطالعہ کتاب

اس موضوع کا حق تو یہ تھا کہ اس پر علماء کبار کی ایک مجلس موجودہ دور کے حالات کو سامنے رکھتے ہوئے تحقیقی کام کرتی، اور حدیثوں کی چھان پھٹک کرتی۔ ہمارے اسلاف نے اس موضوع پر بہت کچھ تحقیق کی ہے، تاہم ضرورت اس بات کی ہے کہ اس مواد کو عوام کے سامنے لایا جائے۔

اس موضوع پر لکھنے کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ غافل مسلمانوں کو حالات کی نزاکت کا احساس دلایا جائے، مایوس نوجوانوں کے دلوں میں امید کی کرنیں جگائی جائیں اور ان کو ابھی سے آنے والے حالات کے لئے تیار کیا جائے۔ اسی مقصد کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اس باب میں ان حالات پر کھل کر بحث کی گئی ہے جن کے بارے میں نبی کریم ﷺ اپنی امت کو بار بار ڈرایا کرتے تھے۔

تاہم اسلاف کی اتباع کرتے ہوئے اس بات کا خیال رکھا گیا ہے کہ حدیث کو کھینچ تان کر حالات کے موافق نہ ڈھالا جائے بلکہ حدیث کی تشریح میں صرف انہی حالات کو بیان کیا جائے جو اب بالکل واضح ہو چکے ہیں۔

اس کے باوجود یہ خیال رکھنا چاہئے کہ ضروری نہیں کہ یہ وہی حالات ہوں جو حدیث میں بیان کئے گئے ہیں، بلکہ اس کے علاوہ بھی کچھ اور صورتِ حال ہو سکتی ہے۔ اور احادیث میں بیان کردہ حالات جو ابھی واضح نہیں ہیں ان کو زیادہ چھیڑ چھاڑ سے گریز کیا گیا ہے۔

کتاب میں بیان کردہ احادیث کے حوالے سے اس بات کی پوری کوشش کی گئی ہے کہ تمام احادیث کی تخریج کی جائے، چنانچہ بہت حد تک اس کو مکمل کیا ہے، اس کے باوجود اگر اہل علم حضرات کسی حدیث کے بارے میں کوئی تحقیق رکھتے ہوں تو براہِ کرم ضرور مطلع فرمائیں، تاکہ آئندہ اس کی اصلاح کی جاسکے۔ نیز اگر کسی حدیث کی تخریج کہیں اور نہیں مل سکی تو وہاں مرجع کا حوالہ دیا ہے، اس میں مزید تحقیق کرنا علماء حدیث کا کام ہے۔

بعض جگہ ضعیف حدیث کو صرف اس لئے نقل کیا گیا ہے کہ عوام کے سامنے جب مختلف حادیث آئیں تو وہ سمجھ سکیں کہ کون سا بیان مستند ہے۔ کیونکہ ایسا دیکھنے میں آیا ہے کہ اس بارے میں ایک صحیح حدیث اگر کسی سے بیان کی جائے تو وہ اسکے مقابلے میں دوسری حدیث سناتا ہے۔ جسکی وجہ سے لوگوں کے ذہن میں صورتِ حال مکمل واضح نہیں ہو پاتی۔

ان احادیث کا مطالعہ کرتے وقت یہ بات ذہن میں رکھنی چاہئے کہ خروجِ مہدی اور دجال کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے کبھی تو تمام حالات کو مختصر الفاظ میں بیان کیا ہے اور کبھی تفصیل بیان کی اور کبھی بہت زیادہ تفصیل بیان کی ہے۔ جس چیز کے بارے میں صحابہ نے سوال کیا ہے آپ نے بعض مرتبہ اسی کا جواب دینے پر اکتفا فرمایا۔ جس کی وجہ سے بعض مرتبہ احادیث میں تضاد محسوس ہوتا ہے حالانکہ درحقیقت وہاں تضاد نہیں ہوتا۔

آپ ﷺ نے حضرت مہدی کے خروج کے سال کو متعین نہیں فرمایا۔ اور نہ ہی حضرتِ مہدی اور دجال کے باب میں واقعات کو ترتیب وار بیان فرمایا ہے۔ اس لئے اپنی طرف سے واقعات کو ترتیب وار بیان کرنا اور پھر اس کو لوگوں کے سامنے اس طرح سنانا گویا نبی کریم ﷺ نے اس کو اسی ترتیب کے ساتھ بیان فرمایا ہے بالکل مناسب نہیں۔

البتہ کچھ نشانیاں آپ ﷺ نے خود اس طرح بیان فرمائیں جن سے بعض واقعات کی ترتیب کا پتہ چلتا ہے۔ اس کے علاوہ اگر کتاب میں کہیں کوئی ترتیب قائم کی گئی ہے تو وہ صرف ایک امکان ہے لہٰذا اس کو کسی سے بیان کرتے وقت اس بات کی وضاحت ضرور کردینی چاہئے۔

اسی طرح جب ہم مختلف لشکروں کے بارے میں حدیث کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ حضور ﷺ فرما رہے ہیں کہ تم رومیوں سے جنگ کروگے اللہ تمہیں فتح دیدیگا پھر تم قسطنطنیہ فتح کروگے۔ کہیں آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کا لشکر دمشق میں ہوگا، تم ہندوستان کے خلاف جہاد کروگے، بیت المقدس میں تمہارا محاصرہ کیا جائے گا، تم فرات کے کنارے قتال کروگے۔ جب پڑھنے والا یہ دیکھتا ہے کہ یہ لشکر کبھی قسطنطنیہ میں ہے تو کبھی ہندستان میں جہاد کر رہا ہے، پھر وہ اپنے ذہن سے ان میں تطبیق پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

حالانکہ نبی کریم ﷺ نے مختلف مجلسوں میں مختلف لشکروں کے بارے میں ذکر فرمایا ہے۔ ضروری نہیں کہ ساری فتوحات ایک بار میں ہی ہوجائیں، اور ایک ہی لشکر کے ہاتھوں ہوجائیں۔ اس کتاب میں اس صورتِ حال کو وضاحت کے ساتھ سمجھانے کی ایک ادنیٰ سی کوشش کی گئی ہے

جس سے صورت حال کافی حد تک واضح ہو جاتی ہے۔ نیز خاص خاص مقامات کے نقشے کتاب میں دے گئے ہیں تا کہ قارئین نقشوں کے ذریعے مزید آسانی کے ساتھ واقعات کو ذہن نشین کرلیں۔

چونکہ محدثین نے احادیث میں بیان کردہ الفاظ کو صرف انکے حقیقی معنی میں ہی مراد نہیں لیا ہے بلکہ مجاز کا احتمال بھی وہاں بیان کیا ہے۔ سو اس کتاب میں بھی اسی مسلک کو اختیار کیا گیا ہے۔ خصوصاً ان جگہوں پر تو مجاز ہی کو ترجیح دی ہے جہاں قرائن خود مجاز کی جانب اشارہ کررہے ہیں۔

دجال کے بیان کا حق یہ ہے کہ اس کو سننے والا اور پڑھنے والا خوف میں مبتلا ہو جائے۔ اس فتنہ کو سن کر خوف میں مبتلاء ہونا ایمان کی علامت ہے۔ سو ہم نے اس بات کی کوشش کی ہے کہ احادیث میں بیان کی جانے والی دجال کی قوت کو موجودہ حالات کی روشنی میں سمجھا جائے تا کہ فتنہ کی اس ہیبت اور ہمہ گیریت کا اندازہ ہو سکے، جس کو آپ ﷺ بار بار بیان فرمایا کرتے تھے۔

اس کتاب کو ضخامت سے بچانے کے لئے بعض جگہ اختصار سے کام لیا گیا ہے، اس لئے مطالعہ کا ذوق رکھنے والے حضرات مزید مطالعہ کے لئے متعلقہ کتابوں سے رجوع کرسکتے ہیں۔ جن کتب سے استفادہ کیا گیا ہے انکے حوالے کتاب کے آخر میں دے ہیں۔

اس مواد کو جمع کرنے اور احادیث کی تخریج میں کچھ انتہائی عزیزوں نے بہت زیادہ تعاون کیا ہے اور انہی کی محنت اور دعاؤں کی وجہ سے یہ مواد آپ کی خدمت میں پیش کیا جارہا ہے۔ لہٰذا آپ جب بھی اپنے لئے فتنہ دجال سے حفاظت کی دعا کریں تو ہم سب کو ضرور یاد فرمالیا کریں۔

اللہ سے دعا ہے کہ وہ اسکو تمام ایمان والوں کے لئے نفع کا ذریعہ بنائے اور اپنی بارگاہ میں اس کو قبول فرمائے۔ اور، ہم سب کو فتنہ دجال سے بچائے۔ آمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# پیش لفظ

## طبع پنجم

تمام تعریفیں اس پروردگار کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کے تمام معاملات کو چلاتا ہے اور جو اس نظام کو چلانے میں کسی کا محتاج نہیں۔ اور درود وسلام ہو ان نبی آخر الزماں، محمد عربی ﷺ پر جنکو دنیا میں اسلئے بھیجا گیا کہ وہ تمام دنیا سے جاہلی تہذیبوں کو مٹا کر اسلامی تہذیب کا بول بالا کریں اور جنکے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا۔ اور نور کی بارشیں ہوں ان پاک ہستیوں پر جنھوں نے اس مشن میں، امامِ انسانیت، رحمۃ اللعالمین ﷺ کا ساتھ دیا اور اپنے امام وقائد کے حکم پر اپنا سب کچھ قربان کر دیا۔ اور رحمتیں نازل ہوں ان علماءِ حق پر جو اسلام کے اس شجر کو ہر دور میں اپنے خون سے سیراب کرتے رہے، نیز بادشاہِ حقیقی کی مدد و نصرت ہو ان مجاہدین پر جو علماءِ حق کی قیادت میں، اپنے جگر کا لہو جلا کر، فرعونوں کے خوف سے ٹھٹھرتی امت کو حرارت بخش رہے ہیں اور امت کو عزت سے جینے اور مرنے کا طریقہ سکھلا رہے ہیں۔ اور تباہی و بربادی ہو ان تمام لوگوں پر جو اسلام اور مجاہدینِ اسلام کے خلاف سازشوں میں شریک ہیں۔

محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے طبع چہارم کے بعد طبع پنجم آپکے ہاتھوں میں ہے۔ بہت سے دوستوں نے کتاب کی تشہیر و تقسیم میں دل و جان سے محنت کی ہے۔ اس غریب کے پاس انکے لئے اس سے بہتر کوئی اور کلمہ نہیں کہ سچا خدا ان دوستوں کو جھوٹے اور کانے خدا کے فتنے سے بچا کر اپنے مقرب بندوں میں شامل فرمادے۔ آمین

حالات جس تیزی کے ساتھ تبدیل ہو رہے ہیں اور دجال کے ایجنٹ جس یکسوئی کے ساتھ امتِ محمدیہ ﷺ پر یلغاریں کر رہے ہیں، ایسے وقت میں اس بات کی سخت ضرورت ہے کہ دشمنوں کی مکاریوں سے مسلمانوں کو آگاہ کیا جاتا رہے۔ محمدِ عربی ﷺ کے وارثوں پر یہ فرض بنتا ہے کہ وہ اپنی تقریروں میں ان موضوعات پر گفتگوئیں کریں جنکو بیان کرنا ان پر فرض ہے اور بیان نہ کرنا کتمانِ حق (حق کو چھپانے) کے زمرے میں آتا ہے، جو کہ اللہ کے نزدیک سنگین جرم اور باعثِ

لعنت ہے۔اسی طرح اہلِ قلم حضرات رسالوں، کتابچوں اور پمفلٹ کے ذریعے باطل قوتوں کی سازشوں کو بے نقاب کریں اور عام مسلمانوں کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ ان کتابوں اور پمفلٹوں کو عوام میں خوب پھیلائیں۔گھروں میں بھی انکی تشہیر کی جائے۔

حق کو بیان کرنے میں کسی کی ناراضگی یا ملامت کی پرواہ نہیں کرنی چاہئے خواہ سامنے جابر بادشاہ ہو یا کوئی اپنا ہم مسلک یا رشتہ دار۔عوام تو عوام آجکل خواص بھی بعض دفعہ اس لئے حق کو چھپا جاتے ہیں کہ اس کو بیان کرنے سے انکے ہم مسلک یا حکمرانِ وقت ناراض ہو جائینگے۔سو یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ کی ناراضگی تمام بادشاہوں، تمام حکمرانوں اور تمام ہم مسلکوں سے زیادہ سخت ہے۔

ہر مسلمان کو اس بات سے ڈرنا چاہئے کہ وہ دجال کے فتنے کا شکار ہو جائے اور اسکو خبر تک نہ ہو یا وہ حضرت مہدی کے لشکر میں شامل ہونے یا اسکی مدد سے محروم رہ جائے اور لشکر دور نکل چکا ہو۔

یہ عاجز احادیث کے مطالعے اور دنیا کے حالات دیکھنے کے بعد یہ بات یقین سے کہہ سکتا ہے کہ حضرت مہدی کے خروج کے بعد بھی بہت سے مسلمانوں کو خبر تک نہیں ہوگی کہ جہاد کی قیادت خود حضرت مہدی سنبھال چکے ہیں۔بلکہ لوگ اس وقت بھی مجاہدین کے جہاد کو اسی نظر سے دیکھ رہے ہونگے جس نظر سے میڈیا انکو دکھا رہا ہوگا۔ہر طبقے اور مکتبِ فکر کی رائے اپنی سوچ کے مطابق ہوگی، سوائے ان لوگوں کے جنکے دل حق کو قبول کرنے میں دیر نہیں کرتے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ تمام مسلمانوں کو اس دین کے لئے جینے اور مرنے والا بنا دے اور دنیا کے تمام خداؤں کا باغی بنا کر صرف اپنے فرمانبرداروں کے ساتھ شامل فرمادے۔خواہ اسکے لئے تن، من، دھن سب کچھ قربان کرنا پڑے۔آمین

عاصم عمر

# فہرست

- دوسرا باب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## مقدمہ

الحمد للہ رب العالمین و الصلوٰۃ و السلام علی سید المرسلین وعلیٰ آلہ و اصحابہ اجمعین

تاریخ عالم میں ایسا بارہا ہوتا رہا ہے کہ اپنے وقت کی طاقتور قومیں کمزور قوموں کو فتح کر کے انکو اپنا غلام بناتی رہی ہیں۔ لیکن جیسے جیسے فاتح قوموں کی طاقت کا سورج ڈھلتا جاتا تھا۔ ویسے ہی غلامی کی زنجیریں بھی ڈھیلی پڑتی جاتی تھیں۔ لیکن دورِ جدید میں طاقتور قومیں کمزور قوموں کو بغیر انکے علاقے فتح کیے ہی اپنا غلام بنالیتی ہیں، اور یہ غلامی اتنی بدترین ہوتی ہے کہ فاتح قوم کے مٹ جانے کے بعد بھی، جوں کی توں باقی رہتی ہے۔

اگر دیکھا جائے تو جسمانی غلامی اتنی نقصان دہ اور معیوب نہیں جتنی کہ ذہنی غلامی ہے۔ کیونکہ اگر کسی قوم کی فکر اور سوچ آزاد ہو تو وہ کبھی بھی شکست تسلیم نہیں کرتی، اور موقع پاتے ہی خود کو آزاد کروالیا کرتی ہے۔ جبکہ کسی قوم کا ذہنی غلامی میں مبتلاء ہوجانا اسکے اندر سے سوچنے تک کی صلاحیت کو ختم کر کے رکھدیتا ہے۔

ذہنی غلامی کا شکار قومیں نہ تو اپنے ذہن سے سوچتی ہیں اور نہ ہی حالات کو اپنی نظروں سے دیکھتی ہیں بلکہ انکے آقا جس طرف چاہتے ہیں انکی سوچوں کا رخ موڑ دیتے ہیں، پھر اس پر ستم بالائے ستم کہ یہ بے چارے غلام یہی سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ ہم آزاد سوچ کے مالک ہیں۔

اسلام کی چودہ سو سالہ تاریخ میں مسلمانوں پر نازک سے نازک حالات آئے۔ آقائے مدنی ﷺ کے وصال کے فوراً بعد اٹھنے والا ارتداد کا فتنہ کوئی معمولی فتنہ نہ تھا۔ اگر اسلام کے بجائے دنیا کا کوئی اور مذہب ہوتا تو اس کا نام ونشان بھی باقی نہ رہتا۔ لیکن اس خطرناک فتنے سے مسلمان سرخرو ہو کر نکلے۔

1258 میں فتنۂ تاتار درحقیقت ساری دنیا سے مسلمانوں کا وجود مٹا دینے کی سازش تھی۔ تاتاری ایک کے بعد ایک مسلم علاقہ فتح کرتے جاتے تھے، یوں لگتا تھا کہ اس تباہی مچاتے سیلاب کو اب کوئی نہیں روک سکے گا۔ کیونکہ کسی قوم کے لئے اس سے بڑی مایوسی اور خوف کی بات کیا ہوگی کہ اس کے دارالخلافہ کی اینٹ سے اینٹ بجادی جائے، اور خلیفۂ وقت کو چٹائی میں لپیٹ کر، گھوڑوں کے سموں تلے روند ڈالا جائے۔ لیکن اس سب کے باوجود بھی مسلمانوں نے ہمت نہیں ہاری اور تاتاریوں کے خلاف میدانِ جہاد میں نکل آئے اور بالآخر انکو شکست دی۔ غرض یہ کہ جب تک مسلمانوں میں خلافت رہی مسلمان کبھی کسی قوم کے ذہنی غلام نہیں بنے۔ بلکہ انکی سوچیں ہمیشہ آزاد رہیں۔ لیکن خلافت ٹوٹنے کے بعد جہاں ایک طرف مسلم علاقوں پر کافر قبضہ کرتے چلے گئے وہیں انکے ذہن بھی کافروں کی غلامی میں جاتے رہے۔ اس غلامی کے اثرات اتنے مؤثر اور دیرپا ثابت ہوئے کہ جسمانی آزادی کے باوجود بھی مسلمان ذہنی طور پر کافر طاقتوں کے غلام ہی رہے۔

ذہنی غلامی کی سب سے بڑی نحوست (Adversity) یہ ہوتی ہے کہ ذہنی طور پر غلام قوم اچھے کو برا، برے کو اچھا، نفع کو نقصان اور نقصان کو نفع، دشمن کو دوست اور دوست کو دشمن سمجھ رہی ہوتی ہے۔

اسی کو علامہ اقبال نے فرمایا:

بھروسہ کر نہیں سکتے غلاموں کی بصیرت پر جسے زیبا
کہیں آزاد بندے ہے وہی زیبا

اسی ذہنی غلامی کے زہریلے اثرات نے مسلمانوں کے ذہنوں میں یہ بات بٹھادی کہ اس دور میں اسلامی خلافت کی کوئی ضرورت نہیں، اور اب جمہوریت کا دور ہے۔ اس طرح جمہوریت کو اسلامی خلافت کا نعم البدل (Alternative) قرار دیدیا گیا۔

اسی ذہنی غلامی نے مسلمانوں کو قرآن وحدیث کے مطابق سوچنے کی صلاحیت سے دور کر کے رکھدیا کہ وہ حالات کا قرآن وحدیث کی روشنی میں تجزیہ (Analysis) کرتے۔ بلکہ آج اکثر پڑھے لکھے لوگ بھی حالات کو مغربی میڈیا کی نظر سے دیکھ کر تجزیہ کرتے ہیں۔ موجودہ دور میں نام نہاد دانشور (Intellectuals) اور مفکرین (Thinkers) اور ادیب حضرات اپنے قلم کو انہی راستوں پر دوڑاتے ہوئے نظر آتے ہیں جو خود مغربی مفکرین نے اپنے ہاتھ سے

بنائے ہوتے ہیں۔اور یہ دانشورانہی راستوں پر اپنے قلم کو دوڑا کر جب منزل تک پہنچتے ہیں تو یہ وہی منزل ہوتی ہے جو مغربی مفکرین پہلے سے طے کر چکے ہوتے ہیں۔حالانکہ یہ حضرات یہ سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ وہ بہت دور کی کوڑی لائے ہیں۔موجودہ دور میں آپ اکثر یہی بات دیکھیں گے۔مثال کے طور پر روس کا افغانستان میں آنا،اور افغان مجاہدین کا جہاد اور فتح ،طالبان کی اسلامی حکومت اور امریکہ کا افغانستان پر حملہ،امریکہ کا خلیج میں آنا اور عراق پر قبضہ،اسرائیل کے فلسطینیوں پر مظالم ،گیارہ ستمبر کے امریکہ پر حملے اسی طرح کے دیگر واقعات میں ان دانشوروں کے تجزیوں کے نتیجوں کا خلاصہ ایسا ہوگا جس میں مسلمانوں کی حوصلہ افزائی کے بجائے حوصلہ شکنی ہوتی ہوگی،اللہ تعالیٰ کی طاقت کو سپر پاور ثابت کرنے کے بجائے،کسی کافر ملک کو سپر پاور ثابت کیا جائے گا،کہ جو کچھ بھی ہوتا ہے بس کافروں کی مرضی کے مطابق ہی ہوتا ہے۔

روس کے خلاف افغان جہاد کو مکمل امریکی امداد اور سیاست کی نظر کر کے مسلمانوں کے بڑھتے حوصلوں کو دبانے کی کوشش کی گئی۔حالانکہ اتنی بھی تحقیق گوارا نہیں کی گئی کہ روس کو شکست امریکی اسلحے سے دی گئی یا آسمان سے اترتے فرشتوں کے ذریعے یہ فتح حاصل کی گئی۔اگر یہ امریکی مفاد کی جنگ ہوتی ،تو اس جنگ سے پھر اللہ رب العزت کو بھلا کیا غرض ہو سکتی تھی،لیکن یہ بات تحقیق شدہ ہے کہ مکمل افغان جہاد میں مجاہدین کے ساتھ فرشتے آتے رہے،جنکو خود روسی افسروں نے بھی بارہا دیکھا۔

جب یہ ثابت ہو گیا کہ اس جہاد میں مکمل اللہ کی مدد تھی تو پھر ہمارے کالم نگار حضرات اس جنگ کو مکمل امریکہ کی جھولی میں کیوں ڈال دیتے ہیں؟کیا صرف اسلئے کہ اس طرح کا مضمون سب سے پہلے کسی امریکی نے لکھا تھا،کہ امریکہ سوویت یونین کو ختم کرنے کے لئے افغان مجاہدین کی مدد کر رہا ہے۔

اسی طرح امریکہ کی عالم اسلام کے خلاف صلیبی جنگ کو مکمل اقتصادیات کی جنگ قرار دیا جا رہا ہے۔حالانکہ عالمِ کفر خود اس جنگ کے مذہبی ہونے کا اعلان کر رہا ہے۔

نام نہاد مسلم دانشوروں کے بقول عراق پر قبضہ تیل کی دولت پر قبضہ کرنے کے لئے کیا گیا جبکہ افغانستان پر قبضہ وسط ایشیاء کے معدنی وسائل (Mineral Resources) پر قبضہ کرنے کے لئے کیا گیا۔

یہ وہی تجزیے ہیں جو خود یہودی اپنے کالم نگاروں کے ذریعے اپنے اخبارات ورسائل میں

تحقیقی رپورٹ کے نام پر شائع کراتے ہیں، اور ہمارے نام نہاد دانشور اور مفکرین جن کی تمام دانش اور تمام فکر میڈ ان یو ایس اے ہوتی ہے، ان تحقیقی رپورٹوں کو پڑھ کر انکے پیچھے اپنے قلم کو گھسنا شروع کر دیتے ہیں۔

ایسے دانشوروں کے بارے میں ''یہودی پروٹوکولز میں لکھا ہے کہ'' یہ لوگ ہمارے ہی ذہن سے سوچتے ہیں جو رخ ہم ان کو دیتے ہیں یہ اسی پر سوچنا شروع کر دیتے ہیں''۔

جہاں تک تعلق وسائل پر قبضے کا ہے تو اگر آج سے پچاس سال پہلے جنگوں کے بارے میں یہ کہا جاتا کہ یہ دنیا کے وسائل پر قبضہ کرنے کے لئے ہیں، تو کسی حد تک درست تھا، لیکن اس دور میں ان جنگوں کو تیل اور معدنی وسائل کی جنگ کہنا اسلئے درست نہیں کہ امریکہ پر حکمرانی کرنے والی اصل قوتیں اب تیل اور دیگر دولت کے مرحلے سے بہت آگے جا چکی ہیں۔ اب انکے سامنے آخری ہدف ہے اور وہ اپنی چودہ سو سالہ جنگ کے آخری مرحلے میں داخل ہو چکی ہیں۔

دنیا کے تمام وسائل پر اگر چہ امریکہ کا قبضہ نہیں ہے لیکن ان تمام وسائل پر ان یہودیوں کا قبضہ ہے جنکے قبضے میں امریکہ ہے۔ جبکہ یہ حقیقت بھی کھل کر سامنے آ چکی ہے کہ افغانستان و عراق پر چڑھائی کرانے والی وہی قوتیں ہیں، تو پھر ایک ایسی چیز جو پہلے سے انکے پاس ہے اس کو حاصل کرنے کے لئے جنگ کرنے کی بھلا انکو کیا ضرورت پیش آ سکتی ہے۔

ہمارے کہنے کا یہ مقصد بالکل نہیں کہ امریکہ کو ان وسائل سے کوئی سروکار نہیں۔ سروکار ہے لیکن ان جنگوں کا پہلا مقصد یہ وسائل نہیں بلکہ پہلا مقصد وہ ہے جو محمد عربی ﷺ نے چودہ سو سال پہلے بیان فرما دیا ہے۔

یہودی کالم نگار جب ان جنگوں کو اقتصادی جنگ کا نام دیتے ہیں تو انکا مقصد یہ ہوتا ہے کہ مسلمان ان جنگوں کو مذہبی جنگ نہ سمجھنے لگیں کہ یہ چیز انکے اندر جذبہ جہاد اور شوقِ شہادت کو زندہ کر دیگی۔

یہ ٹھیک وہی طریقہ کار ہے جو برہمن بھارت کے اندر مسلمانوں پر مظالم ڈھانے کے بعد ان مسلم کش فسادات کو بی جے پی کی سیاست کا نام دے کر مسلمانوں کو ٹھنڈا کر دیتا ہے، اور مذہبی تعصب کو سیاست اور ووٹ پالیٹکس کی بھینٹ چڑھا دیتا ہے۔

سوچوں میں اس تبدیلی کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ مسلمان موجودہ حالات کو قرآن و حدیث کی روشنی میں سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے بلکہ انکی بنیاد مغربی میڈیا کے تجزیے اور تبصرے ہوتے

ہیں۔ ہمیں اس حقیقت کو تسلیم کر لینا چاہئے کہ آج اکثر پڑھے لکھے لوگوں کے سوچنے کا انداز مغربی ہے۔ اور لوگ مغرب کی ذہنی غلامی کا شکار ہیں۔

جبکہ یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ جب تک کسی قوم کا اپنے عقیدے اور نظریے، اپنی بنیادوں اور اصولوں سے گہرا تعلق رہے گا وہ قوم اس وقت تک کسی کی ذہنی غلام نہیں بن سکتی۔ دنیا کی کوئی بھی قوم اسی وقت تک اپنا وجود برقرار رکھ سکتی ہے جب تک اسکا اپنے افکار ونظریات، عقیدے اور اصولوں کے ساتھ گہرا تعلق رہتا ہے۔ کسی نظریے اور عقیدے کے بغیر کوئی بھی قوم اس قافلے کی طرح ہوتی ہے جو ڈاکوؤں کے ہاتھوں لٹنے کے بعد، صحراء میں حیران و پریشان بھٹکتا پھر رہا ہو۔ اور ایسے قافلے کی بدنصیبی یہ ہوتی ہے کہ یہ ہر رہزن کو رہبر سمجھ کر اسکے پیچھے چلنا شروع کر دیتا ہے۔ بار بار دھوکہ کھانے کے بعد بھی ان کا یہی خیال ہوتا ہے کہ اس بار انکا سفر صحیح سمت میں ہو رہا ہے۔ اس طرح یہ قافلہ اس وقت تک بھٹکتا ہی رہتا ہے جب تک یہ قافلے والے اس راستے کا پتہ نہیں چلا لیتے جہاں ان کو لوٹا گیا تھا۔

چنانچہ اگر آج بھی ہم اپنی منزل کو پانا چاہتے ہیں اور حالات کو درست انداز میں سمجھنا چاہتے ہیں تو ہمیں اپنے اصولوں اور بنیادوں کی طرف لوٹنا ہوگا۔ جب تک ہم یہ پتہ نہیں لگا لیتے کہ موجودہ دور کے بارے میں قرآن وحدیث کیا کہتے ہیں، تب تک ہم صورتِ حال کو بالکل بھی نہیں سمجھ سکتے۔

مسلمانوں کو قرآن وحدیث کی روشنی میں اپنا لائحہ عمل بنانا ہوگا اور مغربی میڈیا کی نام نہاد تحقیقی رپورٹیں پڑھکر تجزیے کرنے سے چھٹکارا حاصل کرنا ہوگا۔ ورنہ قیامت تک ہم حالات کا صحیح اندازہ نہیں کر سکیں گے اور اچانک قیامت ہمارے سروں پر پہونچ جائے گی۔ اگر ہم یوں ہی تجزیے کرتے رہے، تو نہ ہی ماضی کا آئینہ درست تصویر دکھائے گا اور نہ مستقبل کی تصویر واضح ہوگی۔ نہ یورپ کی نشاۃ ثانیہ (The Renaissance) کی وجہ سمجھ پائیں گے، نہ پہلی اور دوسری جنگِ عظیم کی حقیقت کا سراغ ملے گا، اور نہ ہی امریکہ اور سوویت یونین کے مابین سرد جنگ کے ڈرامے کی ہوا لگے گی۔ اسی طرح اب امریکہ چین یا بھارت چین دشمنی کی حقیقت تک بھی نہیں پہنچ پائیں گے۔

اس کتاب کو لکھنے کا بنیادی مقصد یہی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی احادیث کی روشنی میں حالات کو سمجھا جائے اور پھر مستقبل کی منصوبہ بندی کی جائے۔ جب تک تشخیص (Diagnosis) درست نہیں ہوگی، علاج کیونکر ممکن ہو سکتا ہے؟

نبی کریم ﷺ نے قیامت تک پیش آنے والے واقعات کو کھول کر بیان فرمایا تا کہ مسلمان ان احادیث کی روشنی میں اپنا لائحہ عمل مرتب کر سکیں۔ آنے والے وقت کے لئے خود کو ابھی سے تیار کریں۔ ایک طے شدہ حقیقت سے نظریں چرانے کے بجائے اس سے مقابلے کی تیاری کریں۔

اللہ تعالی امتِ مسلمہ کو دین کی سمجھ عطا فرمائے اور ہم سب کو دین و دنیا میں کامیابی سے ہمکنار فرمائے۔ آمین

پہلا باب

# نبی کریم ﷺ کی پیش گوئیوں اور حضرتِ مہدی کے بیان میں

حضرت مہدی کے خروج کے بارے میں اہلِ سنت والجماعت کا چودہ سو سالہ یہ نظریہ ہے کہ وہ آخری دور میں تشریف لائینگے۔ اور امت مسلمہ کی قیادت کرینگے۔ اللہ کی زمین پر قتال فی سبیل اللہ کے ذریعے اللہ کا قانون نافذ کریں گے۔ جسکے نتیجے میں دنیا میں امن وانصاف کا بول بالا ہو جائے گا۔

عقیدہ خروج مہدی کے بارے میں مدلل ومفصل مطالعہ کے لئے حضرت مفتی نظام الدین شامزئی شہید رحمہ اللہ کی کتاب ''عقیدہ ظہور مہدی احادیث کی روشنی میں'' کا مطالعہ یقیناً فائدہ مند ثابت ہوگا۔

البتہ یہ بات ذہن نشیں رہے کہ یہ وہ مہدی نہیں ہونگے جنکے بارے میں اہلِ تشیع نے یہ عقیدہ گھڑ رکھا ہے کہ وہ مہدی حسن عسکری ہیں جو سمارا کی پہاڑیوں سے نکلیں گے۔ اس بارے میں علماء امت نے بے شمار کتابیں لکھی ہیں جن میں اس نظریہ کو غلط ثابت کیا گیا ہے۔

## حضرت مہدی کا نسب

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ اَلْمَھْدِیُّ مِنْ عِتْرَتِیْ مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ. (ابوداؤد)

ترجمہ: حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے رسولِ کریم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ''مہدی میرے خاندان میں سے حضرت فاطمہؓ کی اولاد سے ہونگے۔

حدیث: حضرت ابو اسحٰق کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے اپنے صاحبزادے حضرت حسنؓ کی طرف دیکھ کر کہا میرا بیٹا جیسا کہ رسول کریم ﷺ نے اس کے بارے میں فرمایا، سردار ہے۔ عنقریب اس کی پشت سے ایک شخص پیدا ہوگا جس کا نام تمہارے نبی کے نام پر ہوگا، وہ اخلاق و عادات میں حضور ﷺ کے مشابہ ہوگا، ظاہری شکل وصورت میں آپ ﷺ کے مشابہ نہ ہوگا۔ پھر حضرت علیؓ نے زمین کو عدل وانصاف سے بھر دینے کا واقعہ بیان فرمایا۔ (ابوداؤد)

حدیث: حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا مہدی میری اولاد میں سے ہونگے، روشن وکشادہ پیشانی اوراونچی ناک والے۔ وہ روئے زمین کو عدل وانصاف سے بھر دینگے جس طرح وہ ظلم وستم سے بھری ہوئی تھی، وہ سات برس تک زمین پر برسرِ اقتدار رہینگے۔ (ابوداؤد)

فائدہ: حضرت مہدی والد کی طرف سے حضرت حسنؓ کی اولاد میں سے ہونگے اور ماں کی طرف سے حضرت حسینؓ کی اولاد سے ہونگے۔ (شرح ابوداؤد عون المعبود کتاب المھدی)

## حضرت مہدی سے پہلے دنیا کے حالات اور نبی کریم ﷺ کی پیشن گوئیاں

حدیث: حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے نہیں معلوم کہ میرے یہ رفقاء (صحابہ کرامؓ) بھول گئے ہیں یا (وہ بھولے تو نہیں لیکن کسی وجہ سے وہ) ایسا ظاہر کرتے ہیں کہ وہ بھول گئے ہیں۔ خدا کی قسم رسول کریم ﷺ نے کسی بھی ایسے فتنہ پرداز کو ذکر کرنے سے نہیں چھوڑا تھا جو دنیا کے ختم ہونے تک پیدا ہونے والا ہے، اور جسکے ماننے والوں کی تعداد تین سو یا تین سو سے زیادہ ہوگی۔ آپ ﷺ نے ہر فتنہ پرداز کا ذکر کرتے وقت ہمیں اس کا، اس کے باپ کا اور اسکے قبیلہ تک کا نام بتایا تھا۔ (ابوداؤد)

## مدینہ منورہ سے آگ کا نکلنا

حدیث: حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا "قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک کہ حجاز سے ایک آگ نہ بھڑک اٹھے، جو بصریٰ کے اونٹوں کی گردن روشن کردے گی۔ (بخاری ومسلم)

فائدہ: اس حدیث میں جس آگ کا ذکر آیا ہے اس آگ کے بارے میں حافظ ابن کثیرؒ اور دیگر مورخین کا کہنا ہے کہ اس آگ کے نمودار ہونے کا حادثہ پیش آچکا ہے۔ یہ آگ جمادی الثانی ۶۵۰ھ جمعہ کے دن مدینہ منورہ کی بعض وادیوں سے نمودار ہوئی اور تقریباً مہینہ تک چلی۔ راویوں نے اس کی کیفیت یہ لکھی ہے کہ اچانک حجاز کی جانب سے وہ آگ نمودار ہوئی اور ایسا

معلوم ہوتا تھا کہ کہ آگ کا پورا ایک شہر ہے اور اس میں قلع یا برج اور کنگورے جیسی چیزیں موجو ہیں۔اس کی لمبائی چار فرسخ اور چوڑائی چار میل تھی۔آگ کا سلسلہ جس پہاڑ تک پہونچتا اس کو شیشے اور موم کی طرح پگھلا دیتا۔اس کے شعلوں میں بجلی کی کڑک جیسی آواز اور دریا کی موجوں جیسا جوش تھا۔اور یہ محسوس ہورہا تھا جیسے اس کے اندر سرخ اور نیلے رنگ کے دریا نکل رہے ہوں۔وہ آگ اسی کیفیت کے ساتھ مدینہ منورہ تک پہونچی مگر عجیب بات یہ تھی کہ اس کے شعلوں کی طرف سے جو ہوا مدینہ منورہ کی طرف آرہی تھی وہ ٹھنڈی تھی۔علماء نے لکھا ہے کہ اس آگ کی لپٹیں مدینہ کے تمام جنگلوں کو روشن کیے ہوئے تھیں، یہاں تک کہ حرم نبوی اور مدینہ کے تمام گھروں میں سورج کی طرح روشنی پھیل گئی تھی، لوگ رات کے وقت اس کی روشنی میں اپنے سارے کام کاج کرتے تھے، بلکہ ان دنوں میں اس علاقے کے اوپر سورج اور چاند کی روشنی ماند ہوگئی تھی۔

مکہ مکرمہ کے بعض لوگوں نے یہ شہادت دی کہ وہ اس وقت یمامہ اور بصریٰ میں تھے تو وہ آگ انھوں نے وہاں بھی دیکھی۔

اس آگ کی عجیب خصوصیات میں سے ایک یہ تھی کہ یہ پتھروں کو تو جلا کر کوئلہ کردیتی تھی لیکن درختوں پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوتا تھا۔کہتے ہیں جنگل میں ایک بہت بڑا پتھر تھا جس کا آدھا حصہ حرم مدینہ کی حدود میں تھا اور آدھا حصہ حرم مدینہ سے باہر تھا۔آگ نے اس آدھے حصہ کو جلا کر کوئلہ کردیا جو حرم مدینہ سے باہر تھا لیکن جب آگ اس حصہ تک پہونچی جو حرم میں تھا تو ٹھنڈی پڑ گئی۔اور پتھر کا وہ آدھا حصہ بالکل محفوظ رہا۔

بصریٰ کے لوگوں نے اس بات کی گواہی دی کے ہم نے اس رات آگ کی روشنی میں جو حجاز سے ظاہر ہورہی تھی، بصریٰ کے اونٹوں کی گردنوں کو روشن دیکھا۔(النہایہ للبدایہ ابن کثیر)

## سرخ آندھی اور زمین کے دھنس جانے کا عذاب

حدیث: حضرت علیؓ بن ابی طالب سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''جب میری اُمت پندرہ خصلتوں کا ارتکاب کرے گی تو اُن پر بلائیں نازل ہوں گی۔پوچھا گیا کہ یارسول اللہ! وہ کون سے افعال ہوں گے؟ فرمایا جب مالِ غنیمت کو اپنی دولت سمجھا جائے گا اور امانت کو غنیمت کی طرح سمجھا جائے اور زکوٰۃ کو تاوان سمجھا جائے اور آدمی اپنی بیوی کی اطاعت کرے گا اور اپنی ماں کی نافرمانی کرے گا اور اپنے دوست کے ساتھ احسان کرے گا اور اپنے باپ کے ساتھ بے وفائی کرے گا اور مساجد میں آوازیں بلند کی جائیں گی اور قوم کا سب سے ذلیل آدمی قوم کا

حاکم ہوگا اور آدمی کا اکرام اس کے شر سے بچنے کے لئے کیا جائے گا اور شراب پی جائے گی (کثرت سے) اور (مرد) ریشم پہنیں گے اور گانے والیاں اور گانے بجانے کے آلات بنائے جائیں گے اور اس امت کے بعد کا طبقہ پہلے لوگوں پر لعنت کرے گا پس اس وقت انتظار کرنا سُرخ آندھی کا یا زمین کے دھنس جانے کا یا چہرے مسخ ہو جانے کا۔ (ترمذی شریف ج:۴ ص:۴۹۴۔ المعجم الاوسط ج:۱ ص:۱۵۰)

فائدہ: اس حدیث میں مالِ غنیمت کو اپنی دولت سمجھنے کے بارے میں آیا ہے۔ اس سے مجاہدین کو بہت ہوشیار رہنا چاہئے۔ مالِ غنیمت میں بغیر امیر کی اجازت کے کوئی تصرف نہیں کرنا چاہئے۔ ابلیس ہر انسان کو اسکی نفسیات کے اعتبار سے ہی گمراہ کرنا چاہتا ہے۔ سو اس بارے میں اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کو بہت احتیاط سے کام لینا ہوگا۔ بلکہ بیت المال میں بھی بغیر اجازت کے کوئی دست درازی نہیں کرنی چاہئے۔ اسی طرح مجاہدین شیطاں کے دھوکہ سے بچ کر اپنے جہاد کو مقبول بنا سکتے ہیں۔ ورنہ کتنے ہی لوگ برس ہا برس تک جہاد کرتے رہتے ہیں لیکن تھوڑی سی مالی خیانت کی وجہ سے اپنا جہاد خراب کر بیٹھتے ہیں۔ اسلئے اس راستے کی نزاکتوں کو ہر ساتھی کو سمجھنا چاہئے۔

شراب اس وقت بھی عام ہے۔ پاکستان اگرچہ ابھی اس سے محفوظ ہے لیکن جس روشن خیالی کی جانب اسکو لیجایا جا رہا ہے تو اسکا حال تیونس اور ترکی جیسا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ جہاں مسجد کے باہر شراب کی دکان ہوتی ہے۔

## پہلی امتوں کی روش اختیار کرنا

عن اَبی سَعِیدِنِ الخُدرِیؓ قَالَ قَالَ رَسولُ اللہ لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ الَّذِینَ مِنْ قَبْلِکُمْ شِبراً بِشِبْرٍ وَذِرَاعاً بِذِرَاعٍ حَتیٰ لَو دَخَلُوا فِی جُحْرِ ضَبٍّ لَاتَّبَعْتُمُوهُم قُلنَا یَا رَسولَ اللہ اَلْیَهُودُ وَالنَّصَارىٰ قَالَ فَمَن . (بخاری ج:۳ ص:۱۲۷۴۔ مسلم ج:۴ ص:۲۰۵۴ صحیح ابن حبان ج:۱۵ ص:۱۹۵)

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدریؓ سے منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم ضرور پہلے لوگوں کی روش اور طریقہ کی مکمل طور پر اتباع کرو گے۔ یہاں تک کہ اگر وہ کسی گوہ کے سوراخ میں داخل ہوئے تو تم بھی اُن کی اتباع میں اُس میں داخل ہو گے۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ سے ہم نے دریافت کیا یا رسول اللہ (پہلے والوں سے مراد) یہود و نصاریٰ ہیں؟۔ تو آپ ﷺ نے

فرمایا تو اور کون ہیں؟ (یعنی وہی ہیں)۔

فائدہ: اس وقت مسلمانوں کے اندر اکثر وہ بیماریاں پائی جاتی ہیں جن میں پہلی امتیں مبتلاء تھیں، زنا، شراب، جوا، بے ایمانی، ناحق قتل کرنا، اللہ کی کتاب میں تحریف کرنا، نبی ﷺ کی سیرت وتعلیمات کو مسخ کر کے پیش کرنا، یہودیوں کی طرح دین کی ان باتوں پر عمل کرنا جو نفس کو اچھی لگتی ہیں اور ان باتوں کو پس پشت ڈالدینا جو نفس پر دشوار ہوں، یتیموں اور بیواؤں کا مال کھانا، طاقت ور کے خوف یا مالدار سے پیسہ لینے کے لئے احکام الٰہی میں تحریف وتاویل کرنا وغیرہ۔

## مساجد کو سجانے کا بیان

عن أنسِ بنِ مَالِكٍ قال قال رَسولُ اللهِ ﷺ لا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتىٰ يَتَباهىٰ النَّاسُ فِي الْمَساجِدِ. (صحیح ابن خزیمہ ج:۲ ص:۲۸۲۔ صحیح ابن حبان ج:۴ ص: ۴۹۳۔)

ترجمہ: حضرت انس ابن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک کہ لوگ مسجدوں (میں آنے اور بنانے) میں ایک دوسرے کو دکھاوا نہ کرنے لگیں۔

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ لوگ مسجدوں میں آتے وقت بھی ایسے انداز میں آئینگے کہ ایک دوسرے کو اپنی دولت وسطوت دکھانا مقصود ہوگا، اور مسجدیں بنانے میں بھی دکھاوا ہوگا۔ ہر علاقے والے ایک دوسرے سے خوبصورت مساجد بنانے کی کوشش کرینگے۔

عن ابی الدَّرْدَاءؓ قال إذا زَخْرَفْتُم مَساجِدَكُم وَحَلَّيتُم مَصَاحِفَكُم فَالدَّمارُ عَلَيكُم (رواه الحكيم الترمذى فى نوادر الاصول عن ابى الدرداء ووقفه ابن المبارك فى الزهد وابن ابى الدنيافى المصاحف عن ابى الدرداء) (کشف الخفاء ج:۱ص: ۹۵)

ترجمہ: حضرت ابودرداءؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا جب تم اپنی مساجد کو سجانے لگو گے اور اپنے قرآن کو (زیور وغیرہ سے) آراستہ کرنے لگو گے تو تمہارے اوپر ہلاکت ہوگی۔

عَنِ ابْنِ عباسٍؓ قال مَا كَثُرَتْ ذُنُوبُ قومٍ اِلَّا زُخْرِفَتْ مَسَاجِدُهَا وَمَا زُخْرِفَتْ مَسَاجِدُهَا اِلَّا عِندَ خُروجِ الدَّجّالِ. (السنن الواردة فی الفتن ج:۴ ص:۸۱۹)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب کسی قوم

کے گناہ زیادہ ہو جاتے ہیں تو انکی مسجدیں بہت زیادہ خوبصورت بنائی جاتی ہیں ۔اور خوبصورت مساجد دجال کے خروج ہی کے وقت میں بنائی جائیں گی۔

فائدہ: ٹھیک کہتے ہیں کہ غلامی میں قوموں کی سوچیں بھی الٹ جاتی ہیں۔آج اگر کسی علاقے میں خوبصورت مسجد نہ ہوتو اس علاقے والوں کو یوں سمجھا جاتا ہے جیسے اللہ کے ساتھ ان کا کوئی تعلق نہیں ہے، جبکہ جہاں مسجد خوبصورت بنی ہو ان کو کہا جاتا ہے کہ یہ بڑے دین دار لوگ ہیں، لیکن یہ کسی کو پتہ نہیں کہ اللہ کی نظر میں ان کی کیا حقیقت ہے؟

اگر کوئی اہلِ دل ان احادیث کا عملی تجربہ کرنا چاہتا ہے تو کچھ دن ان علاقوں کی مسجدوں میں سجدے کر کے دیکھے جہاں مسجدیں کچی اور سادہ ہوتی ہیں، پھر اس کو سجدوں کی حلاوت کا احساس ہوگا۔

عَن عَلِيٍّ ؓ انه قال يَاتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لا يَبْقىٰ مِنَ الاِسلامِ اِلا اِسْمُه ولا مِنَ القرآنِ اِلا رَسْمُه يَعْمُرُونَ مَسَاجِدَهُم وَهِي مِن ذِكرِ اللهِ خَرابٌ شَرُّ اَهْلِ ذٰلک الزَّمَنِ عُلَمائُهم مِنهم تَخرُجُ الفِتنةُ واِلَيهم تَعُود . (تفسیر قرطبی ج ۱۲ص ۲۸۰)

ترجمہ: حضرت علیؓ سے منقول ہے کہ قریب ہے کہ لوگوں پر ایسا وقت آئے گا کہ اسلام کا صرف نام باقی رہ جائے گا اور قرآن کے صرف الفاظ رہ جائیں گے وہ مسجدیں تعمیر کریں گے حالانکہ وہ اللہ کے ذکر سے خالی ہونگی۔اس زمانے میں لوگوں میں سب سے بدترین علماء ہوں گے۔انھی سے فتنے نکلیں گے اور اُن ہی میں واپس لوٹیں گے۔

فائدہ ا:اگر چہ اس وقت مسلمانوں کی تعداد ایک ارب چالیس کروڑ تک ہے لیکن اسلام کی حالت کیا ہے کہ کسی ایک ملک میں بھی اسلامی نظام نہیں ہے، زبان سے تو سب کلمہ پڑھ رہے ہیں کہ اللہ تیرے سوا کسی کو حاکم نہیں مانیں گے لیکن عملاً صورتِ حال یہ ہے کہ اللہ کو چھوڑ کر سیکڑوں معبود (حاکم) بنا رکھے ہیں۔سجدے میں گر کر اللہ کی برتری کا اعلان کرنے والوں کی تعداد تو بہت ہے پر حقیقت یہ ہے کہ انھوں نے اللہ کی حاکمیت اعلیٰ کو انسانوں کے بنائے ہوئے کفریہ جمہوری نظام کے ہاتھوں فروخت کر دیا ہے۔جو کلمہ مسلمان پڑھتا ہے وہ اسکا اللہ کے ساتھ ایک معاہدہ ہے کہ اب وہ اللہ کے علاوہ ہر قوت کا، ہر نظام کا اور ہر طاغوت کا انکار کریگا اور نہ تو زبان سے اور نہ ہی اپنے عمل سے اس معاہدے کی خلاف ورزی کریگا۔لیکن آج کے مسلمان اللہ کو بھی راضی رکھنا چاہتے ہیں اور طاغوت کو بھی ناراض نہیں کرنا چاہتے۔قرآن نے ایسے لوگوں کے بارے میں فرمایا ذٰلک بانّهم قالوا لِلَّذِينَ كَرِهُوا مَا نَزَّلَ اللهُ سَنُطِيعُكُم فِي بَعْضِ الاَمْرِ۔یہ (گمراہی) اس

وجہ سے ہے کہ انھوں نے ان (کافر) لوگوں سے جنھوں نے اللہ کے نازل کردہ (یعنی قرآن) سے نفرت کی، یہ کہا کہ ہم بعض باتوں میں تمہاری پیروی کرینگے۔ (یعنی قرآن کی ساری باتیں نہیں مانیں گے کچھ تمہاری بھی مانیں گے)۔

فائدہ ۲: اس روایت میں علماء سے مراد علماء سوء ہیں۔ علماء سوء کے بارے میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ فرماتے ہیں کہ اگر بنی اسرائیل کے علماء کا حال دیکھنا ہو تو علماء سوء کو دیکھ لو۔ (الفوز الکبیر)

## سود کا عام ہو جانا

عَن أبي هريرةؓ أنَّ رسولَ اللهِ ﷺ قَالَ يأتِي عَلَى النَّاسِ زَمانٌ يأكُلُونَ فِيهِ الرِّبا قال قِيلَ لَه اَلنَّاسُ كُلُّهُم قال مَنْ لَمْ يَأكُلْه مِنهُم نَالَه مِن غُبارِه۔ (ابوداؤد ج:۳ص: ۲۴۳۔ مسند احمد ج:۲ص:۴۹۴۔ مسند ابی یعلی ج:۱۱ص: ۱۰۶)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ اُس میں لوگ سُود کھائیں گے۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ کسی نے پوچھا کیا تمام لوگ (سُود کھائیں گے)؟ تو حضرت محمد ﷺ نے فرمایا "ان لوگوں میں سے جو شخص سود نہیں کھائے گا اس کو سُود کا کچھ غبار پہنچے گا۔

فائدہ: یہ حدیث اس دور پر کتنی صادق آتی ہے۔ آج اگر کوئی سود کھانے سے بچا ہوا بھی ہے تو اسکو سود کا غبار ضرور پہنچ رہا ہے۔ اور نام نہاد دانشوروں کے ذریعے سودی کاروبار پر اسلام کا لیبل لگا کر امت کو سود کھلانے کی کوشش کی جارہی ہے۔

## منافق بھی قرآن پڑھے گا

عن أبي هريرةؓ عَن رَسولِ اللهِ ﷺ قال سَيأتِي عَلى اُمَّتِي زَمانٌ تَكثُرُ فِيهِ القُرّاءُ وَتَقِلُّ الفُقهاءُ ويُقبَضُ العِلمُ ويَكثُرُ الهَرجُ قالوا وَمَا الهَرجُ يا رَسولَ اللهِ قال اَلقَتلُ بَينَكم ثُمَّ يأتِي بَعدَ ذٰلك زَمانٌ يَقرأُ القرآنَ رِجالٌ لا يُجاوِزُ تَراقِيهِم ثُمَّ يَأتِي مِن بَعدِ ذٰلك زَمانٌ يُجادِلُ المُنافِقُ الكافرُ المُشركُ بِاللهِ المُؤمنَ بِمِثلِ ما يَقول هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه ۔ (المستدرک علی الصحیحین ج:۴ص:۵۰۴)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا میری امت پر ایک ایسا زمانہ آئیگا کہ ان میں قراء بہت ہونگے اور دین کی سمجھ رکھنے والے کم ہونگے۔ علم اٹھالیا

جائیگا اور ہرج بہت زیادہ ہو جائیگا۔صحابہ نے پوچھا یہ ہرج کیا ہے؟ فرمایا تمہارے درمیان قتل۔ پھر اسکے بعد ایسا زمانہ آئیگا کہ لوگ قرآن پڑھینگے حالانکہ قرآن انکے حلق سے نہیں اتریگا، پھر ایسا زمانہ آئیگا کہ منافق، کافر اور مشرک مومن سے (دین کے بارے میں) جھگڑا کرینگے۔

فائدہ: اس وقت ہر طرح کے پڑھے لکھے لوگ کثرت سے موجود ہیں، مختلف علوم میں تخصص اور ماسٹر کرایا جارہا ہے۔ لیکن دین کی سمجھ رکھنے والے خال خال ہی نظر آتے ہیں، جو شان ہمارے اسلاف میں نظر آتی تھی کہ باطل کو ہزار پردوں میں بھی پہچان لیا کرتے تھے اب وہ بات بہت کم دیکھنے میں آتی ہے۔قرآن کی سمجھ اور قرآن کا علم اہلِ علم طبقے میں بھی مفقود نظر آتا ہے حالانکہ اور علوم میں انتہائی توجہ صرف کی جاتی ہے۔ معلومات کا سمندر تو بہت نظر آتا ہے لیکن علم کا فقدان ہے۔

منافق اور مشرک قرآن کی آیات کو آڑ بنا کر اہلِ حق سے بحث و مباحثہ کرتے نظر آتے ہیں اور اپنے باطل اقدامات کو قرآن و سنت سے ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

حدیث: حضرت ابو عامر اشعریؓ نبی کریم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا میں جن باتوں کا اپنی امت پر خطرہ محسوس کرتا ہوں ان میں زیادہ خوف والی بات یہ ہے کہ ان کیلئے مال کی زیادتی ہو جائے گی جس کی وجہ سے ایک دوسرے سے حسد کریں گے اور آپس میں لڑیں گے اور اُن کیلئے قرآن کا پڑھنا آسان ہو جائے گا۔ چنانچہ اس قرآن کو ہر نیک، فاسق و فاجر اور منافق پڑھے گا اور یہ لوگ فتنے پھیلانے اور اس کی تاویل کی غرض سے اس کے ذریعہ مومن سے جھگڑا کریں گے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کے سوا اس کی تاویل و تفسیر کو کوئی نہیں جانتا (یعنی وہ آیات جن کا علم صرف اللہ ہی کو ہے) اور جو علم میں پختہ کار ہوں گے وہ بھی (ان آیات کے بارے میں) یوں کہیں گے کہ ہم اس قرآن پر ایمان لائے۔ (الآحاد والمثانی ج ۴ ص ۴۵۳)

فائدہ: مال کی زیادتی اس وقت عام ہے اور عرب ممالک میں مال کی ریل پیل ہے جسکی وجہ سے تمام فتنے جنم لے رہے ہیں۔ قرآن کا پڑھنا اتنا آسان ہو گیا کہ اب اسکو مختلف ٹی وی چینلز پر عربی رسم الخط کے ساتھ انگلش رسم الخط میں بھی پیش کیا جارہا ہے۔ اس طرح اگر کسی کو عربی میں قرآن نہیں پڑھنا آتا تو وہ انگریزی رسم الخط میں پڑھ سکتا ہے۔ ہر فاسق و منافق آج قرآن پڑھتا نظر آتا ہے بلکہ اس میں بغیر علم کے اپنی رائے زنی کرتا ہوا نظر آتا ہے۔ ترکی، مصر، تیونس اور امارات کے بعد اب ہمارے ملک میں بھی قرآن کی تفسیر وہ لوگ کر رہے ہیں جنکو ذرہ برابر بھی علم نہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ایک طرف فلموں اور ڈراموں میں کام کرتے ہیں اور امت کو بے حیائی

اور بے شرمی کا درس دیتے ہیں اور دوسری جانب اللہ کی کتاب کی ان آیات میں رائے زنی کرتے ہیں جسکا علم اللہ نے اپنے پاس رکھا ہے۔

## سب سے پہلے خلافت ٹوٹے گی

عن أبی أمامة الباھلیؓ عن رسولِ اللہ ﷺ قال لَتَنتَقِضَنَّ عُرَى الإسلامِ عُروةً عُروةً فکُلّما انتقضتْ عُروةٌ تشبّثَ النّاسُ بالّتی تلیھا فأوّلُھنّ نقضاً الحُکمُ وآخِرُھنّ الصّلاةُ. (شعب الایمان ج:۴ص:۳۲۶۔المعجم الکبیر ج: ۸ص: ۹۸۔موارد الظمآن ج:۱ ص: ۸۷)

ترجمہ: حضرت ابو امامہ باہلیؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا اسلام کی کڑیاں ضرور ایک ایک کرکے ٹوٹیں گی، چنانچہ جب ایک کڑی ٹوٹے گی تو لوگ اسکے بعد والی کڑی کو پکڑ لینگے۔ان میں سب سے پہلے جو کڑی ٹوٹے گی وہ اسلامی نظام عدالت کی کڑی ہوگی اور سب سے آخر میں ٹوٹنے والی کڑی نماز کی ہوگی۔

فائدہ: یعنی مسلمان جس چیز کو سب سے پہلے چھوڑینگے وہ اسلامی عدالتی نظام ہوگا۔ایک دوسری روایت میں ہے کہ سب سے پہلے ٹوٹنے والی کڑی ''امانت'' کی ہوگی۔شریعت کی اصطلاح میں لفظِ امانت بہت وسیع مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔جیسا کہ قرآن میں ہے

انا عرضنا الامانة علی السمواتِ والارض والجبالِ الایة

ترجمہ: بیشک ہم نے ''امانت'' کو زمین وآسمان اور پہاڑوں کو پیش کیا پر انھوں نے اسکا بار اٹھانے سے انکار کردیا اور وہ اس (اہم ذمہ داری کے بار) سے ڈر گئے اور اسکو انسان نے اٹھالیا۔ حضرت قتادہؒ نے یہاں امانت کی تفسیر یوں فرمائی ہے۔

الدّین والفرائض والحدود ۔ ۱

یعنی حقوق، فرائض، اور حدود اللہ یعنی اسلام کے عدالتی نظام سے متعلق احکامات ۔اور یہ سب اسلامی خلافت کے تحت صحیح طور پر انجام پاتے ہیں۔چنانچہ پہلی چیز جو اس امت سے اٹھے گی وہ خلافت ہوگی جب خلافت اٹھ جائے گی تو اسلامی عدالتی نظام بھی ختم ہوجائے گا اور آخری ٹوٹنے والی کڑی نماز کی ہوگی۔

---

حاشیہ ۱ تفسیر قرطبی ج:۱۴ص: ۵۶

## دجال کی آمد کا انکار

عن بن عباس ؓ خطب عمر ؓ فقال إنه سيكون في هذه الأمة قوم يكذبون بالرجم ويكذبون بالدجال ويكذبون بعذاب القبر ويكذبون بالشفاعة ويكذبون بقوم يخرجون من النار (فتح الباری ج: ۱۱ ص: ۴۲۶)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس ؓ نے فرمایا کہ حضرت عمر ؓ بن خطاب نے خطبہ دیا اور یہ بیان فرمایا اس امت میں کچھ ایسے لوگ ہونگے جو رجم (سنگسار) کا انکار کرینگے، عذاب قبر کا انکار کریں گے اور دجال (کی آمد) کا انکار کریں گے اور شفاعت کا انکار کرینگے، اور ان لوگوں (یعنی گنہگار مسلمانوں) کے جہنم سے نکالے جانے کا انکار کریں گے۔

فائدہ: یہودیوں کے مال پر پلنے والی این جی اوز اپنے آقاؤں کے اشاروں پر آئے دن اسلامی قوانین کا مذاق اڑاتی رہتی ہیں اور انکو ختم کرنے کی باتیں کرتی ہیں۔

اس وقت حدود آرڈیننس کی بحث چل رہی ہے اور اس کو اس طرح پیش کیا جارہا ہے گویا یہ کسی انسان کے بنائے ہوئے قوانین ہیں۔ اسی طرح کئی عرب منکر ہیں جو رجم اور دیگر اسلامی قوانین کو اس دور میں (نعوذ باللہ) ازکاررفتہ قرار دے چکے ہیں۔

نیز دجال کی آمد کا انکار کرنے والے لوگ بھی موجود ہیں۔ اور آنے والے دنوں میں اس مسئلے کو اختلافی بنادیا جائے گا۔

## علماء کے قتل کا بیان

قال رسول اللہ ﷺ ليأتين على العلماء زمان يقتلون فيه كما يقتل اللصوص فياليت العلماء يومئذ تحامقوا (السنن الواردۃ فی الفتن ج:۳ ص:۶۶۱)

ترجمہ: حضرت محمد ﷺ نے فرمایا علماء پر ضرور ایسا زمانہ آئے گا کہ اُن کو ایسے قتل کیا جائے گا جیسے چوروں کو قتل کیا جاتا ہے، تو کاش کہ اس وقت علماء جان بوجھ کر انجان بن جائیں۔"

فائدہ: آج کس وحشت و بربریت، بے دردی اور بے حسی کے ساتھ ان عظیم ہستیوں کو قتل کیا جارہا ہے، جو کائنات کے نظام کو فساد اور ظلم سے پاک کرنے کا درس دیتے ہیں۔ جنکی ساری زندگی انسانیت کی فلاح اور کامیابی کا پرچار کرتے گذر جاتی ہے، اللہ کی زمین کو انسانیت کے دشمنوں سے پاک کرنا ہی جنکا مشن ہوتا ہے، انسانیت حیران ہے، عقل محو تماشا ہے، علم کے

مینارے خاموش ہیں، دانشور سناٹے میں ہیں، کہ آخر امت کے اس طبقہ سے کسی کو کیا دشمنی ہو سکتی ہے، جو دنیا میں حق اور باطل، خیر اور شر، ظلم اور انصاف کے درمیان طاقت کا توازن رکھنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اگر یہ طبقہ نہ ہو تو کائنات کا نظام ہی درہم برہم ہو جائے، زمین وفضاء میں طاقت کا توازن بگڑ کر رہ جائے، شر خیر پر غالب آنے لگے اور حق وباطل کے معرکے میں باطل سر چڑھ کر بولنے لگے، انسانیت، ابلیسیت کی لونڈی بن کر رہ جائے، خباثت کے ہاتھوں شرافت کا دامن تار تار کر دیا جائے۔

علماء امت کے قتل کو ہر ایک اپنے زاویہ نظر سے دیکھتا ہے، پر کاش نبی ﷺ کے وارثوں کے اس قتل کو نبی کی احادیث کی روشنی میں دیکھا جاتا۔ اس وقت جبکہ باطل خیر کے مقابلے میں آخری اور فیصلہ کن جنگ کا اعلان کر چکا ہے، ابلیسیت ہر طرف کھلے عام ننگا ناچ ناچنا چاہتی ہے، اللہ کی حاکمیت وبالادستی کے تصور کو ختم کر کے دجالیت اور یہودیت کا ورلڈ آرڈر لوگوں سے عملاً اور ذہناً منوانا چاہتی ہے۔ تو بھلا ابلیس کے اشاروں اور مشوروں پر کام کرنے والے، ان حق کے میناروں اور امید کے جزیروں کو کیونکر برداشت کر سکتے ہیں جنکے ایک اشارے اور قلم کی حرکت پر دجال کے مضبوط ایوانوں میں دراڑیں پڑ سکتی ہیں، یہ نفوس قدسیہ، جو دجالی قوتوں کی ”عظیم طاقت“ کو تسلیم کرنے سے انکاری ہیں، اور اس دور میں بھی کلمہ لا الٰہ کا وہی مفہوم بیان کرنے پر بضد ہیں جسکا اعلان کوہ صفا پر چڑھکر آج سے چودہ سو سال پہلے کیا گیا تھا، دجال کے مقدمۃ الجیش (Advance Force) کو کس طرح ہضم ہو سکتے ہیں۔

علماء حق کے قتل میں براہ راست یہودی خفیہ تحریک فری میسن ملوث ہے۔ ہمیں اس سے کوئی بحث نہیں کہ بھاڑے کے قاتل کون ناپاک لوگ تھے لیکن آنے والے دن اس بات کو اور واضح کر دینگے کہ ان علماء کو راستے سے ہٹائے بغیر فری میسن اپنے منشور کو پاکستان میں آگے نہیں بڑھا سکتی تھی۔

مولانا اعظم طارق شہیدؒ، مفتی نظام الدین شامزئی شہید اور مفتی جمیل خان شہید، مولانا نذیر تونسوی شہید اور مفتی عتیق الرحمن شہید (رحمہم اللہ) کی شہادت کے بارے میں یقین سے کہا جا سکتا ہے کہ وہ جن خطوط (Lines) پر کام کر رہے تھے وہ عالمی یہودی قوتوں کے لئے ناقابلِ برداشت ہیں۔ لہٰذا ان حضرات کی شہادت کو فرقہ وارانہ رنگ دینا خود ان شخصیات کی دینی خدمات کو چھوٹا ثابت کرنا ہے۔ جنکے مشن بڑے ہوتے ہیں انکے دشمن بھی بڑے ہوا کرتے ہیں۔

## فالج کا بیان

حدیث: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا فالج ضرور پھیلے گا یہاں تک کہ لوگ اسکو طاعون سمجھنے لگیں گے۔ (اسکے تیزی سے پھیلنے کی وجہ سے) (مصنف عبد الرزاق ج:۳ ص:۵۹۷)

فائدہ: قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ کہ خشکی اور سمندر میں فساد پیدا ہو گیا لوگوں کے اپنے کرتوتوں کی وجہ سے۔ ممکن ہے انسانیت کے دشمنوں کی جانب سے انسانوں پر ایسے وائرس کے حملے کیے جائیں جو فالج کا سبب بنیں۔ یا پھر ابھی سے لوگوں کو ایسے ٹیکے یا کسی دوائی کے قطرے پلائے جائیں جو آگے چل کر اس بیماری کا سبب بنیں۔ اس وقت ایسی مشینیں بنائی جا چکی ہیں جنکے ذریعے فضاء میں موجود مختلف بیماریوں کے جراثیم اکٹھے کر کے جراثیمی ہتھیار بنائے جا رہے ہیں۔ اور ان سے لوگوں میں بیماریاں پھیلتی ہیں۔

لہٰذا مسلم ممالک کو عالمی یہودی اداروں کی جانب سے دی جانے والی کسی بھی طبی امداد کو پہلے اپنی تجربہ گاہوں میں ٹیسٹ کرا کر ہی عوام تک پہنچانا چاہیے۔ اور کسی بھی ایسی دوائی یا ویکسین کو قبول نہیں کرنا چاہیے جس پر اس کا فارمولا لکھا ہوا نہ ہو۔

## وقت کا تیزی سے گذرنا

حدیث: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس وقت تک قیامت نہیں آسکتی جب تک زمانہ آپس میں بہت قریب نہ ہو جائے۔ چنانچہ سال مہینے کے برابر، مہینہ ہفتہ کے برابر اور ہفتہ دن کے برابر اور دن گھنٹے کے برابر اور گھنٹہ کھجور کی پتی یا شاخ کے جلنے کی مدت کے برابر ہو جائے گا۔ (ابن حبان ج:۱۵ ص: ۲۵۶)

فائدہ: وقت میں برکت کا ختم ہو جانا تو اس وقت ہر ایک سمجھ سکتا ہے، کہ کس طرح سے ہفتہ مہینہ اور سال گذر جاتا ہے کہ پتہ ہی نہیں چلتا۔ روحانیت سے غافل انسان یہ کہہ سکتا ہے کہ وقت میں برکت کے کیا معنیٰ؟ جبکہ پہلے کی طرح اب بھی دن چوبیس گھنٹے کا ہوتا ہے، ہفتہ میں اب بھی سات ہی دن ہوتے ہیں؟ وقت میں برکت کے معنیٰ اگر اب بھی کسی کو سمجھنے ہوں تو وہ اپنے دن کے معمولات کو فجر کی نماز کے بعد کر کے دیکھے تو اسکو پتہ چل جائیگا کہ جس کام میں وہ سارا دن صرف کرتا تھا وہی کام اس وقت میں بہت کم عرصے میں ہو جائیگا۔

## چاند میں اختلاف ہونا

عن أبي هريرةؓ قال قال رسول الله ﷺ مِنِ اقْتِرَابِ السَّاعَةِ اِنْتِفَاخُ الْأَهِلَّةِ وَأَنْ يُرَى الْهِلَالُ لِلَيْلَةٍ فَيُقَالُ هُوَ بْنُ لَيْلَتَيْنِ. (المعجم الصغیر ج:۲ ص ۱۱۵)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کی قریبی نشانیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ پہلی تاریخ کے چاند کو یہ کہا جائیگا کہ یہ دوسری تاریخ کا چاند ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں علماء امت کو بہت غور کرنا چاہئے اور جو صورت حال اس وقت مسلم دنیا میں چاند کے اختلاف کے حوالے سے پیدا ہو چکی ہے اسکو ختم کرنا چاہئے۔

## جدید ٹیکنالوجی کے بارے میں پیشن گوئی

عن أبي سعيدن الخدريؓ قال قال رسول الله ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُكَلِّمَ السِّبَاعُ الْإِنْسَ وَحَتَّى تُكَلِّمَ الرَّجُلَ عَذَبَةُ سَوْطِهِ وَشِرَاكُ نَعْلِهِ وَتُخْبِرُهُ فَخِذُهُ بِمَا أَحْدَثَ أَهْلُهُ مِنْ بَعْدِهِ. هذا حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه (مستدرک ج:۴ ص:۵۱۵۔ ترمذی ۲۱۰۸)

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی، جب تک درندے آدمیوں سے بات نہ کرنے لگیں، اور آدمی کے چابک کا پھندا اور اس کے جوتے کا تسمہ اس سے بات نہ کرنے لگے، اور انسان کی ران اس کو یہ بتایا کرے کہ اسکی غیر موجودگی میں اسکے گھر والوں نے کیا بات کی ہے اور کیا کام کئے ہیں؟

فائدہ: درود و سلام ہو محمد ﷺ پر جنھوں نے ہر میدان میں ہماری رہنمائی فرمائی۔ یہ بیان آپکا معجزہ ہی کہا جائے گا کہ ایک ایسے دور میں آپ ﷺ یہ بات بیان فرما رہے ہیں جہاں جدید ٹیکنالوجی کا موجودہ تصور بھی نہیں تھا۔ لیکن الیکٹرونک چپ (Electronic Chip) کا یہ جدید دور چیخ چیخ کر نبی کریم ﷺ کے بیان کی سچائی کو ثابت کر رہا ہے۔ ترقی یافتہ ممالک میں ایسی چپیں تیار کی جا چکی ہیں بلکہ زیر استعمال ہیں۔ یہ چپ کسی کو لگائی جائے تو دور بیٹھا دوسرا شخص اسکی تمام باتیں سن بھی سکتا ہے اور اس کو دیکھ بھی سکتا ہے، اسکے علاوہ اگر اس چپ کو نکال کر اس کا ڈیٹا (چپ میں موجود مواد) کمپیوٹر وغیرہ میں ڈاؤن لوڈ کیا جائے تو سب کچھ پتہ چل سکتا ہے کہ اس شخص نے آپ کی غیر موجودگی میں کیا کچھ کیا ہے۔ ابھی اس کو ٹانگ یا بازو پر باندھ کر استعمال کیا

جارہا ہے، جبکہ بازو یاران کے گوشت میں پیوست کرنے کے تجربات چل رہے ہیں، اور ممکن ہے کہ یہ بھی ہو چکا ہو۔

فائدہ ۲: جانوروں سے گفتگو: آپ سنتے رہتے ہونگے کہ مغربی ممالک جانوروں کی بولی سمجھنے اور ان سے گفتگو کرنے کے لئے مسلسل تجربات کررہے ہیں۔

## ہر قوم کا حکمران منافق ہوگا

عن أبي بكرةؓ قال قال رسولُ اللهِ ﷺ لا تقومُ السَّاعةُ حتىٰ يَسُودَ كُلَّ قومٍ مُنافِقُوهُم. (المعجم الاوسط ج:۴ ص: ۳۵۵)

ترجمہ: حضرت ابوبکرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت اس وقت تک نہیں آئیگی جب تک ہر قوم کے حکمراں ان (میں) کے منافق نہیں بن جاتے۔

فائدہ: آقائے مدنی ﷺ نے اس حدیث میں امت کے عمومی مزاج کی نشاندہی کی ہے کہ انکے اندر بزدلی اور کاہلی پیدا ہوجائے گی جس کے نتیجے میں ان پر منافقین کی حکمرانی ہوگی۔

## پانچ جنگِ عظیم

عن عبدِ اللهِ بْنِ عَمرو قال مَلاحِمُ النَّاسِ خَمسٌ فَثِنتانِ قَدْ مَضتا وثَلاثٌ فِي هٰذهِ الأُمَّةِ مَلْحَمَةُ التُّرْكِ وَمَلْحَمةُ الرُّومِ ومَلْحَمَةُ الدَّجَّالِ لَيسَ بَعْدَ الدَّجَّالِ مَلْحَمَةٌ. (کتاب الفتن نعیم ابن حماد ج:۲ ص: ۵۴۸۔ السنن الواردۃ فی الفتن)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمروؓ نے فرمایا کہ (دنیا کی ابتداء سے آخر دنیا تک) کل پانچ جنگِ عظیم ہیں۔ جن میں سے دو تو (اس امت سے پہلے) گذر چکیں۔ اور تین اس امت میں ہونگی۔ ترک جنگِ عظیم اور رومیوں سے جنگِ عظیم اور دجال سے جنگِ عظیم۔ اور دجال والی جنگِ عظیم کے بعد کوئی جنگِ عظیم نہ ہوگی۔ [۱]

---

(حاشیہ [۱] پہلے ایڈیشن میں یہ لکھا گیا تھا کہ اس امت میں ہونے والی تین جنگِ عظیم میں سے دو جنگِ عظیم ہو چکی ہیں۔ جسکی وجہ یہ تھی کہ اس روایت کا عربی متن "السنن الواردة فی الفتن" سے لیا گیا تھا۔ جو یہ ہے "ملاحم الناس خمس ملاحم ثنتان قد مضتا وثلاث فی هذه الأمة ملحمة الدجال وليس بعد الدجال ملحمة" اس روایت میں اس امت میں ہونے والی جنگوں کی تفصیل نہیں ہے اب یہ تفصیل نُعیم ابن حماد کی "کتاب الفتن" میں ملی ہے۔ چنانچہ اس روایت کی روشنی میں یہ یقین سے نہیں کہا جاسکتا کہ پہلی جنگِ عظیم (1918 تا 1924) اور دوسری جنگِ عظیم (1939 تا 1945) اس حدیث کا مصداق ہیں۔)

فائدہ: اگرچہ مسلمان اپنی سستی اور کاہلی کی وجہ سے ایک ہونے والی حقیقت کے لئے خود کو تیار نہیں کر رہے لیکن کفر اس کا اعلان واضح اور دوٹوک الفاظ میں کر رہا ہے۔ اگر کوئی اس انتظار میں ہے کہ حضرت مہدی آنے کے بعد جنگِ عظیم کا اعلان کرینگے، تو ایسا شخص بس انتظار ہی کرتا رہ جائے گا۔ کیونکہ حضرت مہدی کا خروج ایک ایسے وقت میں ہوگا جب جنگ چھڑ چکی ہوگی۔

## فتنوں کا بیان

اِنَّ اَبَا هُرَيرَةَ قال قال رَسولُ اللهِ ﷺ سَتَكُونُ فِتَنٌ اَلْقَاعِدُ فِيهَا خَيرٌ مِنَ القَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيرٌ مِنَ المَاشِي وَالماشي فيها خير من السَّاعِي مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفُهُ وَمَن وَجَدَ فِيها مَلْجَأً فَلْيَعذْ بِهِ. (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا عنقریب فتنے پیدا ہونگے، ان فتنوں میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا، اور کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا، اور چلنے والا سعی کرنے والے سے بہتر ہوگا، اور جو شخص فتنوں کی طرف جھانکے گا فتنہ اس کو اپنی طرف کھینچ لے گا، لہذا جو شخص ان فتنوں سے بچنے کے لئے کوئی پناہ گاہ پائے اور ٹھکانہ پائے تو وہیں پناہ لے لے۔

فائدہ: ''چلنے والے سے کھڑے رہنے والا اور کھڑے رہنے والے سے بیٹھ جانے والا'' اس سے مراد اس فتنہ میں کم کوشش کرنا اور کم مبتلا ہونا ہے۔ وہ فتنہ ایسا ہوگا کہ جو جتنی کوشش کرے گا وہ اتنا ہی اس میں ملوث ہوگا۔ یہ فتنہ کئی قسم کا ہو سکتا ہے انھی میں سے ایک مال کا فتنہ ہے جس کو آپ ﷺ نے اس امت کے لئے سب سے خطرناک فتنہ قرار دیا ہے۔ اس وقت عالمی سودی نظام کے ہوتے ہوئے جو شخص اس نظام میں زیادہ کمانے کی کوشش کرے گا وہ اتنا ہی خود کو سود میں ڈبوتا جائے گا۔ اور جو کم کوشش کریگا وہ کم ملوث ہوگا۔ اس طرح چلنے والے سے کھڑا رہنے والا بہتر ہوگا، اور کھڑے رہنے والے سے بیٹھنے والا بہتر ہوگا۔ اسی لئے آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس کے پاس بکریاں ہوں وہ بکریاں لے کر پہاڑوں یا بیابانوں میں نکل جائے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قال قال رسولُ اللهِ ﷺ يأتي عَلَى النَّاسِ زمانٌ اَلصَّابِرُ فِيهِم عَلى دِينِهِ كَالقَابِضِ علی الجَمْرِ. قال ابو عيسىٰ هذا حديث غريب من هذا الوجه۔ (سنن الترمذی ج:۴ ص:۵۲۶)

ترجمہ: حضرت انسؓ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ اس

وقت ان میں اپنے دین پر ڈٹ جانے والا اس شخص کے مانند ہو گا جس نے اپنی مٹھی میں انگارہ لے لیا ہو۔

عن اَبی هُرَیرَۃؓ قال اِنّ رسولَ اللهِ ﷺ قال بادِرُوا بِالأعمالِ فِتناً کَقِطَعِ اللَّیلِ المُظلِمِ یُصبِحُ الرَّجُلُ مُؤمِناً وَیُمسِی کافِراً أو یُمسِی مُؤمِناً وَیُصبِحُ کافِراً یَبِیعُ دِینَه بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنیا۔ (مسلم ج:۱ص:۱۱۰ صحیح ابن حبان ج:۱۵ ص:۹۶)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول ﷺ نے فرمایا ''اعمال صالحہ میں جلدی کرو قبل اس کے کہ وہ فتنے ظاہر ہو جائیں، جو تاریک رات کے ٹکڑوں کے مانند ہونگے (ان فتنوں کا اثر یہ ہوگا کہ) آدمی صبح کو ایمان کی حالت میں اٹھے گا اور شام کو کافر بن جائے گا یا شام کو مومن ہوگا تو صبح کو کافر اٹھے گا۔ اپنا دین و مذہب دنیا کے تھوڑے سے فائدہ کے لئے بیچ ڈالے گا۔

## فتنے میں مبتلاء ہونے کی پہچان

عن حُذَیفَةَ قال تَعرُضُ الفِتنةُ علی القُلوبِ فَایُّ قَلبٍ کَرِهَها نُکِتَت فِیهِ نُکتَةٌ بَیضاءُ وَایُّ قَلبٍ اَشرَبَها نُکِتَت فِیهِ نُکتَةٌ سَوداءُ (السنن الواردۃ فی الفتن ج:۱ص:۲۲۷ مستدرک ج:۴ص:۵۱۵)

ترجمہ: حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا فتنے دلوں پر یلغار کرتے ہیں۔ سو جو دل اس (فتنے) کو برا جانتا ہے تو اس دل میں ایک سفید نکتہ پڑ جاتا ہے۔ اور جو دل اس (فتنے) میں ڈوب جاتا ہے تو اس (دل) میں ایک کالا نکتہ پڑ جاتا ہے۔

عَن حُذَیفَةَ قال اِذا اَحَبَّ اَحدُکُم اَن یَعلَمَ اَصابَتهُ الفِتنَةُ اَم لا فَلیَنظُر فَاِن کانَ رَای حَلالاً کانَ یَراهُ حراماً فَقَد اَصابَتهُ الفتنةُ وَاِن کانَ یَری حراماً کانَ یَراهُ حلالاً فَقَد اَصابَتهُ. هذا حدیث صحیح الاسناد علی شرط الشیخین ولم یخرجاه . (مستدرک ج:۴ص:۵۱۵)

ترجمہ: اگر تم میں سے کوئی شخص یہ جاننا چاہتا ہے کہ آیا وہ فتنے میں مبتلاء ہوا یا نہیں تو اس کو چاہئے کہ وہ یہ دیکھے کہ کوئی ایسی چیز جس کو پہلے وہ حرام سمجھتا تھا اب اس کو حلال سمجھنے لگا ہے یا کوئی ایسی چیز جسکو پہلے وہ حلال سمجھتا تھا اب اس کو حرام سمجھنے لگا ہے؟

فائدہ: حضرت حذیفہؓ نے فتنے میں مبتلاء ہونے کی پہچان بتلادی۔ کہ اگر پہلے کسی چیز کو حرام سمجھتا تھا لیکن اب اسکو حلال سمجھنے لگا ہے تو اسکا مطلب یہ ہے کہ ایسا شخص فتنے میں مبتلاء ہو چکا

ہے۔اگرغور کریں تو اپنی اصلاح کے لئے یہ بہت عمدہ نسخہ ہے۔

## فتنوں کے وقت میں بہترین شخص

عَنِ بنِ عباسٍؓ قالَ قالَ رَسولُ اللہِ ﷺ خَیرُ النَّاسِ فِی الفِتَنِ رَجُلٌ آخِذٌ بِعِنَانِ فَرَسِہِ أَو قالَ بِرَسَنِ فَرَسِہِ خَلفَ أَعدَاءِ اللہِ یُخِیفُھم وَیُخِیفُونَہ أَو رَجُلٌ مُعتَزِلٌ فِی بادِیَتِہِ یُؤَدِّی حَقَّ اللہِ الَّذِی عَلَیہِ . ھذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین ولم یخرجاہ (المستدرک علی الصحیحین ج:۴ ص: ۵۱۰)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فتنوں کے دور میں بہترین شخص وہ ہے جو اپنے گھوڑے کی لگام یا فرمایا اپنے گھوڑے کی نکیل پکڑے اللہ کے دشمنوں کے پیچھے ہو، وہ اللہ کے دشمنوں کو خوف زدہ کرتا ہو اور وہ اس کو ڈراتے ہوں، یا وہ شخص جو اپنی چراگاہ میں گوشہ نشین ہوجائے، اس پر جو اللہ کا حق (زکات وغیرہ) ہے اس کو ادا کرتا ہو۔

حضرت ام مالک بہزیہ کہتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فتنہ کا ذکر کیا اور اسکو کھول کر بیان کیا۔تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس فتنہ کے زمانے میں سب سے بہتر کون شخص ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا ان فتنوں کے زمانے میں سب سے بہتر شخص وہ ہوگا، جو اپنے مویشیوں میں رہے اور انکی زکات ادا کرتا رہے، اور اپنے رب کی بندگی میں مشغول رہے، اور وہ شخص (سب سے بہتر ہوگا) جو اپنے گھوڑے کا سر پکڑے ہو (یعنی ہر وقت جہاد کے لئے تیار ہو) اور دشمنانِ دین کو خوف زدہ کرتا ہو، اور دشمن اس کو ڈراتے ہوں۔ (ترمذی شریف۔ کتاب الفتن نُعیم ابن حماد ج:۱ص:۱۹۰)

فائدہ ۱: ایسے وقت میں بہترین لوگ وہ ہونگے جو جہاد میں مصروف ہونگے، وہ دشمن کو خوف زدہ کرتے ہونگے اور دشمن ان کو ڈراتا ہوگا۔ نبی کریم ﷺ نے خود اپنی زبانِ مبارک سے جہاد کی بھی تشریح فرمادی کہ یہاں جہاد سے کیا مراد ہے؟

پھر فرمایا: وہ لوگ بہترین ہونگے جو فتنوں کے وقت اپنے مال مویشیوں کو پہاڑوں اور بیابانوں میں لے کر چلے جائینگے۔اس میں اس بات کی طرف واضح اشارہ ہے کہ ان جگہوں سے دور چلا جائے جہاں دجالی تہذیب کا غلبہ ہو۔

فائدہ ۲: مذکورہ حدیث اور کئی دیگر احادیث میں یہ ذکر ہے کہ دجال کے فتنے سے دو قسم کے لوگ محفوظ رہیں گے۔پہلی قسم مجاہدین جو اللہ کے دین کی سربلندی کے لئے جہاد کر رہے ہونگے اور

دوسری قسم ان لوگوں کی ہے جو اپنے مال مویشی لے کر پہاڑوں اور بیابانوں میں چلے جائیں گے۔ اور اللہ کی اطاعت کر رہے ہونگے۔ دوسری قسم کے لوگ صرف اپنا ایمان بچانے کے لئے پہاڑوں میں چلے جائیں گے۔ اور فتنوں کے دور میں ایمان بچانے کے لئے گھر بار چھوڑ دینا بھی اللہ رب العزت کے نزدیک بہت بڑی فضیلت رکھتا ہے۔ جبکہ مجاہدین صرف اپنے ایمان کی فکر نہیں کر رہے ہونگے بلکہ وہ ساری امت کے ایمان کو بچانے کی خاطر اور دجال کے فتنے کا زور توڑنے کی خاطر دجال اور اسکے ایجنٹوں سے قتال کر رہے ہونگے۔ اپنا گھر، وطن، ماں باپ، بیوی بچے اور مال و دولت غرض سب کچھ امت کا ایمان بچانے کے لئے قربان کر رہے ہونگے۔ اسلئے زیادہ فضیلت مجاہدین کی ہی ہوگی۔

## دین کو بچانے کے لئے فتنوں سے بھاگ جانے کا بیان

عَنِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِنَّ الاِسلام بَدَأَ غَرِیباً وَسَیَعُوْدُ غَرِیبا کَمَا بَدَأَ وَهُوَ یَأْرِزُ بَیْنَ الْمَسْجِدَیْنِ کَمَا تَأْرِزُ الْحَیَّةُ اِلٰی جُحْرِهَا . (صحیح مسلم ج:۱ ص:۱۳۱)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ ابن عمرؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اسلام کی ابتداء اجنبیت کی حالت میں ہوئی تھی اور عنقریب اسلام دوبارہ اجنبیت کی حالت کی طرف لوٹے گا جیسے کہ ابتدا میں ہوا تھا اور وہ (یعنی اسلام) سمٹ کر دو مسجدوں کے درمیان چلا جائے گا۔ جیسے سانپ اپنے سوراخ کی طرف سمٹتا ہے۔

فائدہ: حدیث میں لفظِ غریب کا ترجمہ اجنبی اور غیر مانوس سے کیا گیا ہے۔ جس طرح ابتدائے اسلام میں لوگ اسلام کو اجنبی اور غیر مانوس سمجھتے تھے اسی طرح آج بھی اکثر مسلمان اسلام کے بہت سارے احکامات کو اجنبی سمجھنے لگے ہیں اور ان احکامات کے ساتھ ایسا برتاؤ ہے گویا وہ ان کو جانتے ہی نہیں کہ ان احکامات سے بھی ہمارا وہی تعلق ہے جو نماز روزہ وغیرہ سے ہے۔ کہتے ہیں کہ اب تو اسکا دور ہی نہیں رہا۔ حالانکہ شریعت کا زیادہ بڑا حصہ انہی احکامات (اسلام کا تجارتی اور عدالتی نظام) پر مشتمل ہے۔ اسلئے آج یہی کہا جائے گا کہ اسلام ایک ارب چالیس کروڑ کے ہوتے ہوئے بھی اجنبی بن کر رہ گیا ہے۔

سو ان لوگوں کو رحمۃ للعالمین ﷺ نے مبارک باد دی ہے جو ان جگہوں سے بھاگ جائیں جہاں اسلام اجنبی ہو گیا ہو، اور ایسی جگہ چلے جائیں جہاں اسلام اجنبی نہ بنا ہو، بلکہ وہاں کے لوگ آج بھی اسلام کو اسی طرح پہچانتے ہوں جیسا کہ اس کو پہچاننے کا حق ہے، اور آج بھی انکی زندگی کا

مقصود وہی ہو جو صحابہ کرامؓ کی زندگیوں کا مقصد تھا۔ وہ نماز روزے کے ساتھ ساتھ اسلام کے دیگر احکامات کو بھی اپنے سینے سے لگائے رکھتے ہوں اور اس میں وہ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروا بھی نہ کرتے ہوں۔ اور اس عہد پر اپنی جانیں کٹانے کا عزم رکھتے ہوں کہ جس طرح صحابہؓ نے اپنا قیمتی لہو بہا کر اسلام کو اجنبیت کی حالت سے نکالا ہم بھی اس کو اجنبیت کی حالت سے نکال کر اس حالت میں لے آئینگے جہاں وہ اجنبی نہیں رہے گا۔

غرباء والی احادیث کی تشریح کرتے ہوئے ابوالمحاسن حنفی نے **المعتصر من المختصر** میں غریب کے یہی معنیٰ بیان فرمائے ہیں۔ فرماتے ہیں۔

"**الاسلام طرا على اشياء ليست من اشكاله فكان بذلك معها غريبا كما يقال لمن نزل على قوم لايعرفونه انه غريب بينهم**" (المعتصر من المختصر من مشکل الآثار ج:۲ص:۲۶۶)

یعنی اسلام کو ایسے حالات سے سابقہ پڑ جائے جو اس سے کوئی مناسبت نہ رکھتے ہوں، تو اسلام اس صورت میں غریب (اجنبی) ہو جائے گا۔ جیسا کہ اس شخص کے بارے میں کہا جاتا ہے جو ایسے لوگوں کے پاس جا پہنچے جو اس کو نہیں جانتے ہوں، تو وہ آنے والا انکے درمیان غریب (اجنبی) ہوگا۔

یہاں یہ بات ذہن نشین رہے کہ بہت سے حضرات اس حدیث کو اپنی سستی اور بزدلی کے لئے آڑ بناتے ہیں۔ جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کے دشمنوں سے مقابلہ کی تیاری کرو تو کہتے ہیں کہ اسلام تو ہر دور میں کمزور رہا ہے، اور اس حدیث کو دلیل میں پیش کرتے ہیں۔ وہ حدیث کے لفظِ غریب کو اردو کے غریب کے معنیٰ میں استعمال کرتے ہیں۔ جو درست نہیں۔

**قال ابو عياش سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّ الاسلامَ بَدَأَ غَرِيباً وَسَيَعُودُ غريبا فَطُوبىٰ لِلْغُرَبَاءِ قال وَمَن هُم يا رَسُولَ اللهِ قَالَ اَلَّذِينَ يُصْلِحُونَ حِينَ يَفْسُدُ النَّاسُ.** (المعجم الاوسط ج:۵ص:۱۴۹ وج:۸ص:۳۰۸)

ترجمہ: حضرت ابوعیاش فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر ابن عبداللہؓ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسلام کی ابتداء اجنبیت کی حالت میں ہوئی تھی اور ایک بار پھر اسلام اسی اجنبیت کی حالت میں چلا جائیگا، سو مبارک باد ہے غرباء کو۔ پوچھا کہ یا رسول اللہ غرباء کون ہیں؟ آپ ﷺ نے جواب دیا وہ لوگ، جو لوگوں کے فساد میں مبتلاء ہونے کے وقت ان

کی اصلاح کرینگے۔

فائدہ: اس حدیث شریف میں ان لوگوں کو آپ ﷺ نے مبارک بادی ہے جو دنیا میں فساد عام ہوجانے کے وقت لوگوں کی اصلاح کرینگے۔ اور لوگوں میں سب سے بڑا فساد یہ ہے کہ وہ اللہ کی سب سے بڑی صفت حاکمیت میں انسانوں کو شریک بنالیں۔ لہذا شریعت کی نظر میں اللہ کی حاکمیت اور قانون کی جانب بلانا سب سے بڑی اصلاح کہلائے گی جسکے تحت امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دیا جائے گا۔ یہ بات ہم اپنی طرف سے نہیں کہہ رہے بلکہ اس پر قرآن کی آیت کنتم خیر امۃ . الایہ کے بارے میں حضرت عبداللہ ابن عباسؓ کی تفسیر گواہ ہے۔

عَنْ عَبدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍوؓ قال قال رسولُ اللهِ ﷺ أَحَبُّ شَيْءٍ إِلَى اللهِ تَعالىٰ الْغُرَبَاءُ قِيلَ وَمَنِ الْغُرَبَاءُ قال الْفَرَّارُونَ بِدِينِهِم يَبْعَثُهُمُ اللهُ يَومَ الْقِيامَةِ مَعَ عِيسى بْنِ مَرْيَمَ عَلَيهِمَا السَّلَامُ . (حلیۃ الاولیاء ابونعیم ج:۱ ص:۲۵۔ کتاب الزہد الکبیر ج:۲ ص:۱۱۶)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمروؓ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کے نزدیک سب سے محبوب لوگ غرباء ہونگے، پوچھا گیا غرباء کون ہیں؟ فرمایا اپنے دین کو بچانے کے لئے فتنوں سے دور بھاگ جانے والے۔ اللہ تعالیٰ انکو عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے ساتھ شامل فرمائے گا۔

عن اَبی سَعِیدِنِ الخُدرِیؓ انه قال قال رسولُ اللهِ ﷺ یُوشِکُ اَنْ یَکُونَ خَیرَ مالِ الْمُسلِمِ غَنَمٌ یَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ یَفِرُّ بِدِینِهِ مِنَ الْفِتَنِ. (بخاری شریف ج:۱ ص:۱۵)(مصنف ابن ابی شیبہ ج: ۷ ص: ۴۴۸)(مسند ابی یعلی ج: ۲ ص:۲۷۱)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدریؓ سے منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ایسا وقت قریب ہے کہ مسلمان کا بہترین مال وہ بکریاں ہوں گی جن کو لے کر وہ پہاڑوں کی چوٹیوں پر اور (دور دراز کے) بارانی علاقوں میں دین کو بچانے کی خاطر فتنوں سے بھاگ جائے۔

فائدہ: اس حدیث میں بھی اسی بات کی طرف اشارہ ہے کہ ایسی جگہوں پر آدمی کا ایمان بچانا مشکل ہوجائے گا جہاں پر جاہلی ابلیسی تہذیب اور اسکا تجارتی نظام عام ہو۔ کیونکہ اگر یہ وہاں رہے گا تو یقیناً اسکو اس سودی نظام کی حمایت کرنی ہوگی یا کم از کم خاموش رہنا پڑیگا۔ اور یہ خاموش رہنا بھی اس پر راضی رہنے جیسا ہے۔

مبارک باد کے مستحق ہیں وہ نوجوان اور بوڑھے جو اس وقت اپنا ایمان بچانے کے لئے اپنا

گھر بار، دھن دولت اور سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر پہاڑوں کو اپنا نشیمن بنا چکے ہیں، اور ایک ایسے وقت میں کہ جب ابلیس کے نیو ولڈ آرڈر نے ہر مسلمان کو سودی کاروبار میں ملوث کر دیا ہے اور اگر کوئی براہِ راست ملوث نہیں تو اسکو اس سودی نظام کی ہوا ضرور لگ رہی ہے، ایک ایسے وقت میں کہ جب امت کے سب سے معزز اور شریعت کے محافظ طبقے، علماء کرام کو غیر شرعی فتاویٰ دینے پر مجبور کیا جا رہا ہے،، دجالی قوتیں علی الاعلان اپنی حاکمیتِ اعلیٰ (Sovereignty) کا اعلان کر رہی ہیں ،اور صرف اللہ کی حاکمیت کے سامنے سر جھکانے کا وعدہ کرنے والے مسلمان، آج غیر اللہ کی حاکمیت کو تسلیم کر کے اللہ کے ساتھ کھلا شرک کر رہے ہیں .. مقررین خاموش ہیں، الا ماشاء اللہ، اہلِ قلم ...سوائے چند کے ..... یا تو قلم کے تقدس کو فروخت کر چکے یا پھر باطل کی گیدڑ بھبکیوں نے انکے قلم کی سیاہی کو منجمد کر کے رکھدیا ہے۔ قرآن کریم کی ان آیات کا گھلا گھونٹ کر رکھدیا گیا جو مسلمانوں کو باطل کے سامنے سر اٹھا کر جینا سکھاتی ہیں۔ جس طرف نظر دوڑاؤ مصلحتوں کی چادریں اوڑھے ایسے مسلمان نظر آتے ہیں کہ اگر انکے دور میں دجال آجائے اور اپنی خدائی کا اعلان کر دے تو شاید یہ مصلحت کی چادر سے باہر نکلنا پسند نہ فرمائیں۔ کیونکہ اس وقت بھی دجال کے ایجینٹ وہی بات کر رہے ہیں کہ یا تو ہماری صفوں میں شامل ہو جاؤ یا پھر ہمارے دشمنوں کی... جبکہ نبی اکرم ﷺ کی احادیث بھی یہی مطالبہ کر رہی ہیں کہ اے مسلمانو! اب وہ وقت آگیا ہے کہ اللہ والی جماعت میں شامل ہو جاؤ ۔اب درمیان کا کوئی راستہ نہیں ہے۔

## کیا جہاد بند ہو جائے گا؟

عن أنس بن مالك قال قال رسولُ الله اَلـجِهادُ مَاضٍ مُنذُ بَعَثَنِي اللهُ اِلیٰ أن يُقَاتِلَ آخِرُ أمتي الدجالَ لا يُبطِلُه جَورُ جائرٍ وَلا عَدلُ عادِلٍ (ابوداؤد ج:۳ص:۱۸ کتاب السنن ج:۲ص:۱۷۶)

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ نے جب سے مجھے بھیجا اس وقت سے جہاد جاری ہے اور (اس وقت تک جاری رہے گا جب تک کہ) میری امت کی آخری جماعت دجال کے ساتھ قتال کریگی۔ اس جہاد کو نہ تو کسی ظالم کا ظلم ختم کر سکے گا اور نہ کسی انصاف کرنے والے کا انصاف۔

عن جابرِ بنِ سَمُرَةَ عَن النبي ﷺ أنه قال لَن يَبرَحَ هذا الدِّينُ قائماً يُقاتِلُ عليه عِصابَةٌ مِنَ المسلمينَ حتىٰ تَقُومَ السَّاعَةُ (مسلم ج:۳ص:۱۵۲۴)

ترجمہ: آپ ﷺ نے فرمایا یہ دین باقی رہے گا اسکی حفاظت کیلئے مسلمانوں کی ایک جماعت قیامت تک قتال کرتی رہے گی۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بن اسلم عن ابيه أنّ رسولَ اللهِ ﷺ قال لاَ يَزَالُ الْجِهادُ حُلْوًا أخضرَ مَا قَطَرَ الْقَطْرُ مِنَ السَّماءِ وَسَيَأتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَقُولُ فِيهِ قُرّاءٌ مِنْهُم لَيسَ هٰذا زمانَ جِهادٍ فَمَنْ أدرَكَ ذٰلك الزّمانَ فَنِعْمَ زَمانُ الجِهادِ قالوا يا رسولَ اللهِ واحدٌ يَقُولُ ذٰلك فقالَ نعم مَنْ عَلَيهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلآئِكةِ وَالنّاسِ أجْمَعِين (السنن الواردة فی الفتن ج ۳ ص:۷۵۱)

ترجمہ: حضرت زید بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا جب تک آسمان سے بارش برتی رہے گی تب تک جہاد تر وتازہ رہے گا (یعنی قیامت تک)۔ اور لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ جب ان میں پڑھے لکھے لوگ بھی یہ کہیں گے کہ یہ جہاد کا دور نہیں ہے۔ لہٰذا ایسا دور جس کو ملے تو وہ جہاد کا بہترین زمانہ ہوگا۔ صحابہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا کوئی (مسلمان) ایسا کہہ سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں (ایسا وہ پڑھے لکھے کہیں گے) جن پر اللہ کی لعنت، فرشتوں کی لعنت اور تمام انسانوں کی لعنت ہوگی۔ (السنن الواردة فی الفتن ج:۳ ص: ۷۵۱)

عن الحسن انه قال سَيَأتِي على النّاسِ زَمانٌ يَقُولُونَ لا جِهادَ فإذا كانَ ذٰلك فَجاهِدُوا فَإنّ الجهادَ أفضلُ. (کتاب السنن ج:۲ ص:۱۷۶)

ترجمہ: حضرت ابو رجاء الجزری حضرت حسن سے روایت کرتے ہیں کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آئیگا کہ لوگ کہیں گے کہ اب کوئی جہاد نہیں ہے۔ تو جب ایسا دور آجائے تو تم جہاد کرنا۔ کیونکہ وہ افضل جہاد ہوگا۔

حدیث: حضرت ابراہیم سے روایت ہے فرمایا انکے سامنے یہ ذکر کیا گیا کہ لوگ کہتے ہیں (اب) کوئی جہاد نہیں ہے۔ تو انھوں نے فرمایا یہ بات شیطان نے پیش کی ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج:۶ ص:۵۰۹)

فائدہ: اگر چہ اس حدیث کا مصداق خلافت عثمانیہ ٹوٹنے کے بعد کا دور واضح ہے لیکن اس سے زیادہ واضح دور اور کونسا ہو سکتا جس سے ہم گذر رہے ہیں۔ جاہلوں کا تو کہنا ہی کیا پڑھے لکھے حضرات بھی جہاد کے بارے میں وہی الفاظ استعمال کر رہے ہیں جنکی طرف آپ ﷺ نے اشارہ فرمایا ہے۔ خصوصاً طالبان کی پسپائی کے بعد تو یوں لگتا ہے جیسے ہوا کا رخ ہی تبدیل ہو گیا ہو۔

سو جہاد کرنے والوں کو کسی کی باتوں یا مخالفتوں اور طعن و تشنیع سے دلبرداشتہ نہیں ہونا چاہیے کیونکہ انکو انکے رسول ﷺ نے پہلے ہی تسلی دیدی ہے کہ ایسے وقت میں جہاد کرنا افضل جہاد ہوگا۔ مجاہدین کو اخلاص اور اللہ کو راضی رکھتے ہوئے اپنے کام میں لگے رہنا چاہیے۔

## مسلم ممالک کی اقتصادی ناکہ بندی

حدیث: حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ رسول للہ ﷺ نے فرمایا'' وہ وقت قریب ہے کہ عراق والوں کے پاس روپے اور غلہ آنے پر پابندی لگادی جائے گا۔ ان سے پوچھا گیا کہ یہ پابندی کس کی جانب سے ہوگی؟ تو انہوں نے فرمایا کہ عجمیوں (Non Arabs) کی جانب سے۔ پھر کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد کہا کہ وہ وقت قریب ہے کہ جب اہل شام پر بھی یہ پابندی لگادی جائے گی۔ پوچھا گیا کہ یہ رکاوٹ کس کی جانب سے ہوگی؟ فرمایا اہل روم (مغرب والوں) کی جانب سے۔ پھر فرمایا رسول ﷺ کا ارشاد ہے کہ میری امت میں ایک خلیفہ ہوگا جو لوگوں کو مال لپ بھر بھر کے دیگا اور شمار نہیں کرے گا نیز آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس کے قبضے میں میری جان ہے یقیناً اسلام اپنی پہلی حالت کی طرف لوٹے گا جس طرح کے ابتداء مدینہ سے ہوئی تھی حتی کہ ایمان صرف مدینہ میں رہ جائے گا پھر آپ نے فرمایا کہ مدینہ سے جب بھی کوئی بے رغبتی کی بناپر نکل جائے گا تو اللہ اس سے بہتر کو وہاں آباد کردے گا۔ کچھ لوگ سنیں گے کہ فلاں جگہ پر ارزانی اور باغ و زراعت کی فراوانی ہے تو مدینہ چھوڑ کر وہاں چلے جائینگے۔ حالانکہ ان کے واسطے مدینہ ہی بہتر تھا کہ وہ اس بات کو جانتے نہیں۔ (مستدرک ج۴ص۴۵۶)

فائدہ ۱: عراق پر پابندی کی پیشن گوئی مکمل ہو چکی ہے۔ سو اے یمان والو! اب کس بات کا انتظار ہے؟

ف ۲: مدینہ میں کوئی منافق نہیں رہ سکے گا۔ صرف وہی لوگ وہاں رہ جائیں گے جو اللہ کے دین کی خاطر جان دینے کی ہمت رکھتے ہونگے۔ کیونکہ مسلم شریف میں حضرت انسؓ کی روایت میں ہے کہ جب دجال مدینہ کے باہر آئے گا اور اپنا گرز مارے گا تو اس وقت مدینہ کو تین جھٹکے لگیں گے جس سے ڈر کر کمزور ایمان والے، مدینہ سے نکل کر کفار کے ساتھ مل جائیں گے۔

حدیث: حضرت ابونضرہ تابعی بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت جابر بن عبداللہؓ کی خدمت میں تھے کہ انہوں نے فرمایا کہ قریب ہے وہ وقت جب اہل شام کے پاس نہ دینار لائے جاسکیں گے اور نہ ہی غلہ۔ ہم نے پوچھا یہ بندش کن لوگوں کی جانب سے ہوگی؟ حضرت جابرؓ نے فرمایا

رومیوں کی طرف سے۔ پھر تھوڑی دیر خاموش رہ کر فرمایا حضور ﷺ نے فرمایا میری آخری امت میں خلیفہ ہوگا جو مال لپ بھر بھر کردے گا۔ اور شمار نہیں کرے گا۔ (مسلم ج:۲ ص:۳۹۵)

حدیث: حضرت ابو صالح تابعیؒ نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے کہ مصر پر بھی پابندیاں لگائی جائینگی۔ (مسلم شریف)

## عرب کی بحری ناکہ بندی

عَن کَعب قال یُوشِکُ اَن یَزِیغَ البَحرُ الشَرقِیُ حتیٰ لا یَجرِی فِیہِ سَفِینَۃٌ وحتیٰ لا یَجُوزَ اَھلُ قَریَۃٍ اِلیٰ قَریَۃٍ وَذٰلِکَ عِندَ المَلاحِمِ و ذلک عند خُروجِ المَھدِیّ (السنن الواردۃ فی الفتن)

ترجمہ: حضرت کعب سے روایت ہے انھوں نے فرمایا کہ قریب ہے کہ مشرقی سمندر دور ہوجائیگا اور اس میں کوئی کشتی بھی نہ چل سکے گی، چنانچہ ایک بستی والے دوسری بستی میں نہ جاپائینگے اور یہ جنگِ عظیم کے وقت میں ہوگا، اور جنگِ عظیم حضرت مہدی کے وقت میں ہوگی۔

فائدہ: مشرقی سمندر سے یہاں بحرہ عرب مراد ہے، دور ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس تک تو پہنچنا دشوار ہوجائیگا، جسکی وجہ سے وہاں آمد و رفت بند ہوجائیگی۔

آپ ذرا دنیا کا نقشہ اٹھائیں اور امریکن بحری بیڑوں کی موجودہ جگہوں کو دیکھیں، تو یہ روایت بہت آسانی سے آپکی سمجھ میں آجائے گی۔ کراچی کے ساحل سے لے کر صومالیہ تک تمام بحری گذرگاہوں پر عالمی کفر کا قبضہ ہے۔ گیارہ ستمبر کے بعد بحرہ ہند اور بحرہ عرب میں آنے جانے والے جہازوں کی چیکنگ بہت سخت کی جارہی ہے۔ خصوصاً پاکستان سے جانے والے جہازوں کی چیکینگ انتہائی سخت ہوتی ہے۔ آئندہ حالات مزید سخت ہونگے جس کی وجہ سے سمندر کے راستے ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا بہت مشکل ہوجائے گا۔

دنیا کے نقشہ پر اگر نظر ڈالی جائے تو تو اس وقت دجالی قوتوں نے مکہ اور مدینہ کی ہر طرف سے ناکہ بندی کر رکھی ہے۔ تمام سمندری راستوں پر انکا کنٹرول ہے۔ اسی طرح خشکی کی جانب سے بھی ان دونوں شہروں کو مکمل اپنے گھیرے میں لیا ہوا ہے۔ (دیکھیں نقشہ نمبر ۱)

ایسا محسوس ہوتا ہے گویا دجالی قوتیں حضرت مہدی تک پہونچنے والی رسد و کمک کو ہر طرف سے روکنا چاہتی ہیں۔ اور ان خاص جگہوں پر اپنا کنٹرول چاہتی ہیں جہاں سے انکی حمایت کے لئے مجاہدین آسکتے ہیں۔

## مدینہ منورہ کا محاصرہ

حدیث: حضرت عبداللہ ابن عمرؓ فرماتے ہیں عنقریب مدینہ میں مسلمانوں کا محاصرہ کیا جائیگا یہاں تک کہ آخری مورچہ سلاح میں ہوگا۔ اور سلاح ایک مقام ہے خیبر کے قریب۔ (مشکوۃ باب الملاحم۔ رواہ ابوداؤد)

فائدہ: ۔ خیبر مدینہ منورہ سے ساٹھ میل دور ہے۔ اس وقت امریکی فوجیں مدینہ سے چند کلومیٹر کے فاصلہ پر موجود ہیں۔ (دیکھیں نقشہ ۲)

حدیث: حضرت محجن ابن ادرعؓ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے (ایک دن) لوگوں سے خطاب کیا چنانچہ تین مرتبہ (یہ) فرمایا یوم الخلاص وما یوم الخلاص یوم الخلاص وما یوم الخلاص. کسی نے پوچھا یہ یوم الخلاص کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا دجال آئے گا اور احد کے پہاڑ پر چڑھے گا پھر اپنے دوستوں سے کہے گا کیا اس قصرِ ابیض (سفید محل) کو دیکھ رہے ہو؟ یہ احمد کی مسجد ہے۔ پھر مدینہ منورہ کی جانب آئے گا تو اس کے ہر راستے پر ہاتھ میں ننگی تلوار لئے ایک فرشتے کو مقرر پائے گا۔ چنانچہ سبخۃ الجرف کی جانب آئے گا اور اپنے خیمے پر ضرب لگائے گا۔ پھر مدینہ منورہ کو تین جھٹکے لگیں گے۔ جسکے نتیجے میں ہر منافق مرد و عورت اور فاسق مرد و عورت مدینہ سے نکل کر اسکے ساتھ چلے جائیں گے۔ اس طرح مدینہ (گناہ گاروں سے) پاک ہو جائے گا۔ اور یہی یوم الخلاص (چھٹکارے یا نجات کا دن) ہے۔ یہ حدیث مسلم کی شرط پر صحیح ہے (مستدرک علی الصحیحین ج ۴ ص: ۵۸۶)

فائدہ ۱: دجال جب مسجدِ نبوی کو دیکھے گا تو اس کو قصرِ ابیض یعنی سفید محل کہے گا۔ جس وقت نبی کریم ﷺ یہ بات بیان فرما رہے ہیں اس وقت مسجدِ نبوی بالکل سادہ مٹی اور گارے کی بنی ہوئی تھی۔ اور اب مسجدِ نبوی کو اگر دور سے یا کسی اونچی جگہ سے دیکھا جائے تو یہ دیگر عمارتوں کے درمیان بالکل کسی محل کے مانند لگتی ہے۔ مسجدِ نبوی کی ایک تصویر سیٹلائٹ سے لی گئی ہے جس میں مسجدِ نبوی بالکل سفید نظر آرہی ہے۔ نیز ایک دوسری روایت جس میں دجال کے وقت میں مدینہ منورہ کے سات دروازوں کا ذکر ہے تو سات دروازوں سے مراد شہر میں داخلے کے سات راستے بھی ہوسکتے ہیں۔ اور اس وقت مدینہ منورہ میں داخل ہونے کے سات بڑے راستے ہیں۔ (۱) جدہ سے آنے والا (۲) مکہ مکرمہ سے آنے والا (۳) ربغ سے آنے والا۔ (۴) ائرپورٹ سے شہر میں آنے والا۔ (۵) تبوک سے آنے والا۔ اور باقی دو راستے وہ ہیں جو مضافاتی

(Outskirts) علاقوں سے آتے ہیں۔

اہلِ ایمان کے لئے انتہائی غور وفکر کا مقام ہے۔(اعوذ باللہ من فتنة الدجال)

## اہلِ یمن اور اہلِ شام کے لئے دعا

عَن عَبدِ اللہِ بنِ عُمَرَ قال قال رسولُ اللہ ﷺ اَللّٰھُمَّ بَارِک لَنا فِی شَامِنَا اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِی یَمنِنا قالوا وَفِی نَجدِنَا قال اللھم بارک لنا فی شامنا اللھم بارک لنا فی یمننا قالوا یا رسولَ اللہِ وفی نجدنا. فَاَظُنُّہُ قال فی الثَّالِثَۃِ ھُنَاکَ الزَّلازِلُ وَالفِتَنُ وَبِھَا یَطْلَعُ قَرْنُ الشَّیْطانِ. (بخاری شریف)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا کہ اے اللہ ہمارے شام میں برکت عطا فرما۔ اے اللہ ہمارے یمن میں برکت عطا فرما لوگوں نے کہا یارسول اللہ ہمارے نجد میں بھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے اللہ ہمارے شام میں برکت عطا فرما اور ہمارے یمن میں بھی۔ لوگوں نے پھر کہا ہمارے نجد میں بھی۔ راوی کا کہنا ہے کہ میرا خیال ہے کہ تیسری بار رسول ﷺ نے فرمایا کہ وہاں زلزلے آئیں گے اور فتنے ہونگے۔ اور وہاں شیطان کا سینگ ظاہر ہوگا۔

فائدہ:۔ شام اور یمن کی برکت تو آج بھی صاف نظر آ رہی ہے کہ اللہ نے اس آخری معرکہ میں فلسطین، وشام اور یمن کے مجاہدین کو جو حصہ عطا کیا ہے وہ آپ کی دعا ہی کا اثر ہے۔ اس وقت دنیائے کفر کو ہلانے والے شام اور یمن کے جانباز ہی زیادہ ہیں۔ اور خود شیخ اسامہ بن لادن (حفظہ اللہ) کا تعلق بھی یمن ہی سے ہے۔ نجد کا علاقہ ریاض اور اسکے اردگرد کا علاقہ ہے۔

## مختلف علاقوں کی خرابی کا بیان

عن مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قال قال رسولُ اللہِ ﷺ عُمْرَانُ بَیْتِ المَقْدِسِ خَرَابُ یَثْرِبَ وَخَرَابُ یثرب خُروجُ المَلْحَمَۃِ وخروج الملحمۃ فَتْحُ القُسْطُنْطُنِیَۃِ وَفتح القسطنطنیۃ خروجُ الدَّجّالِ قال ثُمَّ ضَرَبَ النَّبِیُّ ﷺ عَلٰی فَخِذِ مَعَاذٍ او مَنْکِبِہٖ وقال اِنَّ ذٰلِکَ لَحَقٌّ کَمَا اَنَّکَ ھَاھُنَا او اَنتَ قَاعِدٌ. (ابوداؤد ج:۴ ص:۱۱۰ مسند احمد ج:۵ ص:۲۲۵ مصنف ابن ابی شیبہ)

ترجمہ: حضرت معاذ ابن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیت المقدس کا آباد ہونا مدینہ کی خرابی کا باعث ہوگا، اور مدینہ کی خرابی جنگِ عظیم کا باعث بنے گی، اور جنگِ عظیم فتح قسطنطنیہ کا سبب ہوگی۔ اور فتح قسطنطنیہ دجال کے نکلنے کا سبب بنے گی۔ حضرت معاذ بن جبلؓ

فرماتے ہیں کہ پھر نبی ﷺ نے معاذ کی ران یا کندھے پر ہاتھ مار کر فرمایا کہ یہ سب اسی طرح حقیقت ہے جس طرح تم یہاں ہو یا بیٹھے ہو۔

فائدہ: شہروں کی خرابی کے حوالے سے جو احادیث آئی ہیں ان میں لفظ ''خراب'' استعمال ہوا ہے۔ جو ہر قسم کے نقصان، مکمل ہو یا جزوی، سب کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اسلئے ہم نے اس کا ترجمہ خراب سے ہی کیا ہے۔ کیونکہ حدیث میں بیان کردہ ہر ملک کا نقصان ایک دوسرے سے مختلف ہے۔

بیت المقدس کی آبادی سے مراد یہودیوں کا وہاں قوت پکڑنا ہے۔ بیت المقدس پر اسرائیلی قبضہ کے بعد یہودیوں کی ناپاک نظریں مدینہ منورہ پر لگی ہوئی ہیں۔ جنگِ خلیج کے وقت امریکی فوجوں کا جزیرۃ العرب میں آنا درحقیقت وہ اسی منصوبہ کا حصہ ہے جسکی نشاندہی آپ ﷺ نے فرمائی ہے۔ یہی وجہ تھی کہ اہلِ ایمان یہودیوں کی اس سازش کو سمجھ گئے اور اللہ والوں نے امریکہ کے خلاف جہاد کا اعلان کر دیا اس طرح اس وقت سے شروع ہونے والی کفر و اسلام کی جنگ اب تیزی کے ساتھ فیصلہ کن مرحلہ کی جانب بڑھ رہی ہے۔

عَن وهب بنِ منبه قال اَلْجَزِيْرَةُ آمِنَةٌ مِنَ الْخَرابِ حتىٰ يَخْرَبَ مِصْرُ وَلَا تَكُونُ الْمَلْحَمَةُ الْكُبْرىٰ حتىٰ تَخْرَبَ الكُوفَةُ فِاذا كَانَتِ الْمَلْحَمَةُ فُتِحَتِ الْقُسْطُنْطُنِيَةُ عَلى يَدِ رَجُلٍ مِنْ بَنِى هَاشِمٍ وَخَرابُ الاندُلُسِ وَخَرابُ الْجَزِيرَةِ مِن سَنابِكِ الْخَيلِ وَاخْتِلَافِ الْجُيُوشِ فِيهَا وَخراب العِراقِ مِن قِبَلِ الْجُوعِ وَالسَّيفِ وخراب اَرْمِينِيَةَمِن قِبَلِ الرَّجْفِ وَالصَّوَاعِقِ وخراب الكوفة مِن قِبَلِ العدُوِّ وخراب البصرة من قبل الغَرقِ وخراب اُبُلَّة من قبل العدو وخراب الرَّیْ من قبل الدَّيْلَمِ وخراب خُراسانَ مِن قِبل تِبّت وخراب تِبّت مِن قبل السِّندِ وخراب السّند مِن قبل الهِندِ وخراب اليَمن من قبل الجَرادِ والسّلطان وخراب مكةَ من قبل الحبشة وخراب المدينة من قبل الجوع. (السنن الواردۃ فی الفتن ج:۴ ص:۸۸۵)

ترجمہ: حضرت وہب ابن منبہ فرماتے ہیں کہ جزیرۃ العرب اس وقت تک خراب نہ ہوگا جب تک مصر خراب نہ ہو جائے، اور جنگِ عظیم اس وقت تک نہ ہوگی جب تک کوفہ خراب نہ ہو جائے، اور جب جنگِ عظیم ہوگی تو قسطنطنیہ بنی ہاشم کے ایک شخص کے ہاتھوں فتح ہوگا۔ اور اندلس اور جزیرۃ العرب کی خرابی گھوڑوں کی ٹاپوں اور لشکروں کے اختلاف کی وجہ سے ہوگی اور عراق کی

خرابی بھوک اور تلوار کی وجہ سے ہوگی، اور آرمینیا کی خرابی زلزلے اور کڑک سے ہوگی، اور کوفہ کی خرابی دشمن کی وجہ سے ہوگی اور بصرہ کی خرابی ڈوبنے کی وجہ سے ہوگی، اور ابلہ کی خرابی دشمن کی وجہ سے ہوگی، اور ری کی خرابی دیلم کی وجہ سے ہوگی اور خراسان کی خرابی تبت کی وجہ سے ہوگی اور تبت کی خرابی سندھ کی وجہ سے ہوگی، اور سندھ کی خرابی ہندستان کی وجہ سے ہوگی، اور یمن کی خرابی ٹڈیوں اور بادشاہ کی وجہ سے ہوگی، اور مکہ کی خرابی حبشہ کی وجہ سے ہوگی، اور مدینہ کی خرابی بھوک کی وجہ سے ہوگی۔

روایت: حضرت کعب فرماتے ہیں جزیرۃ العرب خرابی سے محفوظ رہے گا جب تک کہ آرمینیا خراب نہ ہوجائے۔ اور مصر خرابی سے محفوظ رہے گا جب تک جزیرۃ العرب نہ خراب ہوجائے۔ اور کوفہ خرابی سے محفوظ رہے گا جب تک کہ مصر خراب نہ ہوجائے، اور جنگِ عظیم اس وقت تک نہیں چھڑے گی جب تک کوفہ خراب نہ ہوجائے۔ اور دجال اس وقت تک نہیں آئے گا جب تک کفر کا شہر فتح نہ ہوجائے۔ (مستدرک ج:۴ ص:۵۰۹)

روایت: حضرت مجبور بن غیلانؒ حضرت عبد اللہ بن صامتؓ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ میں اور میرے والد عبد اللہ کے ساتھ مسجد سے باہر آئے تو عبد اللہ نے فرمایا ''خطوں میں زیادہ جلد خراب ہونے والے خطے، بصرہ اور مصر ہیں۔ میں نے پوچھا کہ ان کو کیا چیز خراب کرسکتی ہے حالانکہ وہاں تو بڑے معزز اور، مالدار لوگ موجود ہیں۔ تو انھوں نے جواب دیا خونریز قتلِ عام اور انتہائی بھوک۔ (یہ بات میں ایسے کہ رہا ہوں) گویا میں بصرہ میں ہوں اور بصرہ گویا بیٹھا ہوا شتر مرغ ہو۔ رہا مصر تو دریائے نیل خشک ہوجائیگا اور یہی مصر کی خرابی کا سبب ہوگا۔ (السنن الواردۃ فی الفتن)

حضرت ابو عثمان النہدی کہتے ہیں کہ میں جریر ابن عبد اللہ کے ساتھ قطربل میں تھا، تو انھوں نے پوچھا اس بستی کا کیا نام ہے؟ میں نے کہا قطربل۔ ابو عثمان کہتے ہیں پھر جریر بن عبد اللہ نے دُجیل کی جانب اشارہ کیا (پوچھا اسکا کیا نام ہے) ابو عثمان کہتے ہیں میں نے کہا دُجیل۔ کہتے ہیں پھر انھوں نے دجلہ کی جانب اشارہ کیا۔ میں نے کہا وہ دجلہ ہے۔ وہ کہتے ہیں پھر انھوں نے الصراۃ کی طرف اشارہ کیا میں نے کہا اس کو الصراۃ کہتے ہیں۔ وہ (جریر ابن عبد اللہؓ) فرماتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ دجلہ اور دُجیل اور قطربل اور الصراۃ کے درمیان ایک شہر بنایا جائے گا، جس میں دنیا کی دولت، خزانے اور دنیا کے جابر لوگ جمع کئے

جائیں گے۔ اہل شہر دھنس جائیں گے، تو یہ شہر لوہے کی کیل سے بھی زیادہ تیزی کے ساتھ زمین میں دھنس جانے والا ہے۔ (تاریخ بغداد ج:۱ص:۳۰)

فائدہ: دُجَیل بغداد اور تکریت کے درمیان سمارا شہر کے قریب ہے۔

عن اسحاق بن أبی یحیٰ الکعبی عن الأوزاعی قال إذا دَخَلَ أصحابُ الرّایاتِ الصُّفرِ مِصرَ فَلْیَحفِرْ أهلُ الشَامِ اَسرَاباً تَحتَ الأرْضِ. (السنن الواردة فی الفتن)

ترجمہ: حضرت اسحٰق ابن ابی یحیی الکعبی حضرت اوزاعی سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا کہ جب پیلے جھنڈوں والے مصر میں داخل ہوجائیں تو اہلِ شام کو زمین دوز سرنگیں کھود لینی چاہئیں۔

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے انھوں نے مصر والوں سے فرمایا جب تمہارے پاس مغرب سے عبداللہ ابن عبدالرحمن آئے گا تو تم اور وہ قنطرہ سے قتال کروگے جسکے نتیجے میں تمہارے درمیان ستر ہزار مقتول ہونگے، اور تمہیں سرزمین مصر اور شام کی ایک ایک بستی سے ضرور نکال دینگے، اور عربی عورت دمشق کے راستے پر پچیس درہم میں بیچی جائے گی، پھر وہ حمص میں داخل ہونگے وہاں وہ اٹھارہ مہینے ٹھہرینگے، اور وہاں مال و دولت تقسیم کریں گے، نیز وہاں مردوں اور عورتوں کو قتل کرینگے۔ پھر انکے خلاف ایک شرَی شخص نکلے گا، تو وہ ان سے جنگ کریگا اور ان کو شکست دیدیگا، یہاں تک کہ ان کو مصر میں داخل کردیگا۔ (کتاب الفتن نعیم بن حماد ج:۱ص:۲۶۷)

عن سعید بنِ سنان عن الأشیاخ قال تکونُ بِحِمْصَ صَیْحَةٌ فَلْیَلْبَثْ اَحَدُکُم فِی بَیْتِہِ فَلا یَخرُجُ ثَلاثَ سَاعاتٍ. (کتاب الفتن نعیم بن حماد ج:۱ص:۴۱۴)

ترجمہ: سعید بن سنان نے شیوخ سے روایت کی ہے فرمایا (شام کے شہر) حمص میں ایک چیخ ہوگی، سو (اس وقت) ہر ایک اپنے گھر میں رکا رہے، تین گھنٹے تک نہ نکلے۔

فائدہ: ان تمام روایات میں واضح طور پر یہ کہا گیا ہے کہ مسلمان دشمن کو دیکھ کر خواب غفلت میں نہ پڑے رہیں، اور ایک مسلم ملک کو پٹتا ہوا دیکھ کر دوسرے مسلمان یہ نہ کہیں کہ ہماری باری نہیں آئیگی، بلکہ پہلے سے ہی دشمن کے مقابلے کے لئے تیاری شروع کردیں۔

عن کعب قال إذا رَأیتَ الرَّایَاتِ الصُّفرَ نَزَلَتْ الإسکَندَرِیَةَ ثُمَّ نَزَلُوا سُرَّۃَ الشَامِ فَعِندَ ذٰلِکَ یُخسَفُ بِقَریَةٍ مِنْ قُرَی دِمَشْقَ یُقَالُ لَها حَرَسْتَا (کتاب الفتن نعیم بن حماد ج:۱ص:۲۷۳)

ترجمہ: حضرت کعب سے روایت ہے انھوں نے فرمایا جب تم دیکھو کہ پیلے جھنڈے اسکندریہ میں آچکے ہیں پھر وسط شام میں اتر آئیں، تو اس وقت دمشق کی بستیوں میں سے ایک بستی، جس کا نام حرستا ہے، دھنس جائے گی۔

فائدہ: حرستا دمشق سے قریب حمص کے راستے میں ہے۔

## عراق پر قبضے کی پیشن گوئی

عن عبدِاللهِ بنِ عمرو قال يُوشِكُ بنُو قنطورا أنْ يُخرِجُوكم مِن أرضِ العراقِ قُلتُ ثُمّ نعُودُ قال أنتَ تشتهِي ذاكَ قلتُ أجل قال نعم ويكونُ لهم سُلْوَةٌ مِن عيشٍ. (کتاب الفتن نعیم بن حماد ج:۲ ص:۶۷۹)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ ابن عمرو سے روایت ہے کہ وہ وقت قریب ہے جب بنو قنطوراء (اہلِ مغرب) تمہیں عراق سے نکال دیں۔ (راوی کہتے ہیں) میں نے پوچھا (کیا عراق سے نکلنے کے بعد) پھر ہم دوبارہ (عراق) واپس آسکیں گے؟ حضرت عبداللہ نے فرمایا آپ ایسا چاہتے ہیں؟ میں نے کہا ضرور (میں ایسا چاہتا ہوں) انھوں نے فرمایا ہاں (وہ واپس عراق لوٹ کر آئیں گے)۔ اور انکے لئے (عراق میں) خوشحالی اور آسودگی کی زندگی ہوگی۔

## شام اور یمن کے بارے میں دیگر روایات

عَن عَبدِ السّلامِ بنِ مُسلِمةَ سمِعَ أبا قُبيلٍ يقُولُ إنّ صاحبَ المغرِبِ وبنِي مروانَ وقُضاعةَ تجتمِعُ على الرّاياتِ السُّودِ فِي بطنِ الشّامِ. (کتاب الفتن نعیم بن حماد ج:۱ ص:۲۶۷)

ترجمہ: حضرت عبدالسلام ابن مسلمہ سے روایت ہے انھوں نے ابو قبیل کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ مغرب والا، بنی مروان اور قضاعہ اندرونِ شام میں کالے جھنڈوں کے نیچے جمع ہونگے۔

عن كعبٍ قال إنّ اللهَ تعالىٰ يُمِدُّ أهلَ الشّامِ إذا قاتلَهُمُ الرّومُ فِي الملاحِمِ بِقطِيعتينِ دفعةً سبعين ألفاً ودفعةً ثمانين ألفاً مِن أهلِ اليمنِ حمائِلَ سُيُوفِهِم المسدَ يقولون نحنُ عِبادُ اللهِ حقّاً حقّاً نُقاتِلُ أعداءَ اللهِ رفعَ اللهُ عنهُمُ الطّاعونَ والأوجاعَ والأوصابَ حتىٰ لا يكونَ بلدٌ أبرأَ مِن الشّامِ ويكونُ ما كان فِي الشّامِ مِن تِلكَ الأوجاعِ والطّاعونِ في غيرِها. (کتاب الفتن نعیم بن حماد ج:۲ ص:۴۶۹)

ترجمہ: حضرت کعب سے روایت ہے انھوں نے فرمایا جب رومی جنگِ عظیم (ملاحم) میں اہلِ شام سے جنگ کریں گے تو اللہ تعالیٰ دو لشکروں کے ذریعے ان (اہلِ شام) کی مدد فرمائے گا، ایک مرتبہ ستر ہزار سے اور دوسری مرتبہ اسی ہزار اہلِ یمن کے ذریعے، جو اپنی بند تلواریں (یعنی بالکل پیک اسلحہ اس سے مراد نیا اسلحہ ہے) لٹکائے ہوئے آئیں گے۔ وہ کہتے ہونگے کہ ہم پکے سچے اللہ کے بندے ہیں۔ ہم اللہ کے دشمنوں سے قتال کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے طاعون، ہر قسم کی تکلیف (بیماری وغیرہ) اور تھکاوٹ کو اٹھالیں گے۔ حتیٰ کہ شام سے زیادہ کوئی ملک (ان بیماریوں سے) محفوظ نہیں ہوگا، اور شام میں جو تکالیف اور طاعون ہوگا وہ شام کے علاوہ (ملکوں) میں بھی ہوگا۔ (یعنی طاعون اور دیگر بیماریاں تمام جگہوں پر ہونگی لیکن شام میں سب سے کم ہونگی، اور مجاہدین کو تو اللہ بالکل ہی ان تمام آفتوں سے محفوظ فرمائے گا)۔

اسی روایت میں ہے ''حضرت کعب نے فرمایا مغرب میں بھیڑ کی مدت حمل کے برابر ایک بادشاہ ہوگا جو اہلِ شام کے مقابلے لئے جہاز تیار کرے گا، چنانچہ جب بھی وہ جہاز تیار کریگا تو اللہ تعالیٰ (ان کو تباہ کرنے کے لئے) تیز ہوا کو بھیج دیگا یہاں تک کہ اللہ ان (جہازوں) کو نکلنے کی اجازت دیدگا تو وہ ''عکا'' اور ''نہر'' کے درمیان لنگر انداز ہونگے۔ پھر ہر لشکر دوسرے کی مدد کریگا۔ (راوی کہتے ہیں کہ) میں نے حضرت کعب سے پوچھا کہ وہ نہر کون سی ہے؟ (جہاں اہلِ مغرب آکر لنگر انداز ہونگے) انھوں نے فرمایا دریائے ارنط (یعنی) نہر حمص۔ اور مہراقہ ''اقرع اور مصیصہ کے درمیان کا علاقہ ہے''۔ (کتاب الفتن نعیم ابن حماد ج:۲ ص:۴۶۹)

## دریائے فرات (Euphrates) پر جنگ

عن أبی هریرةؓ قال قال رسولُ اللہ ﷺ یُوشِکُ الفُراتُ أنْ یَحْسِرَ عَن کَنْزٍ مِنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَهُ فَلا یَأخُذْ مِنْهُ. (بخاری ج:۶ ص:۲۶۰۵۔ سنن الترمذی ج:۴ ص:۶۹۸)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ عنقریب دریائے فرات سے سونے کا خزانہ نکلے گا۔ لہٰذا جو بھی اس وقت موجود ہو، اس میں سے کچھ نہ لے۔

فائدہ:۔ نبی کریم ﷺ نے مال کو اس امت کے لئے فتنہ قرار دیا ہے۔ فرمایا ان لکل امة فتنة وان فتنة امتی المال[1] ہر امت کے لئے کوئی چیز فتنہ رہی ہے اور بیشک میری امت کے لئے فتنہ مال ہے اور فتنے سے دور رہنا ہی فتنے سے بچنے کا سبب ہوتا ہے اس لئے آپ ﷺ نے

---

حاشیہ ا۔ الآحاد والمثانی ج:۳ ص:۲۶۳

اس مال سے دور رہنے کا حکم فرمایا۔اس حدیث میں نصیحت ہے ان لوگوں کے لئے جو اللہ کے احکامات کو بھلا کر دولت اکھٹی کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔

حدیث:حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے آپ ﷺ نے فرمایا''قیامت اس وقت تک نہیں آئیگی، جب تک فرات سے سونے کا پہاڑ نہ نکلے لوگ اس پر جنگ کرینگے اور ہر سو میں سے ننانویں مارے جائینگے ہر ایک بچنے والا یہی سمجھے گا کہ شاید میں ہی اکیلا بچا ہوں۔(مسلم ج:۴ص: ۲۲۱۹)

فائدہ: دریائے فرات کے کنارے واقع ''فلوجہ'' کے لئے اتحادی فوجوں اور مجاہدین کے درمیان خونریز جنگ ہوئی ہے۔اور جھڑپیں ابھی بھی جاری ہیں۔البتہ اس بات کا علم نہیں کہ کیا وہاں سونے کے پہاڑ کے بارے میں کافروں کو علم ہے یا نہیں؟ یا پھر یہاں سونے کے پہاڑ سے کچھ اور مراد ہے۔واللہ اعلم

عن ثوبانؓ قالَ قالَ رسولُ الله ﷺ يَقتَتِلُ عِندَ كَنزِكُم ثَلاثَةٌ كُلُّهم ابنُ خَليفَةٍ ثُمّلا يَصِيرُ اِلیٰ وَاحِدٍ مِنهُم ثُمّ تَطلُعُ الراياتُ السُّودُمِن قِبَلِ المَشرِقِ فَيُقاتِلُونَكُم قِتالاً لَم يُقاتِلهُ قَومٌ ثُمّ ذَكَرَ شيئاً فَقالَ اِذا رَأيتُمُوهُ فَبايِعُوهُ وَلَو حَبواً عَلی الثَّلجِ فَاِنّهُ خَلِيفَةُ اللهِ المَهدِيُّ. هذا حديث صحيح علی شرط الشيخين ( مستدرک ج:۴ص :۵۱۰ ۔ سنن ابن ماجہ ج:۲ص:۱۳۶۷)

ترجمہ: حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا''تمہارے خزانے کے پاس تین شخص جنگ کرینگے یہ تینوں خلیفہ کے لڑکے ہونگے پھر بھی یہ خزانہ ان میں سے کسی کی طرف منتقل نہیں ہوگا اسکے بعد مشرق کی جانب سے سیاہ جھنڈے نمودار ہونگے اور وہ تم سے اس شدت کیساتھ جنگ کرینگے کہ اس سے پہلے کسی قوم نے اس شدت کے ساتھ جنگ نہ کی ہوگی۔(راوی کہتے ہیں پھر آپ نے کوئی بات فرمائی جو ہم نہ سمجھ سکے ) ابن ماجہ کی روایت میں اس جملے کی تصریح ان الفاظ میں ہے'' پھر اللہ کے خلیفہ مہدی کا خروج ہوگا پھر فرمایا کہ جب تم لوگ انہیں دیکھنا تو ان سے بیعت کر لینا اگرچہ اس بیعت کے لئے تمہیں برف پر گھسٹ کر آنا پڑے وہ اللہ کے خلیفہ مہدی ہونگے۔یہ حدیث شیخین کی شرط پر صحیح ہے۔

فائدہ:اس خزانے سے مراد یا تو وہی فرات والا خزانہ ہے یا وہ خزانہ ہے جو کعبہ میں دفن ہے اور جس کو حضرتِ مہدی نکالینگے۔یہاں دو فریق پہلے سے اس خزانے کے لئے جنگ کر رہے ہونگے۔پھر مشرق سے کالے جھنڈے والے آئینگے۔جو اسلام کی طلب میں آئیں گے۔اس کا

بیان آگے آئے گا۔

عَنْ أَبِی الزَّاعِرَاءِ قَالَ ذُکِرَ الدَّجَالُ عِندَ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ يَفْتَرِقُ النَّاسُ عِنْدَ خُرُوجِهِ ثَلاثَ فِرَقٍ فِرْقَةٌ تَتَّبِعُه وَفِرْقَةٌ تَلْحَقُ بِاَهْلِهَا مَنَابَتَ الشَّيْحِ وفرقة تَأخُذُشَطَّ هٰذَا الفُرَاتِ يُقَاتِلُهُم ويُقَاتِلُونَهُ حتىٰ يَقْتُلُونَ بِغَرْبِی الشَّامِ فَيَبْعَثُونَ طَلِيعَةً فِيهِم فَرَسٌ اَشْقَرُ اَوْ اَبْلَقُ فَيَقْتَتِلُون فَلا يَرْجِعُ منهم أحَدٌ. (مستدرک علی الصحیحین ج:۴،ص:۲۲۶۵۔)

ترجمہ: حضرت ابو زاعراءؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ کے سامنے دجال کا ذکر ہوا تو فرمانے لگے کہ دجال کے وقت لوگ تین جماعتوں میں تقسیم ہو جائیں گے۔ ایک جماعت اس کے ساتھ ہو جائے گی، اور ایک جماعت گھر کے بڑے کا قائم مقام بن کر اپنے گھروں میں بیٹھ جائے گی اور ایک جماعت اس فرات کے کنارے ڈٹ جائے گی۔ دجال ان سے جنگ کرے گا اور یہ دجال سے جنگ کرینگے۔ (لڑتے لڑتے آگے بڑھتے جائینگے) یہاں تک کہ مغربی شام میں جنگ کرینگے۔ پھر (ریکی کے لئے) ایک دستہ بھیجیں گے جس میں چتکبرے یا بھورے رنگ کے گھوڑے ہونگے، یہ (وہاں) جنگ کرینگے۔ چنانچہ ان میں سے کوئی بھی واپس نہیں آئے گا۔

## دریائے فرات اور موجودہ صورتِ حال

### دیکھو! قافلہ چھوٹ نہ جائے:

تاریخ میں ایسے بہت سے واقعات ملتے ہیں جن کو اس وقت کوئی خاص اہمیت نہیں دی گئی جب وہ رونما ہو رہے تھے، البتہ بعد میں چل کر انکے دور رس اثرات کے بارے میں لوگوں کو علم ہوا۔ اس دور میں بھی ہمارے سامنے دل دہلا دینے والے اور ذہنوں کو جھنجوڑ دینے والے حادثات رونما ہو رہے ہیں، زمانہ قیامت کی چال چل رہا ہے، واقعات چیخ چیخ کر غور و فکر کی دعوت دے رہے ہیں۔ لیکن غفلت کے صحراؤں میں بھٹکنے والے نہ معلوم کب تک بھٹکتے رہینگے۔ نبی کریم ﷺ کی بیان کردہ احادیث پر عمل کرنا تو دور کی بات آج اکثر مسلمان ان میں غور کرنے کی بھی تکلیف گوارا نہیں کر رہے۔ جب ان سے کہا جاتا ہے کہ خود کو اس وقت کے لئے تیار کرو جب جہاد ہی ایمان کا معیار ہوگا، جو جہاد سے پیچھے رہے گا اسکا ایمان معتبر نہیں ہوگا، تو کہتے ہیں کہ ابھی وہ وقت بہت دور ہے۔ حالانکہ حقیقت میں وہ اپنی بزدلی اور دنیا کی محبت کی وجہ سے جہاد کی تیاری نہیں کرتے۔ کیونکہ اگر وہ اپنے کہنے میں سچے ہوتے تو کچھ تو تیاری کرتے۔ نیز ان حالات میں تو

غور وفکر کرتے جو اس وقت ان علاقوں میں رونما ہو رہے ہیں جنکے بارے میں احادیث میں بہت کچھ بیان کیا گیا ہے۔

دریائے فرات کے بارے میں کافی احادیث آئی ہیں ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ جیسے ہی فرات کے کنارے فلوجہ میں جنگ شروع ہوئی تھی تو ایمان والوں کو فکر لاحق ہونی چاہئے تھی لیکن لگتا یوں ہے کہ مسلمان بھی کفر کی آنکھ (مغربی میڈیا) سے واقعات کو دیکھتے ہیں۔

فرات کے کنارے فلوجہ میں گھمسان کی جنگ بھی لڑی گئی، اور مشرق سے کالے جھنڈے والے بھی وہاں لڑ رہے ہیں اور اس انداز میں لڑ رہے ہیں کہ اس پہلے کوئی نہیں لڑا۔ اگر چہ ہم یہ دعویٰ نہیں کرتے کہ یہ وہی لشکر ہے جس کا ذکر اوپر والی حدیث میں آیا ہے، ممکن ہے حدیث والا لشکر بعد میں پہنچے۔ البتہ جو دو باتیں ہم نے بیان کی ہیں وہ ساری دنیا جانتی ہے کہ حقیقت ہیں۔ جنگ بھی فرات کے کنارے ہے اور کالے جھنڈے والے القاعدہ کے مجاہدین کی بڑی تعداد جو وہاں لڑ رہی ہے وہ سب وہی عرب مجاہدین ہیں جو طالبان کی پسپائی کے بعد مشرق (افغانستان) ہی سے عرب ممالک واپس گئے ہیں۔ اب مزید تحقیق کرنا علماء کرام کا کام ہے کہ مسئلہ بہت اہم ہے اور میڈیا پر کفریہ طاقتوں کا قبضہ ہے۔

ایمان والوں سے گذارش یہ ہے کہ حالات کو احادیث کی روشنی میں سمجھنے کی کوشش کریں، ابھی سے اپنے آپ کو جہاد کے لئے تیار کرلیں، اگر دل میں ایمان ہے اور ایمان ہی کی حالت میں اللہ سے ملنا چاہتے ہیں۔ ورنہ یہ حقیقت ذہن نشیں رہے کہ حضرت مہدی آکر کفار سے قتال کرینگے اس وقت تربیت کا موقع نہیں ملے گا، وہی انکے ساتھ جا پائے گا جو پہلے سے جہاد کی تیاری کئے ہوگا۔ ابھی وقت ہے بیدار ہونے کا ورنہ ایسا نہ ہو کہ نا معلوم منزلوں کی جانب سفر جاری رہے اور جب ہوش آئے تو قافلہ چھوٹ چکا ہو۔

## خروجِ مہدی کی نشانیاں

### حج کے موقع کے پر منیٰ میں قتلِ عام

عَنْ عَمرِو بنِ شُعَيبٍ عن أبيه عَنْ جَدِّه قال قال رسولُ اللهِ ﷺ فِي ذِي القَعْدَةِ تُجاذِبُ القبائلُ وتُغادِرُ فَيُنْهَبُ الحاجُّ فتكونُ مَلْحَمَةٌ بِمِنىً يُكْثَرُ فِيها القَتْلىٰ وَيَسِيلُ فِيهَا الدِّمَاءُ حتىٰ تَسِيلَ دِمَائُهُم علىٰ عَقَبَةِ الْجَمْرَةِ وحتىٰ يَهْرُبَ صَاحِبُهُم فَيَأتِي بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ فَيُبَايَعُ وَهُوَ كَارِهٌ يُقَالُ لَه إنْ أبَيْتَ ضَرَبْنَا

عُنُقَکَ یُبَایِعُہ مِثْلُ عِدَّۃِ أَھْلِ بَدْرٍ یَرْضیٰ عَنْھُم سَاکِنُ السَّمَاءِ وَسَاکِنُ الأَرْضِ. (المستدرک علی الصحیحین ج:۴،ص:۵۴۹)

ترجمہ: حضرت عمرو ابن شعیب نے اپنے والد سے اور انھوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ذی قعدہ کے مہینے میں قبائل کے درمیان کشمکش اور معاہد شکنی ہوگی چنانچہ حاجیوں کو لوٹا جائے گا اور منیٰ میں جنگ ہوگی۔ بہت زیادہ قتلِ عام اور خون خرابہ ہوگا یہاں تک کہ عقبہ جمرہ پر بھی خون بہ رہا ہوگا۔ نوبت یہاں تک آئے گی کہ حرم والا (حضرت مہدی) بھی بھاگ جائے گا اور (بھاگ کر) وہ رکن اور مقامِ ابراہیم کے درمیان آئینگے اور انکے ہاتھ پر بیعت کی جائے گی۔ اگر چہ وہ (حضرت مہدی) اسکو پسند نہیں کر رہے ہونگے۔ ان سے کہا جائے گا کہ اگر آپ نے بیعت لینے سے انکار کیا تو ہم آپکی گردن اڑا دینگے۔ پھر بیعت کرینگے بیعت کرنے والوں کی تعداد اہلِ بدر کے برابر ہوگی۔ ان (بیعت کرنے والوں) سے زمین و آسمان والے خوش ہونگے۔

مستدرک کی ہی دوسری روایت میں ان الفاظ کا اضافہ ہے۔ حضرت عبداللہ ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جب لوگ بھاگے بھاگے حضرت مہدی کے پاس آئیں گے تو اس وقت حضرت مہدی کعبہ سے لپٹے ہوئے رو رہے ہونگے۔ (حضرت عبداللہ ابن عمرؓ فرماتے ہیں) گویا میں ان کے آنسو دیکھ رہا ہوں۔ چنانچہ لوگ (حضرت مہدی سے کہیں گے) آیئے ہم آپ کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں۔ وہ (حضرت مہدی) کہیں گے افسوس! تم کتنے ہی معاہدوں کو توڑ چکے ہو، اور کس قدر خون خرابہ کر چکے ہو، اسکے بعد نہ چاہتے ہوئے بھی وہ بیعت کرلینگے،۔ (حضرت عبد اللہ ابن عمرؓ) فرمایا (اے لوگو!) جب تم انھیں پالو تو تم ان کے ہاتھ پر بیعت کرلینا کیونکہ وہ دنیا میں بھی ''مہدی ہیں اور آسمان میں بھی'' مہدی ہیں''۔

فائدہ ۱: اس حدیث میں منیٰ میں خون خرابے کا ذکر ہے۔ اتنا بڑا واقعہ اچانک تو رونما نہیں ہوگا بلکہ باطل قوتیں اسکے لئے پہلے سے ہی تیاریاں کر رہی ہونگی۔

فائدہ ۲: حضرت مہدی کے ہاتھ پر بیعت کرنے والوں کی تعداد جنگِ بدر کے مجاہدین کے برابر یعنی تین سو تیرہ ہوگی۔ نعیم ابن حماد نے کتاب الفتن میں اس کے بارے میں یہ حدیث نقل کی ہے۔

امام زہری فرماتے ہیں کہ اس سال (حضرت مہدی کے سال) دو اعلان کرنے والے اعلان کریں گے۔ آسمان سے اعلان کرنے والا اعلان کرے گا اے لوگو! تمہارا امیر فلاں شخص ہے۔

اور زمین سے اعلان کرنے والا اعلان کریگا۔اس (اعلان کرنے والے) نے جھوٹ کہا۔چنانچہ نیچے والے اعلان کرنے والے لڑائی کریں گے، یہاں تک کہ درختوں کے تنے خون سے سرخ ہوجائیں گے۔اوراس دن جس کے بارے میں عبداللہ ابن عمروؓ نے فرمایا یہ وہ لشکر ہے جس کو زینوں والا لشکر (جیش البراذع) کہا جاتا ہے۔وہ (اپنے گھوڑوں کی) زینوں کو پھاڑ کر ڈھال بنالیں گے۔چنانچہ (جب کافروں اور مسلمانوں کے درمیان لڑائی ہوگی تو) اس دن آسمان سے آنے والی آواز کا ساتھ دینے والوں میں سے صرف اہلِ بدر کی تعداد کے برابر تین سو تیرہ مسلمان بچیں گے۔اس طرح ان (مسلمانوں) کی مدد کی جائیگی۔پھر یہ اپنے ساتھی کے پاس آئیں گے۔

حدیث: حضرت علیؓ فرماتے ہیں مدینہ کی طرف ایک لشکر بھیجا جائے گا۔وہ آلِ بیت کو قتل کریں گے۔تو مہدی اور مبیض مدینہ سے مکہ بھاگ جائیں گے۔(منتخب کنز العمال ص:۳۳ ج:۶)

## رمضان میں آواز کا ہونا

عن فِیروز الدَّیلَمِی قال قال رسولُ اللهِ ﷺ یکونُ فِی رَمَضَانَ صَوتٌ قالوا یا رسولَ اللهِ فِی أوّلِه أو فِی وَسَطِه أو فِی آخِرِه قال لاَ بَل فِی النِّصفِ مِن رمضانَ إذا کانَتْ لَیلَةُ النصفِ لَیلَةُ الجمعةِ یکونُ صَوتٌ مِنَ السَّماءِ یَصْعَقُ له سَبعُونَ ألفاً وَیَصَمُّ سبعونَ ألفاً قالوا یا رسولَ اللهِ فَمَنِ السَّالِمُ مِن أمّتِکَ قال مَنْ لَزِمَ بَیْتَهُ وَتَعوَّذَ بِالسُّجودِ وَجَهَرَ بِالتَّکبِیرِ للهِ ثُمّ یَتبَعُهُ صَوتٌ آخرُ فَالصَّوتُ الأوّلُ صَوتُ جبرِیلَ وَالثّانِی صَوتُ الشَّیطانِ، فَالصَّوتُ فِی رَمَضانَ وَالْمَعْمَعَةُ فِی شَوّال وبمیزُ القَبائِلُ فِی ذِی القَعدَةِ وَیُغارُ عَلی الحَاجِّ فِی ذِی الحِجَةِ وَالمُحرّمِ وأمّا المَحرّمُ اوّلُه بَلاءٌ علی امّتِی وَآخِرُه فَرَجٌ لأمّتِی .اَلرّاحِلَةُ بِقَتَبِهَا یَنجُو عَلَیهَا الْمُؤمِنُ خیرٌ له مِن دَسْکَرَةٍ تَغلُ مِأةَ ألفِ ۔(المعجم الکبیر ج:۱۸ ص:۳۳۲)

ترجمہ: حضرت فیروز دیلمی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رمضان میں ایک زبردست آواز آئیگی۔صحابہ نے پوچھا یارسول اللہ یہ آواز رمضان کے شروع میں ہوگی، یا درمیان میں یا آخر میں؟ آپ ﷺ نے فرمایا نصف رمضان میں۔جب نصف رمضان میں جمعہ کی رات ہوگی تو آسمان سے ایک آواز آئے گی، جس سے ستر ہزار لوگ بے ہوش ہوجائینگے، اور ستر ہزار بہرے ہوجائینگے۔صحابہ نے دریافت کیا یارسول اللہ تو آپ کی امت میں سے اس آواز سے

محفوظ کون رہیگا؟ فرمایا جو (اس وقت) اپنے گھروں میں رہے اور سجدوں میں گر کر پناہ مانگے، اور زور زور سے تکبیریں کہے۔ پھر اسکے بعد ایک اور آواز آئیگی۔ پہلی آواز جبرئیل کی ہوگی اور دوسری آواز شیطان کی ہوگی۔

(واقعات کی ترتیب یہ ہے کہ) آواز رمضان میں ہوگی۔ اور مَعْمَعہ؎ شوال میں ہوگی۔ اور ذی قعدہ میں قبائل عرب بغاوت کرینگے اور ذی الحجہ اور محرم میں حاجیوں کو لوٹا جائے گا۔ رہا محرم کا مہینہ تو محرم کا ابتدائی حصہ میری امت کے لئے آزمائش ہے اور اسکا آخری حصہ میری امت کے لئے نجات ہے۔ اس دن وہ سواری مع کجاوے کے جس پر سوار ہو کر مسلمان نجات پائے گا، اس کے لئے ایک لاکھ سے زیادہ قیمت والے اس مکان سے بہتر ہوگی جہاں کھیل وتفریح کا سامان ہوتا ہے۔

فائدہ: اس روایت میں عبدالوہاب بن ضحاک راوی متروک ہیں۔ چنانچہ یہ روایت ضعیف ہے۔ (مجمع الزوائد ج: ۷ص: ۳۱۰)

ایک دوسری روایت میں ان الفاظ کا اضافہ ہے " اور ستر ہزار (گھبراہٹ کے مارے) راستہ بھٹک جائینگے، ستر ہزار اندھے ہوجائینگے ستر ہزار گونگے ہوجائینگے، ستر ہزار لڑکیوں کی بکارت زائل ہوجائیگی۔ (السنن الواردۃ فی الفتن)

حدیث: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رمضان میں آواز ہوگی، اور ذی قعدہ میں قبائل کی بغاوت ہوگی، اور ذی الحجہ میں حاجیوں کو لوٹا جائیگا۔ طبرانی نے اسکو الاوسط میں روایت کیا ہے۔ اس میں شہر ابن حوشب راوی ضعیف ہیں۔ (مجمع الزوائد ج: ۷ص: ۳۱۰)

حضرت یزید ابن سندی نے حضرت کعب سے روایت کی ہے فرمایا حضرت مہدی کے خروج کی نشانی یہ ہے کہ مغرب کی جانب سے جھنڈے آئیں گے جن پر بنو کندہ کا ایک لنگڑا شخص سربراہ ہوگا، سو جب مغرب والے مصر میں آجائیں تو اس وقت شام والوں کے لئے زمین کا اندرونی حصہ بہتر ہوگا۔ (السنن الواردۃ فی الفتن)

(آگ کی حرارت Radiation یا گھمسان کی جنگ) (حاشیہ: ؎ معمعہ جنگ کی گھن گرج یا گھمسان کی جنگ کو کہتے ہیں۔ اور اسکے معنٰی آگ کی لپٹ اور حرارت (Heat Radiation) کے بھی ہیں۔

کیونکہ یہ اصل میں معمعۃ النار سے لیا گیا ہے جسکے معنٰی آگ کی لپٹ یا انگارے کے ہیں۔ (لسان العرب)

## خروج حضرت مہدی

عَن اُمّ سلمةَ قالت سمعتُ رسولَ اللهِ ﷺ يقولُ يكونُ اِختلافٌ عندَ موتِ خليفةٍ فيخرُجُ رجلٌ مِنْ بَنِي هاشم فيأتي مكةَ فيَستَخرِجُه الناسُ مِنْ بَيْتِهِ وَهُوَ كارِهٌ فيُبايِعُونَهُ بينَ الرُّكنِ والمَقامِ فيُجَهِّزُ اِلَيهِ جَيشٌ مِنَ الشامِ حتىٰ اِذا كانوا بالبيداءِ خُسِفَ بِهِم فيأتيه عَصائبُ العِراقِ وأبدالُ الشامِ وَيَنْشأُ رَجلٌ بالشامِ وَأخوالُه كَلْبُ فيُجَهِّزُ اليه جيشاً فيَهْزِمُهُمُ اللهُ فتكونُ الدّائرةُ عَليهم فذٰلك يومُ كَلْبٍ الخائبُ مَن خابَ مِن غَنيمةِ كَلْبٍ فيَستَفتِحُ الكُنوزَ ويَقسِمُ الأموالَ ويُلقِي الاِسلامُ بِجِرانِهِ اِلى الأرضِ فَيَعيشُ بذٰلك سبعَ سِنينَ أو قال تسعَ سنين. (المعجم الاوسط ج:۲ص:۳۵)

ترجمہ: ام المومنین ام سلمہؓ فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ خلیفہ کی وفات پر اختلاف ہوگا خاندان نبی ہاشم کا ایک شخص (اس خیال سے کہیں لوگ مجھے خلیفہ نہ بنا دیں) مدینہ سے مکہ چلا جائیگا لوگ (اسے پہچان کر کہ یہی مہدی آخرالزماں ہیں) گھر سے باہر نکال لائیں گے اور حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان انکے نہ چاہتے ہوئے بھی اسکے ہاتھ پر بیعتِ خلافت کرینگے۔ (اس کی بیعت خلافت کی خبر سن کر) شام سے ایک لشکران سے مقابلہ کے لئے روانہ ہوگا چنانچہ یہ لشکر جب بیداء میں پہنچے گا تو دھنسا دیا جائیگا۔ اسکے بعد ان کے پاس عراق کے اولیاء اور شام کے ابدال حاضر ہونگے۔ پھر ایک شخص شام سے نکلے گا جسکی ننھیال قبیلہ کلب میں ہو گی وہ اپنا لشکران (بنی ہاشم کے اس شخص) کے خلاف مقابلے کے لئے روانہ کریگا اللہ تعالیٰ اس لشکر کو شکست دیگا جسکے نتیجے میں ان پر آفت آئیگی۔ یہی ''کلب'' کی جنگ ہے۔ وہ شخص خسارہ میں رہے گا جو ''کلب'' کی غنیمت سے محروم رہا۔ پھر وہ (مہدی) خزانوں کو کھول دینگے اور مال تقسیم کریں گے اور اسلام دنیا میں مستحکم ہو جائے گا وہ اس طرح سات یا نو سال رہینگے۔ اس روایت کو طبرانی نے الاوسط میں روایت کیا ہے۔ اور اسکے تمام راوی صحیح ہیں۔ (مجمع الزوائد ج۷ص ۳۱۵)

ابوداؤد کی روایت میں ان الفاظ کا اضافہ ہے ''پھر وہ (مہدی) وفات پا جائیں گے اور لوگ ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے۔ فائدہ ا: بنی ہاشم کے وہ شخص جن کے ہاتھ پر بیعت کی جائے گی وہ محمد ابن عبداللہ ہونگے جو مہدی کے لقب سے مشہور ہونگے۔

طبرانی کی دوسری روایت میں ہے کہ بیعت کرنے والوں کی تعداد میدانِ بدر کے صحابہ کے برابر یعنی تین سو تیرہ ہوگی۔ (المعجم الاوسط ج:۹ص:۱۷۶)

فائدہ۲: حدیث میں لفظ ''مدینہ'' سے مراد اگر مدینہ منورہ ہے تو وفات پانے والا حکمران سعودیہ کا ہی ہوگا جسکے بعد اسکے جانشین پر اختلاف ہوگا۔اور امیر مہدی مدینہ منورہ سے مکہ آجائینگے (اختلاف سے بچنے کے لئے)۔اور اگر لفظِ مدینہ سے مراد شہر ہے تو پھر کسی اور ملک کا شہر بھی ہوسکتا ہے، جہاں کے حکمران کے مرنے کے بعد اختلاف ہوگا۔[1]

فائدہ۳: حضرت مہدی کی بیعت کی خبر ملتے ہی ایک لشکر انکے خلاف نکلے گا۔اس کا مطلب یہ ہے کہ کفار حضرت مہدی کے انتظار میں ہونگے اور اپنے جاسوسوں کے ذریعے حرم شریف کی خبریں رکھتے ہونگے۔اس روایت میں صرف اتنا ذکر ہے کہ لشکر بھیجنے والے کی ننھیال بنوکلب میں ہوگی۔اس کی تشریح کرتے ہوئے تورپشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''جب سفیانی حضرتِ مہدی سے اختلاف کرے گا تو انکے خلاف اپنی ننھیال والوں سے مدد طلب کرے گا۔'' (عون المعبود)

اس کا مطلب یہ ہے کہ اس وقت بنوکلب بھی عرب کے کسی ملک پر حکمراں ہونگے۔اور اسلام کے دشمن ہونگے۔

طبرانی کی ہی دوسری روایات میں اس شخص کے بارے میں یہ آیا ہے کہ اس کا تعلق قریش سے ہوگا۔اور بعض دیگر روایات میں ہے کہ وہ سفیانی کے نام سے مشہور ہوگا۔اس کا ذکر ہم آگے کریں گے۔

ف۴: بیدا شام میں بھی ہے اور ایک بیداء اردن میں ہے۔لیکن شارح مسلم امام نوویؒ کے مطابق یہاں بیدا سے مراد مدینہ منورہ والا بیدا ہے۔ جو ذو الحلیفہ کے قریب ہے۔یہ بیدا (Bayda) مدینہ منورہ سے تقریباً تین سو کلومیٹر کے فاصلے پر اردن کی جانب ہے۔اور نقشے کے اندر اس بیداء کے مقام پر آتش فشاں (Volcano) دکھایا گیا ہے۔

جب پہلا لشکر بیداء میں دھنس جائے گا تو اسکے بعد حضرت مہدی مجاہدین کو لیکر شام کی طرف جائینگے اور وہاں دوسرے لشکر سے قتال کرینگے اور اس کو شکست دینگے۔ اس جنگ کو ہی حدیث میں جنگِ کلب کہا گیا ہے۔اور اس لشکر کے سردار جو سفیانی کے لقب سے مشہور ہوگا اس کو اسرائیل میں بحیرہ طبریہ (Lake of Tiberias) کے قریب قتل کرینگے۔(بحوالہ السنن الواردہ فی الفتن) (دیکھیں نقشہ نمبر۲)

فائدہ۵: ''ابدال'': ابدال اولیا اللہ کے ایک گروہ کو کہتے ہیں۔دنیا میں کل ابدال کی تعداد ستر رہتی ہے۔اس میں سے چالیس ابدال تو شام (سوریا، فلسطین، اردن، لبنان وغیرہ) میں رہتے

---

حاشیہ[1] شرح ابوداؤد عون المعبود

ہیں اور تیس ابدال باقی ملکوں میں رہتے ہیں۔ علامہ سیوطیؒ نے جمع الجوامع میں حضرت علیؓ کی یہ روایت نقل کی ہے" ابدال نے یہ جو درجہ پایا ہے وہ بہت زیادہ نماز روزہ کرنے کی وجہ سے نہیں پایا ہے، اور نہ ان عبادتوں کی وجہ سے ان کو تمام لوگوں سے ممتاز کیا گیا ہے، بلکہ انھوں نے اتنا اعلیٰ درجہ اپنی سخاوت، نفس (دریا دلی)، سلامتی دل، اور مسلمانوں کی خیر خواہی رکھنے کی وجہ سے پایا ہے۔

ایک اور حدیث میں حضرت معاذ ابن جبلؓ سے منقول ہے" جس شخص میں تین صفتیں یعنی رضاء بالقضاء (تقدیر پر راضی رہنا)، ممنوعہ چیزوں سے مکمل بچنا، اور خدا کے دین کی خاطر غصہ کرنا پائی جائیں اس کا شمار ابدال کی جماعت میں ہوتا ہے۔ (بحوالہ مظاہر حق جدید ج:۵ ص:۴۳، ۴۴ مطبوعہ دارالاشاعت کراچی)

فائدہ ٦: "عصائب": عصائب بھی اولیاء اللہ کے ایک گروہ کا نام ہے۔

## سفیانی کون ہے

عَن عبدِ اللهِ بْنِ الْقِبْطِيَةِ قَالَ دَخَلْتُ أنا وَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ على أمِّ سَلْمَةَ فَقَالَ حَدِّثِنِی عَنْ جَيْشِ الْخَسْفِ فَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ يَخْرُجُ السُّفْيَانِيُّ بِالشَامِ فَيَسِيرُ إلى الْكُوفَةِ فَيَبْعَثُ جَيْشاً إلى الْمَدِينَةِ فَيُقَاتِلُونَ مَاشَاءَ اللهُ حَتىٰ يُقْتَلَ الْحَبَلُ فِي بَطْنِ أمِّهِ وَيَعُوذُ عَائِذٌ من وَلَدِ فَاطِمَةَ او قَالَ مِنْ وَلَدِ عَلِيٍّ بِالْحَرَمِ فَيَخْرُجُونَ إلَيْهِ فَإذا كانوا بِبَيْدَاءٍ مِنَ الْأرْضِ خُسِفَ بِهِم غَيْرُ رَجُلٍ يُنْذِرُ النَّاسَ (علل بن حاتم ج:۲ ص:۴۲۵)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن قبطیہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں اور حضرت حسن ابن علیؓ ام المؤمنین ام سلمہؓ کے پاس تشریف لے گئے، تو حضرت حسنؓ نے فرمایا (اے ام المؤمنین) آپ مجھے دھنس جانے والے لشکر کا حال بیان کیجئے۔ تو ام المؤمنین ام سلمہؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ سفیانی کا خروج شام (موجودہ دور کا اردن، فلسطین، اسرائیل شام، لبنان۔ راقم) میں ہوگا۔ پھر وہ کوفہ کی جانب روانہ ہوگا تو مدینہ منورہ کی جانب ایک لشکر روانہ کریگا، چنانچہ وہ لوگ وہاں لڑائی کریں گے جب تک اللہ چاہے، حتیٰ کہ ماں کے پیٹ میں موجود بچے کو بھی قتل کر دیا جائے گا، اور (اس انتشار کی صورت میں) حضرت فاطمہؓ کی اولاد میں سے یا فرمایا کہ حضرت علی کی اولاد میں سے ایک پناہ لینے والا حرم شریف میں پناہ لے گا، لہٰذا (اس کو پکڑنے کے لئے) وہ لشکر والے اسکی طرف نکلیں گے، تو جب یہ لوگ مقامِ

بیداء میں پہنچیں گے تو ان سب کو زمین میں دھنسا دیا جائیگا، سوائے ایک شخص کے جو لوگوں کو ڈرایگا۔

نعیم ابن حماد نے ''کتاب الفتن'' میں یہ روایت نقل کی ہے ''ہم سے عبداللہ بن مروان نے بیان کیا، انھوں نے ارطاۃ سے، ارطاۃ نے تبیع سے تبیع نے کعب سے روایت کی ہے کعب نے فرمایا عبداللہ ابن یزید عورت کی مدتِ حمل کے برابر حکوت کرے گا، اور وہ الازہر ابن الکلبیہ ہے یا الزہری بن الکلبیہ ہے جو سفیانی کے نام سے مشہور ہوگا۔

حضرت کعب سے روایت ہے فرمایا سفیانی کا نام عبداللہ ہوگا۔ (کتاب الفتن نعیم ابن حماد ج:۱ ص:۲۷۹)

کتاب الفتن ہی کی روایت ہے کہ سفیانی کا خروج مغربی شام میں ''اندرا نامی جگہ سے ہوگا (ج:۱ص:۲۷۸)

فائدہ: ''اندر'' (Indur) اس وقت شمالی اسرائیل کے ضلع الناصرہ (Nazareth) کا ایک قصبہ ہے۔ اسرائیل نے اس پر 24 مئی 1948 میں قبضہ کر لیا تھا۔

شرح مشکوۃ مظاہر حق جدید میں یہ روایت نقل کی گئی ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ سفیانی (جو آخر زمانہ میں شام کے علاقے پر قابض ہوگا) نسلی طور پر خالد ابن یزید ابن معاویہ ابن ابوسفیان اموی کی پشت سے تعلق رکھتا ہوگا۔ وہ بڑے سر اور چیچک زدہ چہرے والا ہوگا۔ اس کی آنکھ میں ایک سفید دھبہ ہوگا، دمشق کی طرف اس کا ظہور ہوگا اس کے ساتھ قبیلہ کلب کے لوگوں کی اکثریت ہوگی، لوگوں کا خون بہانا اس کی خاص عادت ہوگی یہاں تک کہ حاملہ عورتوں کے پیٹ چاک کر کے بچوں کو بھی ہلاک کر دیا کرے گا، وہ جب حضرت مہدی کے خروج کی خبر سنے گا تو ان سے جنگ کرنے کے لئے لشکر بھیجے گا۔ (بحوالہ مظاہر حق جدید ج۵ ص۴۳)

فائدہ: مظاہر حق نے اس روایت کو صحیح کہا ہے۔

ان روایات کے علاوہ دیگر روایات سے یہ پتہ چلتا ہے کہ یہ سفیانی حضرت مہدی سے کچھ پہلے شام، اردن فلسطین میں کسی جگہ ہوگا۔ ''فیض القدیر'' میں ہے کہ ''ابتدا میں وہ بہت متقی پرہیز گار اور انصاف کرنے والے حکمران کے طور پر سامنے آئیگا حتی کہ شام کے اندر مسجدوں میں اس کا خطبہ پڑھا جائے گا۔ پھر جب مضبوط ہو جائے گا تو اسکے دل سے ایمان نکل جائے گا اور ظلم اور بد اعمالیوں کا ارتکاب کرے گا''۔[۱]

---

[۱] حاشیہ فیض القدیر ج:۴ ص:۱۲۸

اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کو مسلمانوں کے اندر عظیم رہنما اور ہیرو بنا کر پیش کیا جائے گا۔جیسا کہ باطل تو تیں ہمیشہ کیا کرتی ہیں۔اور جیسا کہ بعض روایات میں آیا ہے کہ وہ اہلِ مغرب سے جنگ کریگا اور انکو شکست دیدگا۔تو ممکن ہے اس کا یہ جنگ کرنا بھی ایک ڈرامہ ہوتا کہ عالمِ اسلام کے اندر اسکو فاتح اور عظیم رہنما بنا دیا جائے۔

اسکے بعد وہ اپنے اصل روپ میں آئے گا اور مسلمانوں کے خلاف دو لشکر روانہ کریگا ایک لشکر مدینہ منورہ کی جانب اور دوسرا مشرق کی جانب۔یہ لشکر مدینہ منورہ میں تین دن تک لوٹ مار کریگا پھر یہ لشکر مکہ مکرمہ کی جانب جائیگا جب یہ بیداء کے مقام پر آئیگا تو اللہ تعالیٰ حضرت جبریل علیہ السلام کو اس لشکر کو دھنسانے کا حکم دینگے چنانچہ یہ لشکر زمین میں دھنس جائیگا۔اور دوسرا لشکر بغداد کی طرف جائے گا اور یہ لشکر بھی لوٹ مار اور قتلِ عام کریگا[1] جو اس کی مخالفت کریگا اس کو قتل کر دیا کریگا، حتیٰ کہ حاملہ عورتوں کے پیٹ چاک کر کے بچوں کو بھی قتل کر دیگا[2]۔

نعیم ابن حماد کی کتاب الفتن کی بعض روایات سے پتہ چلتا ہے کہ سفیانی خراسان کے مجاہدین اور عرب مجاہدین کے خلاف بھی لشکر بھیجے گا۔

## نفس زکیہ کی شہادت

مُجاھدٌ قال حدّثنی فُلانُ رَجُلٍ مِنْ أصْحابِ النَّبِیِّ ا انّ الْمَھْدِیَّ لا یَخرُجُ حتیٰ تُقتَلَ النَّفسُ الزَّکِیَّةُ فإذا قُتِلَتْ النَّفسُ الزَّکِیَّةُ غَضِبَ عَلَیھِم مَنْ فِی السَّماءِ ومَنْ فِی الأرضِ فَاتی النَّاسُ الْمَھْدِیَّ فزَفُّوهُ کَما تُزَفُّ العَرُوسُ اِلیٰ زَوْجِھا لَیْلَةَ عُرْسِھَا وَھُوَ یَمْلأ الأرضَ قِسطاً وَعَدْلاً وتُخرِجُ الأرضُ نَباتَھا وتُمطِرُ السَّماءُ مَطَرَھا وتَنعَمُ أمّتی فی وِلایتِهِ نَعمةً لَم تَنعَمُھا قَطُّ . (مصنف ابن ابی شیبہ ج:۷ ص:۵۱۴)

ترجمہ:۔امام مجاہد فرماتے ہیں کہ مجھ سے نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی نے یہ بیان کیا کہ مہدی اس وقت تک نہیں آئینگے جب تک نفس زکیہ کو قتل نہیں کر دیا جاتا۔چنانچہ جب نفس زکیہ قتل کر دیے جائیں گے تو زمین و آسمان والے ان قاتلوں پر غضبناک ہونگے ،اسکے بعد لوگ حضرت مہدی کے پاس آئیں گے اور انہیں نئی دلہن کی طرح منائیں گے جیسے اسکو حجلہ عروسی میں لے جایا جاتا ہے۔وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دینگے۔زمین اپنی پیداوار کو اگا دے گی اور آسمان خوب

حاشیہ [1] تفسیر قرطبی ج:۱۴ ص:۳۱۵

حاشیہ [2] مستدرک ج:۴ ص:۵۶۵

برسے گا اور انکے دور خلافت میں امت ایسی خوشحال ہوگی کہ اس سے پہلے کبھی نہ ہوئی گی۔

فائدہ:۔ نفس زکیہ کو شہید کردیا جائیگا۔ ان کا خدا کے ہاں محبوب ہونا اس قدر ہے کہ انکی شہادت پر زمین و آسمان والے غضبناک ہونگے۔ نیز وہ اہل ایمان کے ہاں بھی بہت مقبول ہونگے۔

اس روایت میں آپ ﷺ نے اس وقت کے اہل ایمان کو تسلی دی ہے کہ کتنی ہی محبوب ہستی کیوں نہ شہید کردی جائے اسکی وجہ سے اپنا مشن نہیں چھوڑنا بلکہ منزل کی طرف بڑھتے رہنا۔ کیونکہ بڑی چیزوں کو حاصل کرنے کیلئے قربانیاں بھی بڑی ہی دینی پڑتی ہیں اور اس مشن کیلئے کائنات کا قیمتی ترین لہو بھی زمین پر گروایا گیا ہے۔ میرے پیارے آقا ﷺ نے اپنا دندان مبارک شہید کرادیا ہے آپکے پیارے نواسوں کو اسی راہ میں قربان ہونا پڑا ہے۔

مجاہدین کو یہ ذہن میں رکھنا چاہئے کہ خواہ کتنی ہی محبوب ہستی آپ سے جدا ہو جائے بہت جلد آپ بھی تو انکے پاس پہنچنے والے ہیں۔ اور پھر اپنے رب سے ملاقات، حوروں کی محفلیں تو سب مجاہدین ہی کو اچھی لگتی ہیں خواہ وہ بڑے ہوں یا چھوٹے۔ ہاں البتہ یہ دعا ضرور کرتے رہیں کہ یا اللہ تو اپنے دشمنوں کو اپنے دوستوں پر اب ہنسنے کا موقع نہ دینا۔ (آمین)

## آپ ﷺ کی پیشن گوئیاں اور مسلمانوں کی ذمہ داریاں

شاہ مصر کے خواب کی تعبیر جب حضرت یوسف علیہ السلام نے بیان فرمائی کہ تم پر سات سال قحط آئے گا تو اس قحط سے نمٹنے کی منصوبہ بندی کے لیے بھی فرمادیا۔ چنانچہ شاہ مصر نے اس پر عمل کرکے اپنی رعایا کو تباہی سے بچالیا۔ اس امت کے امام محمد عربی ﷺ چودہ سو سال پہلے خبر دے رہے ہیں کہ دیکھو فلاں فلاں مسلم ممالک پر ایسے حالات آئینگے لہذا پہلے ہی سے اس کے بارے میں منصوبہ بندی کرکے رکھنا لیکن مسلمان اپنے پیارے نبی ﷺ کی باتوں کو نہیں مانتے۔ بلکہ غفلت کی دنیا کے باسی تو اسکو تقدیر کا لکھا کہہ کر اپنی نااہلی کا کھلا مظاہرہ کرتے ہیں۔ حالانکہ اگر آج مغربی میڈیا یہ اعلان کردے کہ فلاں شہر میں سمندری طوفان آنے والا ہے یا فلاں علاقہ تباہ ہونے والا ہے لہذا چوبیس گھنٹے کے اندر شہر خالی کردیا جائے تو آپ دیکھیں گے کہ شہر میں ان کا ایک کتا بھی نظر نہیں آئے گا۔ اور اس وقت اس طرح موت کے خوف سے بھاگیں گے جیسے لکھی ہوئی موت کو بھی ٹال سکتے ہوں۔ لیکن کیا وجہ ہے کہ آقائے مدنی ﷺ کی احادیث سننے کے بعد بھی مسلمانوں میں کوئی بیداری پیدا نہیں ہورہی؟

## جنگِ عظیم میں مسلمانوں کا ہیڈ کوارٹر

عن أبي الدَرْداءِ أنَّ رسولَ اللهِ ﷺ قال اِنَ فُسْطاطَ المُسْلِمينَ يَومَ المَلْحَمَةِ الكُبْرىٰ بالغُوطَةِ اِلىٰ جانِبِ مَدينَةٍ يُقالُ لَها دِمَشْقُ مِن خيرِ مَدائِنِ الشّام . (سنن ابو داؤد ج:۴ ص:۱۱۱۔ مستدرک ج:۴ ص:۵۳۲، المغنی لابن قدامہ ج:۹ ص:۱۶۹)

ترجمہ: حضرت ابوالدرداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنگِ عظیم کے وقت مسلمانوں کا خیمہ (فیلڈ ہیڈ کوارٹر) شام کے شہروں میں سب سے اچھے شہر دمشق کے قریب ''الغوطہ'' کے مقام پر ہوگا۔ حاکم نے اس روایت کو صحیح کہا ہے۔

فائدہ: الغوطہ (Al ghutah) شام کے دارالحکومت دمشق سے مشرق میں تقریباً ساڑھے آٹھ کلومیٹر ہے۔ یہاں کا موسم عموماً گرم اور خشک رہتا ہے۔ جولائی میں کم سے کم درجہ حرارت 16.5 ڈگری سینٹی گریڈ اور زیادہ سے زیادہ 40.4 ڈگری رہتا ہے۔ جبکہ جنوری میں کم سے کم درجہ حرارت 9.3 ڈگری اور زیادہ سے زیادہ 16.5 ڈگری رہتا ہے۔ یہاں پانی اور درخت وغیرہ وافر مقدار میں موجود ہیں۔

## حضرت مہدی کی قیادت میں لڑی جانے والی جنگیں

حضرتِ مہدی کے دور میں لڑی جانے والی جنگوں میں ایک بات ذہن میں رکھنی چاہئے کہ حضرتِ مہدی کے وقت جنگِ عظیم ہوگی۔ یعنی حق اور باطل کا آخری معرکہ ہوگا جس میں دونوں فریقوں میں سے کوئی بھی اس وقت تک پیچھے نہیں ہٹے گا جب تک اس کی قوت ختم نہ ہو جائے۔ لہٰذا یہ جنگِ عظیم کئی بڑی جنگوں پر مشتمل ہوگی۔ نیز یہ صرف حضرت مہدی کے علاقے تک ہی محدود نہیں ہوگی بلکہ یہ جنگ بیک وقت کئی محاذوں پر چل رہی ہوگی۔ جن میں ایک محاذ تو وہ ہوگا جس پر خود حضرتِ مہدی کمانڈ کر رہے ہونگے۔ دوسرا بڑا محاذ فلسطین کا ہوگا، تیسرا عراق کا ہوگا جس کو حدیث میں دریائے فرات والا محاذ کہا گیا ہے۔ ایک اور بڑا محاذ ہندوستان کا ہوگا۔ اس کے علاوہ بھی کئی چھوٹے محاذ ہو سکتے ہیں۔

البتہ ان تمام محاذوں کی مرکزی کمانڈ دمشق کے قریب الغوطہ کے مقام پر حضرتِ مہدی کے ہاتھ میں ہوگی۔ اور ہر محاذ کے کمانڈر سے حضرت مہدی کا رابطہ ہوگا۔

عسکری امور پر نظر رکھنے والے اس کو آسانی سے سمجھ سکتے ہیں۔ کیونکہ آج بھی مجاہدین اسی طرح دشمن کے ساتھ جنگ کر رہے ہیں۔ مرکزی کمانڈ کہیں ایک جگہ ہے اور انکے تحت جگہ جگہ

مجاہدین دشمن پر یلغار کر رہے ہیں۔ لہذا ان باتوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے آنے والی احادیث کا مطالعہ کرنا چاہئے۔ نیز یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ان جنگوں کا بیان کرتے وقت نبی کریم ﷺ نے کبھی تو پوری کی پوری تاریخ چند الفاظ میں بیان کر دی ہے اور کہیں تھوڑی تفصیل اور کبھی بہت تفصیل بیان کی ہے۔ اسلئے بعض دفعہ واقعات کی ترتیب میں تضاد (Cntradiction) محسوس ہوتا ہے حالانکہ حقیقت میں تضاد نہیں ہوتا۔

## رومیوں سے صلح اور جنگ

عَن ذِی مِخبَرٍ قالَ سَمِعتُ رسولَ اللہ ﷺ یَقُولُ سَتُصَالِحُونَ الرومَ صُلحاً اٰمِناً ، فَتَغزُونَ اَنتُم وَھُم عَدُوّاً مِن وَرَائِکُم ، فَتُنصَرُونَ وَتَغنَمُونَ وَتَسلَمُونَ ثُمَّ تَرجِعُونَ حَتیٰ تَنزِلُوا بِمَرجٍ ذِی تُلُولٍ فَیَرفَعُ رَجُلٌ مِن اَھلِ النَّصرانِیَّۃِ الصَّلِیبَ فَیَقُولُ غَلَبَ الصَّلِیبُ ، فَیَغضِبُ رَجُلٌ مِنَ المُسلِمِینَ فَیَدُقُّہٗ، فَعِندَ ذٰلِکَ تَغدِرُ الرُّومُ وَتَجمَعُ لِلمَلحَمَۃِ. (مشکوۃ باب الملاحم فصل ثانی رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: حضرت ذی مخبر (نجاشی کے بھتیجے) سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ تم اہل روم سے امن کی خاطر صلح کرو گے پھر تم اور وہ اپنے ایک عقب کے دشمن سے جنگ کرو گے پھر تمہاری مدد کی جائے گی اور تمہیں مال غنیمت حاصل ہوگا اور تمہارا بچاؤ ہو جائیگا پھر واپس لوٹو گے حتی کہ تم سرسبز سطح مرتفع (Plateau) زمین میں اتر جاؤ گے پھر ایک عیسائی صلیب بلند کرے گا اور کہے گا کہ صلیب غالب آ گئی پھر مسلمانوں میں سے ایک شخص غضبناک ہو جائیگا اور وہ اس صلیب کو توڑ ڈالے گا جس پر اہل روم عہد ومعاہدے کو بالائے طاق رکھ کر جنگ کیلئے متحد ہو جائیں گے اہل ایمان بھی اپنا اسلحہ لیکر اٹھیں گے اور جنگ کرینگے اور اس جماعت کو اللہ تعالیٰ اعزازِ شہادت سے سرفراز فرمائینگے۔

صحیح ابن حبان اور مستدرک کی روایت میں ان الفاظ کا اضافہ ہے ''پھر رومی اپنے بادشاہ سے کہیں گے کہ ہم عرب والوں کے لئے آپ کی جانب سے کافی ہیں، چنانچہ وہ جنگِ عظیم کے لئے اکٹھے ہونگے اور اسی جھنڈوں کے تحت آئیں گے اور ہر جھنڈے کے تحت بارہ ہزار سپاہی ہونگے۔ (مستدرک وصحیح ابن حبان)

ف ا:۔ ''سرسبز سطح مرتفع'' یہ ترجمہ حدیث کے الفاظ مرج ذی تلولٍ '' کا کیا ہے۔ کیونکہ ابوداؤد کی شرح عون المعبود میں ''مَــرج'' کی تشریح سرسبز وسیع زمین اور ذی تلول کی تشریح

موضع مرتفع یعنی بلند جگہ سے کی گئی ہے۔ لیکن اگر یہاں مرج کو لفظی معنیٰ میں لینے کے بجائے جگہ کا نام مراد لیا جائے تو عرب کے خطے میں کئی جگہوں کے نام مرج ہیں۔ جن میں سے تین لبنان میں ہیں۔

اس جنگ کا ذکر حضرت حذیفہؓ والی مفصل حدیث میں بھی آیا ہے جس میں یہ وضاحت ہے کہ یہ جنگ بھی حضرت مہدی کے دور میں ہوگی۔ اور یہ صلح بھی حضرت مہدی کے ساتھ رومی بادشاہ کرے گا۔ لہٰذا اس حدیث کو حضرت مہدی کے خروج سے پہلے کسی اور جنگ کے لئے ثابت کرنا درست نہیں ہے۔

ف ۲: مسلمان اور رومی صلح کرینگے۔ ابھی یہ واضح نہیں کہ عیسائیوں کے کون سے ممالک اس صلح میں شامل ہونگے۔ لیکن ایک بات ضرور ہے کہ اکثر عیسائی ممالک کی حکومتیں اگرچہ اس وقت یہودیوں کے ساتھ یعنی امریکی اتحادی نظر آرہی ہیں لیکن تمام رومن کیتھولک عوام اس میں امریکہ کے ساتھ نہیں ہیں، اور یہی وہ طبقہ ہے جو مسلمانوں کے ساتھ معاہدہ کریگا۔

ف ۳: پھر مسلمان اور رومی مل کر اپنے عقب کے دشمن سے لڑینگے۔ نُعیم ابن حمادؒ نے اپنی کتاب ''کتاب الفتن'' میں حضرت عبداللہ ابن عمروؓ سے روایت نقل کی ہے جس میں اس عقب کے دشمن کی وضاحت آئی ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں'' وتغزون انتم وھم عدواً من وراء القسطنطنیه ''یعنی قسطنطنیہ کے عقب کی جانب کا دشمن۔ (کتاب الفتن نُعیم ابن حماد ج:۲ ص:۴۳۸)۔

اگر آپ دنیا کے نقشے (گلوب) میں عرب اور اٹلی (روم) کو اپنے سامنے رکھیں تو ان دونوں کا عقب تقریباً امریکہ ہی بنتا ہے۔ واللہ اعلم

مسلمان اور رومی ملکر عقب کے دشمن سے جو جنگ کریں گے تو یہ جنگ کہاں ہوگی؟ اس میں یہ ضروری نہیں کہ جنگ دشمن کی سرزمین پر ہی ہو، بلکہ اُس دور کے جو حالات احادیث میں آئے ہیں ان سے یہ پتہ چلتا ہے کہ وہ عقب کا دشمن خود اسی خطے میں پہلے سے موجود ہوگا۔

ف ۴: جنگِ عظیم میں نو لاکھ ساٹھ ہزار رومی (اہل مغرب) شریک ہونگے۔

## جنگِ اعماق اور اسکے فضائل

لا تَقُومُ السَّاعةُ حَتی یَنزِلَ الرومُ بِالأَعماقِ أو بِدابِقَ فَیَخرُجُ اِلیهم جَیشٌ مِنَ المَدِینَةِ مِن خِیارِ أَهلِ الأَرضِ یَومَئِذٍ فَاِذا تَصافُّوا قَالَتِ الرُّومُ خَلُّو بَیْنَنا وَبَیْنَ الَّذِینَ سُبُوا مِنّا نُقاتِلُهم فَیَقُولُ المُسلِمُونَ لا وَاللهِ لا نُخَلِّی بَیْنَکُم وَبَیْنَ اِخوانِنا

فَتُقَاتِلُونَهُم فَيَنهَزِمُ ثُلُثٌ لَا يَتُوبُ اللّٰهُ عَلَيهِم اَبَداً وَيُقتَلُ ثُلُثُهُم وَ هُم اَفضَلُ الشُّهَدَاءِ عِندَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَيَفتَتِحُ الثُّلُثُ لَا يُفتَنُونَ اَبَداً فَيَفتَتِحُونَ قُسطُنطُنِيَةَ فَبَينَمَا هُم يَقتَسِمُونَ الغَنَائِمَ قَد عَلَّقُوا سُيُوفَهُم بِالزَّيتُونِ اِذ صَاحَ فِيهِم الشَّيطَانُ اِنَّ المَسِيحَ قَد خَلَفَكُم فِي اَهلِيكُم فَيَخرُجُونَ وَذٰلِكَ بَاطِلٌ فَاِذَا جَاؤُا الشَّامَ خَرَجَ فَبَينَمَا هُم يُعِدُّونَ لِلقِتَالِ وَيُسَوُّونَ الصُّفُوفَ اِذ اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَيَنزِلُ عِيسَى بنُ مَريَمَ فَاَمَّهُم فَاِذَا رَآهُ عَدُوُّ اللّٰهِ ذَابَ كَمَا يَذُوبُ المِلحُ فِي المَاءِ فَلَو تَرَكَهُ لَا نذَابَ حَتّٰى يَهلِكَ وَلٰكِن يَقتُلُهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِيَدِهِ فَيُرِيهِم دَمَهُ فِي حَربَتِهِ. (مسلم ج:۴ص:۲۲۲۱/ابن حبان ج:۱۵ ص:۲۲۴)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ''قیامت سے پہلے یہ واقعہ ضرور ہو کر رہیگا کہ اہل روم اعماق یا دابق کے مقام پر پہونچ جائینگے انکی طرف ایک لشکر ''مدینہ'' سے پیش قدمی کریگا جو اس زمانہ کے بہترین لوگوں میں سے ہوگا۔ جب دونوں لشکر آمنے سامنے صف بستہ ہونگے تو رومی (مسلمانوں سے) کہیں گے تم ہمارے اور ان لوگوں کے درمیان سے ہٹ جاؤ جو ہمارے لوگوں کو قید کر کے لائے ہیں ہم انہی سے جنگ کرینگے مسلمان کہیں گے نہیں اللہ کی قسم ہم ہرگز تمہارے اور اپنے بھائیوں کے درمیان سے نہیں ہٹیں گے۔ اس پر تم ان سے جنگ وگے۔ اب ایک تہائی مسلمان تو بھاگ کھڑے ہونگے۔ جنکی توبہ اللہ کبھی قبول نہ کریگا۔ اور ایک تہائی مسلمان شہید ہو جائیں گے جو اللہ کے نزدیک افضل الشہداء ہونگے۔ باقی ایک تہائی فتح حاصل کرینگے۔ (لہذا) یہ آئندہ ہر قسم کے فتنے سے محفوظ ہو جائینگے۔ اسکے بعد یہ لوگ قسطنطنیہ کو فتح کرینگے (ایک اور روایت میں روم بھی فتح کرنے کا ذکر ہے۔ راقم) اور اپنی تلواریں زیتون کے درخت پر لٹکا کر ابھی مال غنیمت تقسیم کر رہے ہونگے کہ شیطان ان میں چیخ کر یہ آواز لگائے گا کہ مسیح دجال تمہارے پیچھے تمہارے گھروں میں گھس گیا ہے۔ یہ سنتے ہی یہ لشکر روانہ ہو جائیگا اور یہ خبر اگر چہ غلط ہوگی لیکن جب یہ لوگ شام پہنچیں گے تو دجال واقعی نکل آئیگا۔ ابھی مسلمان جنگ کی تیاری اور صفیں سیدھی کرنے میں ہی مشغول ہونگے کہ نماز فجر کی اقامت ہو جائیگی اور فوراً بعد ہی عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نازل ہو جائیں گے اور مسلمانوں کے امیر کو انکی (مسلمانوں) امامت کا حکم فرمائیں گے۔ اللہ کا دشمن (دجال) عیسیٰ کو دیکھ کر اس طرح گھلنے لگے گا جیسے پانی میں نمک گھلتا ہے۔ چنانچہ وہ اگر اسکو چھوڑ بھی دیتے تو وہ اسی طرح گھل کر ہلاک ہو جاتا لیکن اللہ تعالیٰ اسکو انہی کے ہاتھ سے قتل کرائیگا۔ اور وہ لوگوں کو اسکا خون دکھلائینگے جو انکے نیزے میں لگ گیا ہوگا۔

ف ۱:۔اعماق اور دابق شام کے شہر حلب کے قریب دو جگہوں کے نام ہیں۔(شرح مسلم نووی)

## ف ۲: دابق (اعماق) کا جغرافیہ اور موسم

دابق شام کے شہر حلب سے شمال میں تقریباً پینتالیس (45) کلومیٹر کے فاصلہ پر ترکی کی سرحد کے قریب ایک چھوٹا سا گاؤں ہے۔ ترکی کی سرحد یہاں سے تقریباً چودہ کلومیٹر دور ہے۔ اس کے قریب بڑا قصبہ عزاز (A'zaz) ہے۔اور عمق (اعماق) بھی دابق کے قریب ہی ہے۔

دابق کا عرض البلد 31 36 شمالی اور طول البلد 16 37 مشرق ہے۔ جولائی کے مہینے میں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 40.4 ڈگری اور کم سے کم 26 ڈگری سینٹی گریڈ رہتا ہے۔اور جنوری میں کم سے کم منفی 0.4 ڈگری اور زیادہ سے زیادہ 9.2 ڈگری ہوتا ہے۔سطح سمندر سے اس علاقے کی اونچائی پچاس میٹر سے کم ہے۔(دیکھیں نقشہ نمبر ۳)

فائدہ:۔۳۔ کفار اپنے قیدی مانگیں گے۔یہاں قیدیوں سے کون سے قیدی مراد ہیں؟ کیا وہ مسلمان قیدی جن کو کافروں نے گرفتار کیا پھر مجاہدین انکو کافروں کے قبضے سے چھڑا لائے؟ یا پھر وہ کافر قیدی جنکو مجاہدین نے گرفتار کرلیا ہوگا اور کفار اپنے قیدیوں کا مطالبہ کرینگے اور صرف انہیں مجاہدین سے لڑنا چاہیں گے جنھوں نے انکے لوگوں کو گرفتار کرلیا ہوگا؟

محدثین کے نزدیک یہاں دونوں صورتیں ہوسکتی ہیں۔البتہ اکثر محدثین کے نزدیک یہاں پہلی صورت مراد ہے۔

چنانچہ مسلمانوں کے امیر ان مسلمانوں کو کافروں کے حوالے کرنے سے انکار کردینگے۔ کیونکہ کسی مسلمان کو کافروں کے حوالے کرنا اسلام میں جائز نہیں۔ممکن ہے وہاں بھی نام نہاد دانشور یہ کہیں کہ چند لوگوں کی وجہ سے سب کو مروانا کہاں کی عقلمندی ہے۔؟

فائدہ ۴: مذکورہ حدیث میں ہے کہ مسلمانوں کا لشکر "مدینہ" سے خروج کریگا۔مدینہ سے مراد مدینہ منورہ بھی ہوسکتا ہے اور اگر اسکے لفظی معنی مراد میں تو پھر اس سے مراد شام کا شہر دمشق (الغوطہ) بھی ہوسکتا ہے کیونکہ جنگِ عظیم میں مسلمانوں کا مرکز دمشق کے قریب الغوطہ کے مقام پر ہوگا۔

نعیم ابن حماد نے اپنی "کتاب الفتن" میں اس جنگ کے بارے میں ایک طویل روایت نقل کی ہے جس کا ایک حصہ یہ ہے: (وہ رومی معاہدہ شکنی کرنے کے بعد متحد ہوکر سمندر کے راستے آئیں گے) "اور شام (سیریا اردن فلسطین لبنان) کے تمام سمندر اور زمینی حصے پر قبضہ کرلیں

گے، صرف دمشق اور معتق بچیں گے اور بیت المقدس کو تباہ کر دیں گے۔ راوی کہتے ہیں اس پر عبد اللہ ابن مسعودؓ نے دریافت کیا یا رسول اللہ! دمشق میں کتنے مسلمان آسکتے ہیں؟ راوی کہتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے دمشق ہر آنے والے مسلمان کے لئے اس طرح وسیع ہو جائے گا جس طرح رحمِ مادر (وقت کے ساتھ ساتھ) بچے کے لئے وسیع ہو جاتا ہے۔ پھر میں نے پوچھا یا رسول اللہ اور یہ معتق کیا ہے؟ فرمایا شام کا ایک پہاڑ ہے جو حمص کے دریائے ''ارنط'' (Orontes) کے کنارے ہے۔ چنانچہ مسلمانوں کے اہل وعیال (اس وقت) معتق (یعنی پہاڑ) کے اوپر ہونگے، اور مسلمان دریائے ارنط کے کنارے ہونگے۔ الحدیث (الفتن نعیم ابن حماد ج:۱ ص:۴۱۸)

## تمہاری داستاں تک نہ ہوگی داستانوں میں

نبی کریم ﷺ کی اس پیشن گوئی کا مطالعہ کرنے کے بعد اگر شام اور لبنان کا نقشہ اٹھا کر دیکھا جائے تو سوئے ہوئے مسلمانوں کو بیدار ہو جانا چاہئے۔ شام کی اس وقت صورتِ حال یہ ہے کہ ایک طرف عراق ہے جہاں کفر کا متحدہ لشکر قابض ہے، مغرب میں لبنان ہے جہاں سے شامی فوج کے انخلاء کے بعد طرابلس (Tripoli) سے لیکر گولان کی پہاڑیوں تک اسی لشکر کا قبضہ ہو جائے گا۔ حمص کے قریب دریائے ارنط لبنان کی سرحد سے صرف چند کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ البتہ دمشق سے معتق یعنی حمص شہر کے مغربی جانب تک جبلِ لبنان ہے۔

عن عبدِ اللہِ بنِ عمرٍو قال أفضلُ الشُّهداءِ عِندَ اللہِ تعالیٰ شُهَداءُ البَحرِ وَشُهَداءُ أعماقِ أنطاکِيةَ وَشُهَداءُ الدَّجالِ (کتاب الفتن نعیم بن حماد ج:۲ ص:۴۹۳)

حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے انھوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک افضل شہداء بحری جہاد کے شہداء، اعماقِ انطاکیہ کے شہداء اور دجال کے خلاف لڑتے ہوئے مارے جانے والے شہداء ہیں۔

ان جنگوں کے شہداء کے بارے میں ایک روایت میں ان الفاظ کا اضافہ ہے ''چنانچہ وہ ایک تہائی جو اس جنگ میں شہید ہونگے ان کا ایک شہید، شہداء بدر کے دس شہیدوں کے برابر ہوگا، شہداء بدر کا ایک شہید ستر کی شفاعت کرے گا جبکہ ملاحم (ان خطرناک جنگوں) کا شہید سات سو کی شفاعت کرے گا۔'' (کتاب الفتن نعیم ابن حماد ج:۱ ص:۴۱۹)

## فدائی جنگ

فقال اِنَّ السّاعۃَ لا تقومُ حتی لا یُقسَمَ میراثٌ وَلا یُفرحَ بِغنیمۃٍ ثُمّ قال بیدِہٖ ھٰکذا ونحاھا نحوَ الشام فقال عدوٌّ یجمعُون لأھلِ الاسلامِ وَیَجمعُ لَھُم اَھلُ الاسلامِ قُلتُ الرُّومَ تعنی قال نعم وَتکونُ عِندَ ذاکُم القتالِ رَدّۃٌ شدیدۃٌ فیَشترِطُ المُسلِمونَ شُرطۃً لِلموتِ لا ترجعُ اِلاّ غالبۃً فیقتتِلون حتی یَحجُزَ بینَھُمُ اللیلُ فَیفِیءُ ھؤلاءِ وھؤلاءِ کُلٌّ غیرُ غالبٍ و تَفنَی الشُرطۃُ ثم یشترط المسلمون شرطۃ للموت لا ترجع الا غالبۃ فیقتتلون حتی یحجز بینھم اللیل فیفیء ھؤلاء وھؤلاء کل غیر غالب وتفنی الشرطۃ ثم یشترط المسلمون شرطۃ للموت لافیقتتلون حتی یُمسُوا فیفیء ھؤلاء وھؤلاء کل غیر غالب وتفنی الشرطۃ فاذا کانَ یومُ الرّابعِ نَھَدَ اِلیھم بقیّۃُ أھلِ الاسلامِ فیَجعلُ اللّٰہُ الدَّبرۃَ علیھم فیَقتُلون مَقتلۃً اِمّا قال لایُری مِثلُھا و اِما قال لم یُرَ مِثلُھا حتی اِنَّ الطائرَ لَیَمُرُّ بِجنباتِھِم فما یُخلّفُھم حتی یَخِرَّ میتاً فیَتعادُ بَنُو الأبِ کانوا ماۃً فلا یَجِدُونہ بَقِیَ مِنھُم اِلاّ الرَّجُلُ الواحِدُ فبایِّ غَنیمۃٍ یُفرحُ؟ او ایُّ میراثٍ یُقاسَمُ فَبینَماھُم کذٰلک اِذْ سَمِعوا بِبَاسٍ ھو اکبرُ مِن ذلک فجاءَھم الصَّرِیخُ اِنَّ الدّجّالَ قد خلفَھُم فی ذَرارِیھم فیَرفُضونَ ما فی أیدِیھِم وَیُقبِلون فیَبعثُون عشرۃَ فوارِسَ طلیعۃً قال رسولُ اللہِ ﷺ اِنی لأعرِفُ اسمائھُم وَأسماءَ آبائِھم وألوانَ خُیُولِھِم ھُمْ خَیرُ فوارِسَ علی ظَھرِ الأرضِ یومئذٍ او مِن خیرِ فوارِسَ علی ظَھرِ الأرضِ یَومئذٍ ۔ (مسلم شریف ج:۴ ص:۲۲۲۳ مستدرک ج:۴ ص:۵۲۳ مسندابی یعلی ج:۹ ص:۲۵۹)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ نے فرمایا ''قیامت قائم ہونے سے پہلے ایسا ضرور ہوگا کہ نہ میراث کی تقسیم ہوگی نہ مال غنیمت کی خوشی ہوگی۔ (پھر اسکی تشریح کرتے ہوئے) فرمایا شام کے مسلمانوں سے جنگ کرنے کیلئے ایک زبردست دشمن جمع ہو کر آئیگا۔ ان سے جنگ کرنے کے لئے مسلمان بھی جمع ہو جائیں گے راوی کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا دشمن سے آپکی مراد روم والے ہیں تو عبداللہ بن مسعود نے فرمایا ''ہاں''۔ چنانچہ وہاں زبردست جنگ ہوگی۔ مسلمان اپنی فوج سے ایسی جماعت کا انتخاب کرکے دشمن کے مقابلے میں بھیجیں گے جس سے یہ طے کرینگے کہ یا مر جائیں گے یا فتحیاب ہونگے (یعنی فدائی مجاہدین کا دستہ۔ راقم) چنانچہ دونوں میں لڑائی ہوگی۔ حتی

کیا جاسکے۔

## ف نمبر ۳: کیا جنگیں صرف تلواروں سے ہونگی ؟!

شبہ اور اس کی وضاحت :۔ اس حدیث میں جنگ صرف دن میں ہونے کا ذکر ہے رات کو جنگ نہیں ہوگی۔

کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ جنگ تیر اور تلواروں کیساتھ پرانے انداز میں ہو گی؟ کیونکہ رات کو جنگ کا نہ ہونا اسی صورت میں سمجھ میں آتا ہے۔

عوام کے ذہنوں میں یہ بات عام ہے کہ حضرت مہدی کے دور میں جدید ٹیکنالوجی ختم ہوجائیگی اور جنگ تیر و تلوار سے لڑی جائے گی۔ غالباً اس خیال کی بنیاد لفظِ ''سیف'' ہے جو احادیث میں استعمال ہوا ہے۔ سیف کے معنی تلوار کے ہیں۔ لیکن صرف اس کو دلیل بنا کر یہ بات حتمی طور پر نہیں کہی جاسکتی کہ حضرت مہدی کے دور میں تلوار سے جنگ ہوگی۔ کیونکہ لفظِ سیف سے مراد مطلقاً ہتھیار بھی لیا جاسکتا ہے۔ جبکہ اس پر کافی دلائل بھی موجود ہیں۔

ا۔ کئی حدیثوں میں یہ ذکر ہے کہ حضرت مہدی کے دور میں جنگوں میں مرنے والوں کی تعداد بہت زیادہ ہوگی۔ دوسرا ذکر اس بات کا ہے کہ جنگ ایسی ہوگی کہ اس سے پہلے اس طرح کی جنگ نہیں لڑی گئی ہوگی۔

۲۔ دجال کی سواری والی حدیث جس میں اسکی سواری کی تیز رفتاری کا ذکر ہے۔ یہ بھی اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہاں گدھے سے مراد کوئی جدید سواری ہوسکتی ہے۔

۳۔ حضرتِ کعب کی روایت میں کافروں کے ایسے بحری جہازوں کا ذکر ہے کہ اس سے پہلے ایسے بحری جہاز سمندر میں نہیں چلے ہونگے۔

۴۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی مفصل حدیث میں ہے کہ جنگِ اعماق میں اللہ تعالیٰ کافروں پر فرات کے ساحل سے خراسانی کمانوں کے ذریعے تیر برسائے گا۔ جبکہ اعماق سے دریائے فرات کا قریب ترین ساحل پچھتر (75) کلومیٹر ہے۔ اس طرح اس میں بھی اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہاں کمانوں سے مراد توپ ہوسکتی ہے۔ اسکے علاوہ اس طرح کے کافی اشارات ہیں جن سے

---

حاشیہ: پہلے ایڈیشن میں اس بحث میں مسند احمد کے حوالے سے یہ لکھا گیا تھا کہ مسند احمد کی روایت میں لڑنے والی دونوں جماعتوں کے ختم ہونے کا ذکر ہے۔ اس غلطی کے لئے معذرت خواہ ہیں۔ کیونکہ مسند احمد کی روایت میں بھی لڑنے والی ایک جماعت کے ختم ہونے کا ذکر ہے۔ شکریہ

یہ پتہ چلتا ہے کہ کم از کم دجال کے تباہی پھیلانے تک جدید جنگ کو یکسر مسترد نہیں کیا جاسکتا۔ واللہ اعلم

اب رہا یہ سوال کہ اگر اس وقت موجودہ ٹیکنالوجی ہوگی تو رات کو جنگ نہ ہونے کی کیا وجہ ہوسکتی ہے؟ ممکن ہے وہاں اس وقت صورتِ حال ایسی ہو کہ رات کو کاروائیاں نہ کی جاسکیں۔ اسکی صورت یہ ہوسکتی ہے کہ رات کو ان علاقوں میں نقل وحرکت کرنا ممکن نہ ہو۔ اور ساری کاروائیاں دن کے وقت ہی کی جائیں۔۔ کیونکہ رات کو اپنے ٹھکانوں سے نکلنے کی صورت میں مجاہدین فوراً پہچان لئے جائینگے اور ہدف تک پہونچنے سے پہلے ہی گرفتار ہونے کا خطرہ ہوگا۔ اس کے برخلاف دن کے وقت سارا شہر سڑکوں پر ہوتا ہے اور ہدف تک باآسانی پہنچا جاسکتا ہے۔ نیز دشمن اپنے کیمپوں سے دن کو ہی نکلتا ہے۔

ایسا عموماً ان جنگوں میں ہوتا جو شہری علاقوں میں لڑی جاتی ہیں۔ جیسا کہ آج ہم فدائی کاروائیاں فلسطین وعراق میں دیکھ رہے ہیں کہ مجاہدین اکثر دن میں ہی کاروائیاں کرتے ہیں۔

اس وقت دنیا میں جاری کفر واسلام کے درمیان لڑائی میں دشمن کی موجودہ صورتحال یہ ہے کہ جنگ اس کے ہاتھ سے نکل چکی ہے، اوراب یہ اسکے ہاتھ میں نہیں ہے کہ جنگ کب اور کس جگہ کرنی ہے بلکہ یہ معاملہ اب مجاہدین کے ہاتھ میں ہے۔ وہ جہاں اور جس وقت جنگ چھیڑنا چاہتے ہیں وہاں کاروائیاں شروع کردیتے ہیں، اسکے بعد کسی اور علاقے کی طرف نکل جاتے ہیں۔

حضرتِ مہدی کے دور میں ہونیوالی جنگوں اور ان جنگوں میں مسلمانوں کی قوت کو سامنے رکھ کر اگر جدید عسکری انداز میں اس وقت کی صورتِ حال کو سمجھا جائے تو صورتِ حال کافی حد تک واضح ہوجاتی ہے۔ واللہ اعلم

خلاصہ کلام یہ ہے کہ اپنی طرف سے یہ حتمی رائے قائم کرنا کہ جنگ تلواروں کی ہی ہوگی اور اس رائے کو حدیث کے طور پر بیان کرنا درست نہیں۔ کیونکہ آپ ﷺ کے دور میں تیر و تلوار ہی کے ذریعے جنگ ہوتی تھی، لہٰذا اگر آپ ﷺ کسی ایسی چیز کا بیان کرتے جس کو اس دور میں سمجھنا ممکن نہ تھا، تو لوگوں کے ذہن اصل مقصد سے ہٹ جاتے اور جو بات آپ ﷺ سمجھانا چاہتے تھے لوگوں کا ذہن اس سے ہٹ جاتا۔

ف نمبر۴:۔ آخری دن ایک جنگ کا تذکرہ ہے کہ ایسی جنگ کبھی نہ دیکھی گئی ہوگی۔ ہوسکتا ہے اس جنگ میں کوئی نئی قسم کے ہتھیار استعمال کیے جائیں جو اس سے پہلے استعمال نہ کیے گئے ہونگے۔ اس بات کی طرف مرنے والوں کی کثرت بھی اشارہ کررہی ہے۔

ف ۵: اس جنگ میں فتح کے بعد مجاہدین دو خبریں سنیں گے، پہلی خبر مزید گھمسان کی جنگ کی ہوگی اور دوسری خروجِ دجال کی۔ ظاہراً اس روایت کو پڑھ کر ایسا لگتا ہے کہ دجال اس جنگ کے فوراً بعد نکل آئے گا۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ کیونکہ آگے آنے والی مسلم شریف کی روایت اور دیگر روایات میں یہ وضاحت ہے کہ خروج دجال روم یعنی ویٹیکن سٹی کی فتح کے بعد ہوگا۔ مذکورہ حدیث میں اجمال ہے جس کی تفصیل یہ ہے کہ پہلی خبر ایک خطرناک جنگ کے بارے میں ہوگی۔ یہ وہ جنگ بھی ہوسکتی ہے جو قسطنطنیہ کی فتح کے لئے لڑی جائے گی۔

فائدہ ۶: اس حدیث میں یہ ذکر ہے کہ جب مسلمان دجال کی خبر سنیں گے تو جو کچھ مالِ غنیمت وغیرہ انکے پاس ہوگا وہ سب پھینک دینگے۔ اس بارے میں نعیم ابن حماد نے حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کی روایت نقل کی جس میں یہ تاکید ہے کہ "نبی ﷺ نے فرمایا جو تم میں سے اس وقت وہاں ہو تو اپنے پاس سے کچھ بھی نہ پھینکے، اس لئے کہ اس کے بعد والی جنگوں میں یہ ساز و سامان تمہارے لئے قوت ہوگا۔ (ج:۱ ص:۳۲۱)

## افغانستان کا بیان

حدیث:۔ امام زہریؒ کہتے ہیں کہ مجھے یہ روایت پہنچی ہے کالے جھنڈے خراسان سے نکلیں گے تو جب وہ خراسان کی گھاٹی سے اتریںگے تو اسلام کی طلب میں اتریں گے کوئی چیز ان کے آڑے نہیں آئے گی سوائے اہل عجم کے جھنڈوں کے جو مغرب سے آئیں گے۔ (کنز العمال ۱۱/۱۶۲)

فائدہ: یعنی اللہ کی زمین پر اللہ کا نظام نافذ کرنے کے علاوہ ان کا کوئی ذاتی مفاد نہ ہوگا لہذا ابلیسی قوتیں کہاں برداشت کریں گی، سو ان کے مقابلے کیلئے تمام کفر جمع ہو جائیگا۔ لیکن جیسا کہ آگے آنے والی حدیث میں بتایا گیا ہے کہ کوئی ان کا راستہ نہ روک سکے گا۔

**عن ابی هریرةؓ مَرْفُوعاً اِذا اَقْبَلَتِ الرَّايَاتُ السُّوْدُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ فَلا يَرُدُّهَا شَیْءٌ حَتّٰى تُنْصَبَ بِاِيلِيَاء۔** (ترمذی۔ مسند احمد)

ترجمہ:۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً روایت ہے کہ جب کالے جھنڈے مشرق سے نکلیں گے تو ان کو کوئی چیز نہیں روک سکے گی حتی کہ وہ ایلیا (بیت المقدس) میں نصب کردئے جائیں گے۔

ف ۱: آپ ﷺ کے زمانہ مبارک میں خراسان کی حدود عراق سے ہندوستان تک اور شمال میں دریائے آمو تک پھیلی ہوئیں تھیں! اس کی تفصیل ہم آگے بیان کرینگے۔

---

حاشیہ ۱ معجم البلدان۔

اس وقت افغانستان میں وہ لشکر منظم ہو رہا ہے۔ باوجود ہر کوشش کے دجالی قوتیں اسکو ختم نہیں کر سکی ہیں بلکہ مجاہدین ان پر تابڑتوڑ حملے کر رہے ہیں۔ عرب مجاہدین (القاعدہ) کا پرچم بھی کالے رنگ کا ہے اور انشاء اللہ تمام طوفانوں کا سینہ چیرتا ہوا یہ لشکر بیت المقدس فتح کرے گا۔ واللہ اعلم

ایسا لگتا ہے جیسے یہودی ان تمام حدیثوں کو سامنے رکھ کر منصوبہ بندی کر رہے ہیں۔ حالانکہ آقائے مدنی ﷺ نے یہ احادیث امت مسلمہ کے لیے بیان فرمائیں تھیں کہ ان مشکل حالات میں ان حدیثوں کو سامنے رکھ کر اپنی منصوبہ بندی کرے۔

مبارک باد کے مستحق ہیں وہ جوان جو ان حدیثوں کو سمجھ کر اس وقت افغانستان کے پہاڑوں کو اپنا مرکز بنا رہے ہیں۔ اس حدیث میں ان مجاہدین کے لئے خوشخبری ہے کہ دجالی قوتیں اس خطہ پر آگ برسا کر آگ کے سمندر میں کیوں نہ تبدیل کر دیں لیکن محمد عربی ﷺ کا رب اس لشکر کو ضرور منظم فرمائیگا جو تاریخ کے دھاروں کو اور دنیا کے نقشے کو تبدیل کر کے رکھ دے گا۔

یہ حدیث بہارِ نو کی نوید ہے ان اہل دل کے لئے جو مجاہدین کی شکستہ حالی دیکھ کر مایوسیوں کے صحراؤں میں کھو گئے تھے ..... کہ اب مایوس نہ ہوں بلکہ اس لشکر کا حصہ بن جائیں، فتح جن کا مقدر بنا دی گئی ہے .... یہ خوشخبری ہے ان بوڑھوں کے لئے جنکے بازو گن نہیں اٹھا سکتے، لیکن فاتحین ہندوستان و بیت المقدس کی ضروریات تو پوری کر سکتے ہیں... یہ امید کا جزیرہ ہے ان ماؤں بہنوں کے لئے... جو مجاہدین کو افغانستان سے پسپا ہوتا دیکھ کر اور شبرغان سے کیوبا تک مظالم کی داستانیں سن سن کر رنج والم کے سمندر میں غوطہ زن تھیں کہ ابن قاسم وطارق کی بہنو!..... اب خوش ہو جاؤ اور ماتم چھوڑو کہ اب ہندوؤں اور یہودیوں کے گھروں میں ماتم شروع ہوا چاہتا ہے۔ اے ماؤں! اب بچوں کو اس آخری معرکہ کے لئے بنا سجا کر روانہ کرو کہ دولہوں کی بارات دہلی و بیت المقدس کی جانب روانہ ہونے والی ہے ..... شہنائیاں بجنے والی ہیں اور وہ دیکھو ..... میرے عزیز از جان ...... جو ہم سے پہلے سروں پر شہادت کا سہرہ سجا کر اپنی دلہنوں کیساتھ ہمارے استقبال کی تیاریوں میں لگے ہیں۔ ہاں بہنو! بھائیوں کو دولہا بنانے کا وقت آگیا ہے۔ اس خوشی کے موقع پر.... چہروں پر اداسی نہیں بلکہ مسکراہٹیں ہونی چاہئیں ...... آنکھوں میں آنسو نہیں بلکہ فتح کی چمک ہونی چاہئے کہ اب ہماری باری ہے۔

یہ اللہ والے دنیا کے فرعونوں کو ...... قبرستان پر جھنڈے گاڑھ کر خوشی کے نعرے لگانے والوں کو ...... بتائینگے کہ فتح کیا ہوتی ہے؟ جنگ کس کو کہتے ہیں؟ اور انصاف کس کو کہا جاتا ہے؟

ف ۲: اس حدیث میں جو یہ ذکر ہے کہ اس لشکر کو کوئی نہیں روک سکے گا تو اسکا مطلب یہ نہیں کہ انکے راستے میں رکاوٹیں نہیں آئیں گی، بلکہ رکاوٹیں تو بہت ہونگی لیکن یہ ساری رکاوٹوں کو عبور کرتے ہوئے بیت المقدس تک پہنچیں گے۔

افغانستان میں دجالی قوتیں اپنی تمام تر قوت مجاہدین کے خلاف استعمال کر چکی ہیں اور اب انکے پاس اس سے زیادہ استعمال کرنے کو کچھ اور نہیں بچا، طالبان حکومت پر حملوں کے وقت امریکی طیارے طالبان کے لئے بہت بڑا مسئلہ تھے۔ کیونکہ آسمان کی بلندیوں تک پہونچنے کے لئے انکے پاس کوئی چیز نہیں تھی لیکن طالبان کی پسپائی کے بعد اب ان طیاروں کا کوئی مسئلہ ہی نہیں رہا، اب طالبان امریکی فوج پر ایک سے ایک کاری ضرب لگاتے ہیں انکے کیمپوں پر دھاوا بول کر زندہ امریکیوں کو گرفتار کر لیتے ہیں، انکا مالِ غنیمت اٹھاتے ہیں اور اس تمام کاروائی کے دوران امریکہ کی نا قابلِ تسخیر سمجھی جانی والی فضائی قوت اپنی قوت پر صرف آنسو ہی بہا سکتی ہے اسکے علاوہ اور کچھ نہیں کر سکتی، فرعونِ وقت کی یہ فضائی طاقت فضاء میں چنگھاڑ رہی ہوتی ہے اور نیچے مجاہدین امریکی سورماؤں کو جنگ کا مطلب سمجھا رہے ہوتے ہیں۔

ظاہر ہے امریکی طیارے اب ان چند مجاہدین کا کیا بگاڑ سکتے ہیں۔ اگر ان پر بمباری کی بھی جائے تو اسکا کوئی فائدہ امریکہ کو نہیں ہوتا بلکہ نقصان ہی ہوتا ہے۔ البتہ جب امریکی ہیلی کاپٹر پہنچ جاتے ہیں اس وقت مجاہدین واپسی شروع کرتے ہیں۔ اور مجاہدین اپنی قوتِ ایمانی، توکل اور فرشتوں کی مدد کے ساتھ دنیا کی سب سے بڑی مادی قوت کی جدید ٹیکنالوجی کے سامنے سے گذرتے چلے جاتے ہیں۔

اگر چہ ابھی تک مجاہدین کے پاس ہیلی کاپٹر کے لئے کوئی مؤثر توڑ نہیں ہے لیکن انشاء اللہ جلد اسکا بھی انتظام ہو جائیگا۔ لہٰذا جب مجاہدین فاتح بن کر واپس آتے ہیں تو امریکی ہیلی کاپٹر انکا پیچھا کرتے ہیں لیکن اللہ اپنے ان محبوب بندوں کو فرشتوں کے پروں میں چھپا لیتا ہے اور باوجود صرف چند میٹر اوپر ہونے کے ہیلی کاپٹر مجاہدین کو دیکھ نہیں پاتے۔

مجاہدین اور دجالی فوج کے مورال کی بات کی جائے تو مجاہدین کے حوصلوں کا یہ عالم ہے کہ وہ امریکی کیمپوں پر حملے کر رہے ہیں اور باقاعدہ انکو فتح کرتے ہیں اور مالِ غنیمت لیکر آتے ہیں، اور اس عزم کے ساتھ جاتے ہیں کہ امریکیوں کو زندہ گرفتار کر کے لائینگے۔

جبکہ دوسری جانب امریکی سورماؤں کی حالت یہ ہے کہ ایک حملے کے دوران ایک مجاہد

امریکی فوجی کے اتنے قریب پہونچ کران کے کیمپ کی باڑ کاٹنے لگا کہ دونوں ایک دوسرے سے صرف دس میٹر کے فاصلے پر تھے، لیکن اس امریکی بہادر کو اتنی ہمت نہ ہوئی کہ اپنی انگلی ٹریگر تک لیجا کراس مجاہد پر فائر کر دیتا، بلکہ عالم یہ تھا کہ اپنے پاس بیٹھے ہوئے شمالی فوجی کو زبان سے بھی نہیں کہہ پارہا تھا...اس امریکی شیر کی گھگھی بندھی ہوئی تھی.....جی ہاں.....یہ اسی ریوڑ کا شیر تھا جو صرف بے سہاروں اور نہتھوں پر نشانے تانا کرتے ہیں، یہ انہیں فوجیوں کا ساتھی تھا جو عراق میں میری باحیاء اور باپردہ بہنوں پر نشانہ لیکر فائر کر کے خود کو دنیا کا بہادر فوجی سمجھتے ہیں، یہ وہی کاغذی ہیرو ہیں جنکی دھاڑیں اور دھمکیاں ان معصوم بچوں کے لئے ہوتی ہیں جنکے ہاتھ ابھی گن تو کیا پھول بھی اٹھانے کے قابل نہیں ہوئے۔ابو غریب جیل میں بے بسوں پر بہادری دکھانا تو آسان ہے، فلموں اور اخبارات کے ذریعے ہیرو بننے میں کیا مشکل ہوتی ہے، لیکن اللہ کے شیروں سے مقابلہ کوئی فلمی کہانی نہیں ہوتی یہاں اصلی گولیاں چلتی ہیں جو لگنے کے بعد بہت تکلیف دیتی ہیں۔اسی طرح جب مجاہدین کسی امریکی قافلے پر حملہ آور ہوتے ہیں تو یہ فوجی یا تو گاڑیوں کے اندر ہی زندہ جل جاتے ہیں یا زخمی ہو کر اپنی فضائیہ کا انتظار کرتے ہیں، ان میں اتنی بھی مردانہ غیرت نہیں ہوتی کہ مردوں سے مقابلہ ہے تو تھوڑا گاڑیوں سے باہر آ کر دو دو ہاتھ کریں۔

عن الزهري قال تُقبِلُ الرَّاياتُ السُّوْدُ مِنَ المشرقِ يَقُودُهُم رِجالٌ كالبُختِ المُجَلَّلةِ أصحابُ شُعورٍ أنسابُهم القُرىٰ وأسمائُهم الكُنى يَفتَحُونَ مدينةَ دِمَشْق تُرفَعُ عنهم الرحمةُ ثلاث ساعاتٍ . (کتاب الفتن نعیم بن حماد ج:ا ص:۲۰۶)

ترجمہ: امام زہری سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کالے جھنڈے مشرق سے آئیں گے جنکی قیادت ایسے لوگوں کے ہاتھ میں ہوگی جو جھول پہنی خراسانی اونٹنیوں کے مانند ہونگے بالوں والے ہونگے، انکے نسب دیہاتی ہونگے اور انکے نام کنیت (سے مشہور) ہونگے، وہ دمشق شہر کو فتح کریں گے تین گھنٹے رحمت ان سے دور رہے گی۔

فائدہ ا: اس روایت میں مشرق سے آنے والے مجاہدین کی چند نشانیاں بتائی گئی ہیں (۱) انکے لباس ڈھیلے ڈھالے ہونگے (۲) بالوں والے ہونگے (۳) انکے نسب دیہاتی ہونگے (۴) وہ اپنے اصل ناموں کے بجائے کنیت (Surname) سے مشہور ہونگے۔اہل علم حضرات کو چاہئے کہ وہ نور نبوت کی روشنی میں ان تمام نشانیوں کے حامل افراد کو تلاش کرتے رہیں۔

فائدہ ۲: مذکورہ روایت میں ہے کہ اس لشکر والوں سے تین ساعت کے لئے رحمت کو اٹھالیا

جائیگا۔ یہ اللہ کی طرف سے آزمائش اور امتحان کے طور پر ہوگا تا کہ اللہ اپنے وعدوں پر سچا یقین رکھنے والوں کو پرکھ لے۔

حدیث۔ عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ جب کالے جھنڈے مشرق سے اور پیلے جھنڈے مغرب سے آئینگے حتی کہ انکے مابین مرکز شام یعنی دمشق میں مقابلہ ہوگا تو مصیبت وہیں ہے (کتاب الفتن نعیم ابن حماد)

عَنْ هِلَالِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا ؓ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ وَرَاءِ النَّهْرِ يُقَالُ لَهُ الْحَارِثُ حَرَّاثٌ عَلَى مُقَدِّمَتِهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ مَنْصُورٌ يُوَطِّئُ أَوْ يُمَكِّنُ لِآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا مَكَّنَتْ قُرَيْشٌ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ وَجَبَ عَلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ نَصْرُهُ أَوْ قَالَ إِجَابَتُهُ (ابوداود ۴۲۹۰)

ترجمہ: ہلال ابن عمرو نے فرمایا میں نے حضرت علیؓ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا ایک شخص ماوراء النہر سے چلے گا اسے حارث حراث (کسان) کہا جاتا ہوگا۔ اسکے لشکر کے اگلے حصہ (مقدمۃ الجیش) پر مامور شخص کا نام منصور ہوگا۔ جو آلِ محمد کے لئے (خلافت کے مسئلہ میں) راہ ہموار کرے گا یا مضبوط کریگا جیسا کہ اللہ کے رسول ﷺ کو قریش نے ٹھکانہ دیا تھا، سو ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ اس لشکر کی مدد و تائید کرے، یا یہ فرمایا کہ (ہر مسلمان پر واجب ہوگا کہ وہ) اس شخص کی اطاعت کرے۔

فائدہ:۔ ماوراء النہر دریائے آمو کے اس پار وسط ایشیائی (Centeral Asia) ریاستوں کے علاقوں کو کہا جاتا ہے۔ جن میں ازبکستان، تاجکستان، ترکمانستان، آذربائیجان، قازقستان اور چیچنیا وغیرہ شامل ہیں یا تو یہ لشکر چیچنیا ازبکستان وغیرہ ہی سے حضرت مہدی کی حمایت کیلئے جائے گا یا پھر یہ حارث نامی مجاہد اس لشکر کے ساتھ ہونگے جسکا ذکر گذشتہ خراسان والی حدیث میں آیا ہے۔ واللہ اعلم

واضح رہے کہ اس وقت خراسان (افغانستان) میں دجالی قوتوں سے برسرِ پیکار مجاہدین میں بڑی تعداد ازبک مجاہدین کی بھی ہے جنھوں نے افغانستان میں اب تک امریکہ کے خلاف ہونے والی کاروائیوں میں ایسی ہمت و شجاعت کا مظاہرہ کیا ہے کہ عرب ساتھی بھی انکی ہمت و بہادری کی داد دیئے بغیر نہ رہ سکے۔ نیز طالبان کی پسپائی کے وقت تک تمام مہمان مجاہدین کی قیادت بھی امیر المومنین (حفظہ اللہ) نے ازبک مجاہدین ہی کو سونپ رکھی تھی۔ یہ بھی امکان ہے کہ

افغانستان ہی سے یہ مجاہدین اس لشکر کی قیادت کریں۔ اللہ نے اس قوم کو بہت نوازا ہے۔ علامہ ابوالحسن علی ندویؒ نے انکے بارے میں لکھا ہے کہ سوویت یونین کی ستر سالہ بدترین غلامی کے باوجود اپنا ایمان بچانا یہ ترک قوم کا ہی طرّہ امتیاز ہے ورنہ کوئی اور قوم ہوتی تو شاید اس غلامی میں اپنا ایمان نہ بچاپاتی۔

عن ثوبانؓ قال قال رسولُ اللہِ ﷺ اذا رأیتم الرّایاتِ السُّوْدَ قَدْ جاءَتْ مِن قِبَلِ خُراسانَ فَأتُوْھا فَاِنَّ فِیھَا خَلِیفۃَ اللہِ المَھْدِی (مسند احمد ج: ۵ ص: ۲۷۷۔ وکنز العمال 264/14 مشکوہ باب اشراط الساعۃ فصل ثانی)

ترجمہ: حضرت ثوبانؓ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب تم دیکھو کالے جھنڈے خراسان کی طرف سے آئے ہیں تو ان میں شامل ہو جانا۔ کیونکہ ان میں اللہ کے خلیفہ مہدی ہونگے۔

فائدہ:۔ اللہ کے رسول ﷺ امت کو پہلے ہی حکم فرمارہے ہیں کہ اس لشکر میں شامل ہو جانا۔ آخرت کے بڑے سودے کی خاطر دنیا کے چھوٹے سودے کو قربان کرکے کامیاب تاجر ہونے کا ثبوت دینا، دیکھنا ماں کی ممتا، رفیق حیات کے آنسو یا پھر.... جگر کے ٹکڑوں کے چہرے... کہیں میرے اور میرے پیارے جانثار صحابہ کی محبت کے راستے میں رکاوٹ بن کر نہ کھڑے ہو جائیں، شہروں کے اجالوں کی چکاچوند کہیں تمہیں پہاڑوں کے اندھیروں میں جانے سے نہ روک دے، گارے اور مٹی کے گھر کو مسمار ہونے سے بچانے کے لئے اپنے آخرت کے محلوں کو تباہ نہ کر لینا، جیل کی کال کوٹھریوں سے ڈر کر دجالی قوتوں کے سامنے سر نہ جھکا دینا، کیونکہ قبر سے بڑی اور خطرناک کال کوٹھری کوئی نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کچھ بھی ہو کسی چیز کی پرواہ نہ کرنا اس لشکر میں شامل ہو جانا حتی کہ دوسری حدیث میں فرمایا کہ اگر برف پر گھسٹ کر بھی آنا پڑے تو بھی اس لشکر میں ضرور شامل ہو جانا۔

اس حدیث میں جو یہ ذکر ہے کہ اس میں مہدی ہونگے تو اس سے مراد یہ ہے کہ یہ جماعت حضرت مہدی کی ہی ہوگی، اور عرب پہنچ کر حضرت مہدی کے ساتھ شامل ہو جائے گی، اور اس کے معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ حضرت مہدی خود بھی اس جماعت میں ہوں، لیکن اس وقت تک لوگوں کو ان کے مہدی ہونے کا علم نہ ہو اور بعد میں حرم شریف پہونچ کر ان کا ظہور ہو۔ واللہ اعلم

ف ۲: برف پر چلنا بہت مشکل ہوا کرتا ہے جب دن میں سورج پڑتا ہے تو آنکھوں میں یوں

محسوس ہوتا ہے جیسے کسی نے دہکتے انگارے بھر دیئے ہوں اور اگر زیادہ دیر برف میں چلا جائے تو پاؤں جلنے کا خطرہ ہوجاتا ہے اور برف کا جلا آگ کے جلے سے کئی گناہ اذیت ناک ہوتا ہے۔اس کے باوجود آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایمان کو بچانے کے لئے برف پر بھی چل کر آنا پڑے تو ضرور آنا۔

عن عبداللہ قال بَیْنَمَا نَحْنُ عندَ رَسولِ اللہِ ﷺ اِذْ اَقْبَلَ فِتْیَۃٌ مِنْ بَنِی ھَاشِم فَلَمَّا رَاٰھُم النبیُّ ﷺ اِغْرَوْرَقَتْ عَیْنَاہُ وَتَغَیَّرَ لَوْنُہُ قَال فَقُلْتُ مَا نَزَالُ نَرَی فِی وَجْھِکَ شَیْئاً نَکْرَھُہُ فَقَالَ اِنَّ اَھْلَ بَیْتٍ اِخْتَارَ اللہُ لَنَا الآخِرَۃَ عَلَی الدُّنْیَا وَاِنَّ اَھْلَ بَیْتِی سَیَلْقَوْنَ بَعْدِی بَلاءً وَتَشْرِیداً وَتَطْرِیداً حَتّٰی یَاْتِیَ قَوْمٌ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَعَھُمْ رَایَاتٌ سُوْدٌ فَیَسْئَلُوْنَ الْخَیْرَ فَلا یُعْطونہُ فَیُقَاتِلُوْنَ فَیُنْصَرُوْنَ فَیُعْطَوْنَ مَا سَاَلُوا فَلا یَقْبَلُوْنَہُ حَتّٰی یَدْفَعُوْھَا اِلٰی رَجُلٍ مِنْ اَھْلِ بَیْتِی فَیَمْلَؤُھَا قِسْطاً کَمَا مَلَؤُھَا جَوْراً فَمَنْ اَدْرَکَ ذٰلِکَ مِنْکُمْ فَلْیَاْتِھِم وَلَو حَبْواً عَلَی الثَّلْجِ [۱] (سنن ابن ماجہ ج:۲ ص:۱۳۶۶)

ترجمہ: حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تشریف فرما تھے کہ بنی ہاشم کے کچھ نوجوان آئے۔جنکو دیکھ کر آپ ﷺ کی آنکھیں سرخ ہوگئیں اور چہرہ کا رنگ تبدیل ہوگیا۔حضرت عبداللہؓ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ ہم آپکے چہرے پر ناپسندیدگی کے اثرات دیکھ رہے ہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا اہلِ بیت کے لئے اللہ نے دنیا کے مقابلے آخرت کو پسند کیا ہے۔اور یقیناً میرے بعد اہلِ بیت کو آزمائشوں،جلاوطنی اور بے بسی کا سامنا ہوگا۔یہاں تک کہ مشرق سے کچھ (مجاہدین) لوگ آئینگے جنکے جھنڈے کالے ہونگے چنانچہ وہ (مجاہدین) امارت کا سوال کرینگے لیکن یہ (بنو ہاشم) انکو امارت نہیں دینگے،سو وہ جنگ کرینگے اور انکی مدد کی جائیگی (اور وہ مجاہدین جیت جائینگے) پھر (بنو ہاشم) انکو امارت دینگے لیکن اب وہ اسکو قبول نہیں کرینگے اور میرے اہلِ بیت میں سے ایک شخص کو امارت دیدینگے جو زمین کو عدل وانصاف سے اس طرح بھر دیگا جیسے پہلے وہ ناانصافی سے بھری ہوئی تھی۔تو تم میں سے جو بھی اس وقت موجود ہو ان (مجاہدین) کے ساتھ شامل ہوجائے خواہ برف پر گھسٹ کر آنا پڑے۔

فائدہ: مجاہدین کی فتح سے پہلے جس امارت کے سوال کا ذکر ہے وہ اس وقت بھی واضح ہے

حاشیہ [۱] وفی اسنادہ یزید بن ابی زیاد وھو سیء الحفظ اختلط فی آخر عمرہ وکان یقلد لفلوس (المنار المنیف ج:۱ص:۱۵۰)

کہ اگر انصاف اور دیانت داری سے فیصلہ کیا جائے کہ اس وقت عالمِ اسلام اور خصوصاً عالمِ عرب کی امارت کا حقدار کون ہے؟

## عالمِ عرب کی امارت کا حقدار کون؟

کون ہے جو اپنی جان دیکر آج اسلام کی کشتی کو اس بھنور سے نکال سکے؟ وہ کون دل والے ہیں جو امت کے درد میں رات دن تڑپتے رہتے ہیں؟ وہ کون دیوانے ہیں، جنھوں نے فلسطین کے بچوں کی سسکیوں پر، عراق کے بوڑھوں کی فریاد کے لئے، بیت اللہ کی حرمت کی خاطر، کشمیر کی بیٹیوں کی عزت کے لئے، افغان کی غیرت کی خاطر اپنا سب کچھ اسلام پر قربان کر دیا؟ اپنے دلوں میں رونقوں اور ہنگاموں کی چتا جلا کر انکو امتِ محمدیہ ﷺ کے درد سے آباد کر لیا؟ اپنی ماؤں اور بہنوں کو خون کے آنسو رلا کر تمام امت کی ماؤں بہنوں کے آنسوؤں کو سمیٹنے کے لئے پہاڑوں کی جانب نکل کھڑے ہوئے؟ وہ کون تھے جنھوں نے آقائے مدنی ﷺ کے شہر کو آقا کے دشمنوں سے بچانے کی خاطر اپنے شہروں کو چھوڑ دیا؟ اے اہلِ دانش! ذرا بتاؤ تو سہی وہ کون ہیں جنھوں نے اپنی تمام خوشیوں کو آگ لگا کر امت کے غموں کو اپنے دل میں سمیٹ لیا؟ جنھوں نے اپنی جوانی کے ارمانوں کو جلایا، محبتوں کا خون کیا، مستقبل کے سپنوں کو قوم کی نظر کر دیا، اپنی خواہشات کو ان چراغوں میں جلا دیا جو اس تاریک دور میں عالمِ اسلام کیلئے روشنی کی آخری کرن بنے ہوئے ہیں، بھلا سوچو تو سہی وہ کون ہیں؟

کیا عرب حکمران؟ جنکے دلوں میں فلسطینی معصوم بچوں سے زیادہ یہودیوں کی محبت بھری ہے؟ جو عراق کے مجبور بوڑھوں کو گلے لگانے کے بجائے انکے قاتلوں کے گلوں میں صلیب لٹکاتے ہیں؟ کیا وہ دانشور طبقہ جو ایک کافر کے مرنے پر تو تڑپ اٹھتا ہے لیکن مسلمانوں کی چیخیں ان پر کوئی اثر نہیں کرتیں؟ تیری اس سادگی پر کون نہ مر جائے فراز

## مجاہدین بھارت کو فتح کرینگے

عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ عِصَابَتَانِ مِنْ أُمَّتِی أَحْرَزَهُمَا اللّٰهُ مِنَ النَّارِ عِصَابَةٌ تَغْزُو الْهِندَ وَعِصَابَةٌ تَكُونُ مَعَ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ عليهما السلام (سنن النسائی المجتبیٰ ج:۶ ص:۴۲)

ترجمہ: حضرت ثوبانؓ (نبی ﷺ کے آزاد کردہ غلام) سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ "میری امت کی دو جماعتوں کو اللہ تعالیٰ نے جہنم کی آگ سے محفوظ فرمایا ہے۔ ایک وہ

جماعت جو ہندوستان سے جہاد کرے گی دوسری وہ جماعت جو عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے ساتھ ہوگی (نسائی کتاب الجہاد، و مسند احمد)

عن أبی ہریرۃ قال وَعَدَنا رسولُ اللہِ ﷺ غَزْوَۃَ الھِندِ فإنْ أدْرَکْتُھا أُنفِقُ فیھا نفسی ومالی فإنْ أُقْتَل کنتُ مِنْ أفضلِ الشُّھَداءِ وإن أرجِع فأنا ابوھریرۃ المُحَرَّر (سنن النسائی المجتبی ج:۶ ص:۴۲)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا کہ ہم سے رسول اللہ ﷺ نے ہندستان سے جہاد کا وعدہ فرمایا (حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ) اگر اس جہاد کو میں نے پالیا تو میں اپنی جان و مال اس (جہاد) میں قربان کردونگا، چنانچہ اگر میں شہید ہوگیا تو میں افضل شہداء میں سے ہونگا، اور اگر واپس آگیا تو جہنم سے آزاد ابو ہریرہ ہونگا۔

عن النبی ﷺ قال یَغزُوْ قَومٌ مِنْ اُمَّتِی اَلْھِنْدَ یَفْتَحُ اللہُ عَلَیھِم حَتیٰ یَاتُو ا بِمُلُوکِ الْھِنْدِ مَغْلُولِین فِی السَّلاسِلِ فَیَغفِرُ اللہُ لَھم ذُنُوبَھُمْ فَیَنْصَرِفُونَ اِلَی الشَّام فَیَجِدُونَ عیسی بْنَ مَرْیَمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ بِالشَّامِ (کتاب الفتن نعیم بن حماد ج:۱ ص:۴۱۰)

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا میری امت میں سے کچھ لوگ ہندستان کے خلاف جنگ کرینگے اللہ انکو فتح عطا فرمائیگا، چنانچہ ہندستان کے بادشاہوں کو زنجیروں میں جکڑ کر لائینگے اللہ تعالیٰ انکے گناہوں کو معاف فرمادیگا، پھر وہ شام کی جانب جائینگے تو شام میں عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو پائینگے۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہندوستان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ تمہارا ایک لشکر ہندوستان سے جہاد کریگا جس کو اللہ تعالیٰ فتح دیگا۔ چنانچہ یہ لشکر ہند کے حکمرانوں کو زنجیروں اور ہتھکڑیوں میں جکڑ کر لائیگا۔ اللہ اس لشکر کے گناہوں کو معاف فرمادیگا۔ پھر جب یہ لوگ واپس لوٹیں گے تو شام میں ابن مریم کو پائینگے۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا اگر میں نے اس جہاد (ہند) کو پالیا تو میں اپنی تمام نئی اور پرانی ملکیت فروخت کردونگا (اور بیچ کر) ہندوستان سے جہاد کرونگا۔ سو جب اللہ ہمیں فتح دیدے گا اور ہم واپس آئیں گے تو میں (جہنم سے) آزاد ابو ہریرہ ہونگا اور وہ (ابو ہریرہ) شام آئے گا تو وہاں عیسیٰ ابن مریم کو پائے گا، چنانچہ میں (ابو ہریرہ) ان (عیسیٰ ابن مریمؑ) سے قریب ہونے کے لئے انتہائی بے قرار ہونگا، میں ان کو خبر دونگا کہ یا رسول اللہ (عیسیٰ ابن مریمؑ) میں آپ کے ساتھ شامل ہوگیا ہوں۔ راوی کہتے ہیں کہ

(حضرت ابو ہریرہ کی) اس بات پر نبی کریم ﷺ مسکرائے اور ہنسے پھر فرمایا بہت دور بہت دور۔
(کتاب الفتن نعیم بن حماد ج:۱ ص:۴۰۹)

فائدہ ا: ہندوستان کے خلاف جہاد کی اہمیت کا اندازہ ان احادیث سے لگایا جاسکتا ہے کہ ان مجاہدین کی فضیلت اس جماعت کے ساتھ بتائی گئی ہے جو عیسیٰ بن مریم کے ساتھ ملکر دجال سے جہاد کرے گی۔ یہ آپ ﷺ نے غالباً اس لئے فرمایا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ سارے مجاہدین حضرت مہدی کے ساتھ جہاد کے شوق میں عرب میں جمع ہو جائیں اور ہندوسان سے غافل ہو جائیں۔ حالانکہ ہندوستان سے جہاد بھی اسی مشن کا حصہ ہے جس کے لئے حضرت مہدی جہاد کر رہے ہونگے سو مجاہدین ہند کی بھی وہی فضیلت بتائی گئی جو دوسری جماعت کی ہوگی۔ پھر ساتھ ساتھ یہ خوشخبری بھی دی گئی کہ ہندوستان فتح کرکے آنے والوں کو یہ ملال بھی نہ رہے کہ انھیں حضرت مہدی یا عیسیٰ ابن مریمؑ کے ساتھ جہاد کا موقع نہ مل سکا اسلئے فرمایا کہ واپس آ کر وہ عیسیٰ ابن مریمؑ کو پالیں گے۔

ان احادیث میں ہندوستان کا اسلام کے لئے خطرناک ہونا بھی بتایا گیا ہے اور دجال کیساتھ اسکے تحالف (Alliance) کی طرف اشارہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسکی فضیلت ایسی ہے جیسے خود دجال سے جنگ کرنے والوں کی۔ نظریاتی اور تاریخی اعتبار سے یہودیوں کا سب سے پکا دوست ہندوستان ہے نیز جنوبی ایشاء کو کنٹرول کرنے کیلئے ہندوستان کو مضبوط کیا جارہا ہے۔ اس وقت انکا مکمل زور بھارت کو مضبوط کرنے پر ہے۔ اس کے علاوہ اس خطہ میں وہ جگہ بھی ہے جہاں سے دجال کے خلاف ایک لشکر نکلے گا جو حضرت مہدی کی حمایت کریگا بلکہ انکو مضبوط کریگا۔ اس لئے اس وقت سے پہلے ہی یہودی بھارت کو ناقابل تسخیر (Undefeatable) بنانا چاہتے ہیں اور ہر اس قوت کو ختم کرنا چاہ رہے ہیں جو بھارت کیلئے خطرہ پیدا کرسکے۔

پاکستان پر مسلسل دباؤ اور بھارت کی مکمل حمایت کو اسی تناظر (Perception) میں دیکھنا چاہئے۔ جہاد کشمیر کا خاتمہ، پاکستان میں مجاہدین پر پابندیاں، قبائل اور افغانستان میں مکمل مجاہدین کے گرد گھیرا تنگ کیا جانا۔ کیا ان سب کو دیکھ کر اب بھی نہیں لگتا کہ ہمارا دشمن ان حدیثوں پر ہم سے پہلے عمل درآمد شروع کرچکا ہے اور ہم ہیں کہ ابھی فرصت ہی نہیں۔

لیکن ان سب حالات کو دیکھ کر نبی ﷺ کی احادیث پر ایمان رکھنے والوں کو پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے انھیں پہلے سے زیادہ اپنے کام میں جوش وجذبہ اور نئے جنون کے ساتھ

لگ جانا چاہئے۔ یہود و ہنود کے سیاسی پنڈت جو چاہیں اہلِ حق کو ختم کرنے کے لئے چالبازیاں اور امن مذاکرات کی چالیں چلتے رہیں لیکن محمد عربی ﷺ کا رب آسمانوں میں اپنی تدبیریں فرمارہا ہے اور یہود و ہنود کی یہی چالیں ان پر الٹنے والی ہیں جن سے مجاہدین کے لیے نئے راستے نکلنے والے ہیں، صرف اللہ تعالیٰ اپنے دوستوں کی استقامت کا امتحان لینا چاہتا ہے۔

فائدہ۲: نیز ہندستان کے جہاد میں مال خرچ کرنے کی اتنی فضیلت ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ فرمارہے ہیں کہ میں اس جہاد میں اپنی ساری نئی اور پرانی جائداد فروخت کردونگا۔

عَنْ كَعْبٍ قَالَ يَبْعَثُ مَلِكٌ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ جَيْشاً إِلَى الْهِنْدِ فَيَفْتَحُهَا وَيَأْخُذُ كُنُوزَهَا فَيَجْعَلَهُ حِلْيَةً لِبَيْتِ الْمَقْدِسِ وَيَقْدِمُوا عَلَى مُلُوكِ الْهِنْدِ مَغْلُولِينَ يُقِيمُ ذَلِكَ الْجَيْشُ فِي الْهِنْدِ إِلَى خُرُوجِ الدَّجَّالِ. (کتاب الفتن نعیم بن حماد ج:۱ص:۴۰۲)

ترجمہ: حضرتِ کعب نے فرمایا بیت المقدس کا ایک بادشاہ ہندستان کی جانب ایک لشکر روانہ کریگا۔ چنانچہ وہ لشکر ہندستان فتح کریگا، اور اسکے خزانے حاصل کریگا۔ تو وہ بادشاہ اس خزانے سے بیت المقدس کو آراستہ کریگا۔ اور وہ (مجاہدین) ہندستان کے بادشاہوں کو قیدی بنا کر لائیں گے۔ یہ لشکر ہندستان میں دجال کے آنے تک قیام کریگا۔

فائدہ۱: جہاد کے مخالفین یہ اعتراض کرتے ہیں کہ دہلی کے لال قلعے پر اسلام کے جھنڈے گاڑھنے کی باتیں دیوانے کے خواب سے زیادہ کوئی حیثیت نہیں رکھتیں۔ حالانکہ اس روایت میں بھی اور گذشتہ روایات میں بھی آپ نے پڑھا کہ یہ کوئی دیوانے کا خواب نہیں بلکہ وہ حقیقت ہے جس کا نبی آخرالزاں ﷺ نے مجاہدین سے وعدہ فرمایا ہے۔ اور جو وعدہ ہمارے نبی صادق ﷺ نے فرمادیا وہ کبھی غلط نہیں ہوسکتا، بھلے ہی بھارت کتنا ہی طاقتور ہوجائے، وہ کتنی ہی عسکری تیاریاں کرتا رہے، رحمۃ للعالمین ﷺ کا رب وہ دن ضرور لائے گا جب لال قلعے پر اسلام کا پرچم لہرارہا ہوگا۔

اس حدیث میں یہ ذکر ہے کہ بیت المقدس میں موجود امیر یا حاکم ہندستان کی جانب لشکر روانہ کریگا۔ اگر ہم تاریخ میں دیکھیں تو ابھی تک ایسا کبھی نہیں ہوا کہ بیت المقدس سے کوئی لشکر ہندستان فتح کرنے کے لئے آیا ہو۔ چنانچہ یہ پیشن گوئی ابھی پوری ہونا باقی ہے۔ بیت المقدس سے آنے والے لشکر میں تمام مجاہدین شامل ہوسکتے ہیں۔ جہادِ کشمیر میں قربانیوں کا جو اتنا طویل تسلسل ہے، انشاء اللہ یہ رائیگاں نہیں جائے گا، بلکہ انشاء اللہ یہی سلسلہ اس فتح تک پہنچے گا۔

فائدہ۲: آج کل بھارت کی معاشی حالت بڑی مستحکم ہوتی جارہی ہے، اور دنیا کی دولت

بھارت کی جانب کھنچی چلی آرہی ہے۔اس حدیث میں مسلمانوں کو اور خصوصاً پاکستان کے مسلمانوں کو خوشخبری ہے کہ پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے یہ ساری دولت مالِ غنیمت میں اللہ کی راہ میں قتال کرنے والوں کو ہی ملنے والی ہے۔

فائدہ ۳: یہ لشکر ہندستان میں دجال کے آنے تک قیام کرے گا۔کیونکہ دجال کے آنے کے بعد کفر واسلام کے درمیان دوبارہ جنگوں کو آغاز ہو جائے گا۔

## اثر کرے نہ کرے سن تو لے میری فریاد

یہاں چند گذارشات مجاہدین سے کرنا ضروری ہے۔اس وقت دنیا کے مختلف خطوں میں مجاہدین جہاد کر رہے ہیں، کچھ مجاہدین ہندوستان کے خلاف جہاد میں مصروف ہیں تو کچھ افغانستان میں امریکہ کے خلاف برسرِ پیکار ہیں۔اسی طرح چیچنیا، فلسطین عراق اور دیگر خطوں میں مجاہدین مصروف ہیں۔اگر غزوہ ہند والی حدیث اور خراسان والی حدیث کو سامنے رکھا جائے، تو خراسان کے مجاہدین اور کشمیر اور ہندستان کے مجاہدین کا آپس میں بہت گہرا تعلق بنتا ہے۔لہٰذا ان دونوں مجاہدین کو اس تعلق کو ہر وقت اپنے ذہن میں رکھنا انتہائی ضروری ہے۔کہیں ایسا نہ ہو کہ وقتی حالات اور حکمرانوں کی پالیسیوں کی وجہ سے ہم ایک دوسرے کی مخالفت کرنا شروع کر دیں، اور اس طرح ہماری توانائیاں کافروں کے بجائے آپس میں ہی خرچ ہونا شروع ہو جائیں، ہمیں صرف یہ دیکھنا ہے کہ جس خطے میں مجاہدین جہاد کر رہے ہیں انکا مقصد کیا ہے؟ اگر جانیں دینے والوں کا مقصد اسلام کی سربلندی ہے تو پھر کسی کی باہری امداد کی وجہ سے اس شرعی جہاد کو غیر شرعی نہیں قرار دیا جاسکتا۔ہاں البتہ اگر کوئی خامی کسی تحریک میں پائی جاتی ہو تو اسے سب مجاہدین کو مل کر ختم کرنا چاہئے، نہ کہ اس کو بنیاد بنا کر اسکے خلاف پروپیگنڈہ۔

اگر ہم صرف اس وجہ سے جہادِ کشمیر کو غیر شرعی قرار دینا شروع کر دیں کہ وہاں حکومت کی امداد ہے تو پھر جہاد کے مخالفین کو ہم دنیا میں چلنے والے کسی بھی جہاد کے بارے میں مطمئن نہیں کر سکتے۔اگر کل تک جہادِ کشمیر اس لئے فرض تھا کہ وہاں امت کی بیٹیوں کی عصمت لٹتی تھی، ماؤں کے لال سنگینوں پر اچھالے جاتے تھے، بہنوں کی چادروں کو پامال کیا جاتا تھا، ایک مسلم سرزمین پر کافر قبضہ کر بیٹھے تھے، تو یہ تمام شرائط آج بھی وہاں موجود ہیں، بلکہ اب تو اسکے خطرات پہلے سے زیادہ بڑھ گئے ہیں، اور ''باہری امداد'' بند ہونے کے بعد تو وہ اور زیادہ مظلوم ہو جائیں گے، تو پھر آج جہادِ کشمیر کس طرح غیر شرعی ہو سکتا ہے؟

جس جہاد کی جو فضیلت آپ ﷺ نے بیان فرمائی وہ ایک اٹل حقیقت ہے، اور ہمارے ایک دوسرے کو برا کہنے یا اس میں خامیاں نکالنے سے اخلاص کے ساتھ جہاد کرنے والوں کی فضیلت کم نہیں ہو جائے گی، ہاں البتہ ہم خود اپنا ہی نقصان کرینگے کہ جس وقت دنیا کی تمام اسلامی تحریکوں کو متحد کرنے کی ضرورت تھی تو ہم خود ہی ان میں تفریق کی بنیاد ڈال رہے تھے، اس وقت شہداء کے رب کو یہ بات ہرگز پسند نہیں ہوگی کہ جہاد کے راہی پھر وہی غلطیاں دہرانا شروع کردیں جو ماضی میں ان سے ہوتی رہی ہیں۔

اس وقت اگر حکومت اپنی پالیسی تبدیل کر رہی ہے اور مجاہدین کشمیر بے سروسامانی کے عالم میں دنیا کے ایک بڑے کفر سے برسر پیکار ہیں، تو اس نازک وقت میں انھیں اپنے ساتھیوں سے ہمدردی اور دعاؤں کی توقع ہے، نہ کہ طعن و تشنیع اور الزام تراشیوں کی۔ ہم خود کو مجاہد بھی سمجھیں اور اپنے ساتھیوں کے جہاد کو غیر شرعی بھی کہیں تو پھر غیروں میں اور اپنوں میں کیا فرق رہ جائے گا؟

نیز ان دونوں تحریکوں میں فرق کرنا کسی بھی اعتبار سے درست نہیں ہے، کیونکہ ہم جس خطہ میں ہیں وہاں بھارت کو نظر انداز کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ابھی تک ہم اپنی ترجیحات ہی متعین نہیں کرسکے، کہ ہمارے جہاد کا مقصد کیا ہے؟ اس وقت خواہ خراسان کا لشکر ہو یا مجاہدین کشمیر کا اس میں شامل اکثر مجاہدین کو پہلے بھارت فتح کرنا پڑیگا اسکے بعد آخری دشمن یہودیوں سے نمٹنے کے لئے جانا ہے، یہودی اس حقیقت کو بہت اچھی طرح سمجھتے ہیں، جسکی وجہ سے انھوں نے بھارت کو انتہائی مضبوط بنانے کا فیصلہ کیا ہے، سو آپ کتنا بھی بھارت سے درگذر کرنا چاہیں اللہ تعالیٰ جلد ایسے حالات پیدا کردیگا کہ آپکو ہندوستان کا رخ کرنا ہی ہوگا۔ کیا مجاہدین نے کبھی سوچا ہے کہ کیا وجہ ہوئی کہ آپ غزوہ ہند والی حدیث کو بھول گئے جس میں اس جہاد کو افضل جہاد قرار دیا گیا ہے؟ مجاہدین کو اس وقت ہر قسم کے تعصب سے بچنا ہے، خواہ وہ لسانی تعصب ہو یا علاقائی، ماضی میں جو خامیاں اور کوتاہیاں ہوتی رہی ہیں ان میں غور کر کے ان سے دامن چھڑانا چاہئے، اور اسلام کو ہر جماعت اور ہر پرچم پر مقدم رکھنا چاہئے۔ بلکہ حالات کو سمجھتے ہوئے سب کو ایک پرچم تلے متحد ہونا چاہئے، اور پرانی رنجشوں، کدورتوں اور اختلافات کو بھلا کر یکسوئی کے ساتھ جہاد کو پروان چڑھانا چاہئے۔ جس جہاد کو قرآن سمجھانا چاہتا ہے اس جہاد کو لیکر آگے بڑھنا ہے، ورنہ خیال رہے کہ اللہ کی ذات بہت بے نیاز ہے، اسکو ایسے بندے پسند ہیں جن میں عاجزی، تواضع، اور اخلاص ہو۔ اور دنیا میں تحریکیں بھی وہی پنپتی ہیں جنکا نصب العین واضح ہو۔

## ہندوستان کے بارے میں پیشین گوئیاں

صوبہ سرحد اور قبائل کے بارے میں شاہ نعمت اللہ ولی کی پیشن گوئیاں بھی ہیں جو یقیناً اہل ایمان کے لئے دلی تسلی اور تقویت کا باعث ہونگی۔ ان پیشن گوئیوں کو شاہ اسمٰعیل شہیدؒ نے اپنی کتاب ''الاربعین'' میں بھی نقل فرمایا ہے۔ یہ پیشن گوئیاں فارسی میں اشعار کی شکل میں ہیں۔ اگر چہ پیشن گوئیاں کوئی قطعی یقین نہیں دیتیں البتہ ان میں سے کئی اشعار کی احادیث سے بھی تائید ہوتی ہے۔ یہاں ہم انکا ترجمہ پیش کر رہے ہیں۔ فرمایا: ''اچانک مسلمانوں کے درمیان ایک شور برپا ہوگا اور اسکے بعد وہ کافروں (بھارت) سے ایک بہادرانہ جنگ کرینگے پھر محرم کا مہینہ آئیگا اور وہ مسلمانوں کے ہاتھ میں تلوار دیدیگا اور وہ مسلح ہو کر جارحانہ اقدام کرینگے پھر حبیب اللہ نامی ایک شخص جو اللہ کی طرف سے صاحب قرآن ہوگا، اللہ کی مدد کیساتھ اپنی تلوار میان سے نکالے گا۔

''صوبہ سرحد کے بہادر غازیوں کے لشکر سے زمین مرقد کی طرح لرزا ٹھے گی لوگ دیوانہ وار جہاد کیلئے آگے بڑھیں گے اور راتوں رات ٹڈیوں اور چیونٹیوں کی طرح حملہ کرینگے یہاں تک کہ افغانی قوم فتح حاصل کرلے گی۔ جنگل پہاڑ اور دشت و دریا سے قبائل تیزی کے ساتھ ہر طرف سے آتشیں اسلحہ لئے ہوئے سیلاب کے مانند امڈ پڑینگے۔ پنجاب، دہلی، کشمیر، دکن اور جموں کو اللہ کی غیبی مدد سے فتح کرلینگے۔ دین اور ایمان کے تمام بدخواہ مارے جائینگے اور تمام ہندستان ہندوانہ رسموں سے پاک ہوجائیگا۔ ہندستان کی طرح یورپ کی بھی قسمت خراب ہوجائیگی اور تیسری جنگِ عظیم چھڑ جائیگی۔'' یہ جنگ وجدال چند سال تک سمندر اور میدان میں وحشیانہ طور سے جاری رہے گی۔ بے ایمان ساری دنیا کو تباہ کردینگے آخر کار ہمیشہ کے لئے جہنم کا ایندھن بن جائینگے۔ اچانک موسمِ حج میں حضرت مہدی خروج فرمائینگے۔

فائدہ: عقل پاک بھارت مذاکرات پر حیران ہے کہ یہ کیسے مذاکرات ہیں جس میں پاکستان ہی ساری قربانی دے رہا ہے جبکہ بھارت کی مکاری کا یہ عالم ہے کہ پہلے تو وہ مشرقی سرحدوں سے ہی ہمارے ملک میں دہشت گردی کراتا تھا اب جلال آباد اور بولدک میں بھی اس نے دہشت گردی کے اڈے کھول لئے ہیں؟ عقل کا نام جنوں رکھدیا جنوں کا خرد

## صوبہ سرحد اور قبائل

اللہ تعالیٰ جب اپنے دین کو مضبوط کرنے اور کفر پر غالب کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کام کے لئے اس کی رحمت ہر فرد اور ہر قوم کی جانب متوجہ ہوتی ہے۔ جو فرد یا قوم اللہ کی رحمت کو لینے

میں ذرا بھی پس وپیش سے کام لیتی ہے تو یہ رحمت دوسرے علاقے کی طرف متوجہ ہو جاتی ہے۔

اس اہم ذمہ داری کو اٹھانے کے لئے اللہ رب العزت کے ہاں کچھ اصول ہوا کرتے ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم میں ارشاد ہے:

**یا ایھا الذین امنوا من یرتد منکم عن دینہ فسوف یاتی اللہ بقوم یحبھم و یحبونہ اذلۃ علی المؤمنین اعزۃ علی الکافرین یجاھدون فی سبیل اللہ ولا یخافون لومۃ لائم ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔**

ترجمہ: اے ایمان والو! تم میں سے جو دین (جہاد) سے منہ موڑ جائے گا تو اللہ ایسے لوگوں کو لے آئے گا جن سے اللہ محبت کرتا ہوگا اور وہ اللہ سے محبت کرتے ہونگے، وہ مسلمانوں کے لئے بہت نرم اور کافروں کے لئے انتہائی سخت ہونگے، (ان کی شان یہ ہوگی کہ) وہ اللہ کے راستے میں جہاد کرینگے، اور (جہاد کے بارے میں) ملامت کرنے والوں کی پروانہیں کرینگے۔ اور یہ تو اللہ کا فضل ہے وہ جس پر چاہتا ہے فرماتا ہے۔

خلافتِ عثمانیہ ٹوٹنے کے بعد نصف صدی سے زائد تک اللہ کی رحمت خلافت کے قائم کرنے کے لئے مختلف شخصیات اور مختلف قوموں کی طرف متوجہ ہوتی رہی کہ خلافت قائم کر کے اسلام کو کہیں ٹھکانہ مل جائے۔ یہ رحمت کبھی مسلمانانِ ہند کی طرف متوجہ ہوئی، تو کبھی پاکستان کی طرف آئی، کبھی مصر کی تاریخی علمی درسگاہوں کا دروازہ کھٹکھٹایا، تو کبھی حجاز کے بدی خوانوں کے پاس گئی۔ غرض رحمتِ الٰہی ہر طبقے اور ہر قوم کی جانب متوجہ ہوئی، لیکن تمام وسائل، علمی درسگاہیں، اور جدید حالات سے آگاہی کے باوجود بھی اسلام کو کہیں ٹھکانہ نہ مل سکا۔ اور ایک ہی جواب آیا کہ ان منہ زور آندھیوں میں ہم تو خود کو نہیں سنبھال سکتے۔

پھر اسلام ایک سیدھے سادھے افغانی کے پاس آیا اور کہا کہ نصف صدی بیتی مجھے "غریب" بنے ہوئے لیکن ایک ارب سے زیادہ مسلمانوں کے ہوتے ہوئے کوئی ٹھکانہ دینے کو تیار نہیں۔ یہ سن کر، افغانی نے اپنی چادر کاندھے پر سنبھالتے ہوئے کہا "اگر چہ میرے پاس ان بوسیدہ کپڑوں اور اس چادر کے سوا کچھ نہیں لیکن میں جس حال میں بھی رہونگا تجھ کو تنہا نہیں چھوڑونگا یہاں تک کہ میری جان میرے جسم کو خیر باد کہہ جائے۔

پھر کیا تھا کائنات کا رب تو بس ایسے ہی سادہ لوگوں اور ایسی ہی سادہ باتوں کو پسند کرتا ہے۔ سو پسند کرلیا۔ پھر ایمان والے بھی ان کو پسند کرنے لگے، اور ایک ارب بیس کروڑ مسلمانوں کا

امام، اور قافلہ محمدیہ ﷺ کا ساربان اس قوم کو بنا دیا گیا۔

ان اللہ والوں کے خلاف اسلام سے بغض رکھنے والوں کی زبانیں کتنی ہی لمبی ہو جائیں، جو ہم نے کہا وہ دوپہر میں چمکتے سورج کی طرح اٹل حقیقت ہے۔ اور عربی کی ایک کہاوت ہے لَوْمَ الْخُفَاشِ لَا يَضُرُّ الشَّمْسَ وَعُوَاءُ الْكَلْبِ لَا يُظْلِمُ الْبَدْرَ یعنی سورج کو چمگادڑوں کے گالیاں دینے سے اس کو گہن نہیں لگا کرتا، اور چودھویں رات کے چاند پر کتوں کے بھونکنے سے چاند کا نور ماند نہیں پڑ جاتا۔

قومِ افغان بھی امتِ مسلمہ کے لئے سورج اور چاند ہے۔ قندھار کے افق سے نمودار ہونے والے اس چاند نے اندھیری رات کے مسافروں کو راستوں سے روشناس کرایا، اس چاند کی چاندنی نے ایک ارب بیس کروڑ انسانوں کے خاموش سمندر میں مدوجزر پیدا کیا، یہ چاند کل بھی چمکا اور آج بھی ہر اس انسان کے دل میں چمکتا ہے جو نبی ﷺ کے دین سے محبت رکھتا ہے۔ اس چاند کو ابھی بھی گہن نہیں لگا، بلکہ یہ انشاء اللہ کل دہلی کے لال قلعہ پر اپنے نور کی برسات کرتا ہوا، آگرہ کے تاج محل کو، چودھویں کی چاندنی رات میں توحید کا غسل کرائے گا اور اسی چاند و سورج کی کرنوں سے قبلہ اول پر پڑنے والے منحوس سائے ہمیشہ کے لئے چھٹ جائیں گے۔ کفر کے خوف سے ٹھٹرتی اس امت کی رگوں میں اس سورج کی کرنوں سے حرارت پیدا ہو گی۔

لہٰذا خونِ مسلم سے روشن چراغوں کو، دجالی میڈیا کی پھونکوں سے نہیں بجھایا جا سکتا اور کسی کے تسلیم نہ کرنے سے حقیقت تبدیل نہیں ہو جایا کرتی، حقیقت یہی ہے جو آنکھوں سے نظر آ رہی ہے۔ اور یہ اللہ کا فضل ہے وہ جس پر چاہتا ہے، ہو جاتا ہے۔

اس قوم کے اندر وہ تمام چیزیں پائی گئیں جو اللہ کے انتخاب کے لئے کافی ہوتی ہیں۔ جن میں غیرتِ دینی، حمیتِ ایمانی، اہلِ قباء کی طرح طہارت، مہمان نوازی، اسلامی شعائر سے بے انتہا محبت، مضبوط معاشرتی نظام، جدید جاہلی تہذیب کے اثرات سے پاک رہنا وغیرہ شامل ہیں۔

غافل لوگ خوش ہوتے ہیں... طالبان ختم ہو گئے، ڈنڈے کے زور پر بننے والی تمہاری اسلامی حکومت مٹ گئی، لیکن اہلِ دل جانتے ہیں کہ طالبان ختم نہیں ہوئے بلکہ وہ آج بھی ایمان والوں کے دلوں پر حکمرانی کرتے ہیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ کسی ایمان والے گھر میں، دعا کے لئے اٹھنے والے ہاتھ طالبان کے لئے دعا کئے بغیر گر جاتے ہوں۔ یہ میری جذباتیت یا عقیدت نہیں بلکہ زندہ حقیقت ہے۔ حکومت ختم ہو جانے کے بعد بھی مسلمانوں میں ان کی محبت کا

یہ عالم ہے کہ جب طالبان امریکیوں کے خلاف کاروائی کرنے کے لئے جاتے ہیں، تو جیسے ہی پہلے فائر کی آواز مقامی لوگوں کے گھروں میں پہونچتی ہے تو کوئی ماں یا بہن سب سے پہلے دوڑ کر چولہے پر چائے کا بڑا دیگچہ چڑھا دیتی ہے، وہ سمجھ جاتی ہے کہ کفر واسلام کے آخری معرکہ کے سپاہی، تھکے ہارے اسی راستے سے واپس آئیں گے تو وہ اللہ والوں کو چائے پلا کر اپنا بھی نام ان میں لکھوا لے گی۔ یہ کسی ایک گھر کی کہانی نہیں بلکہ حملے کی جگہ سے پیچھے مرکز تک ہر گھر میں اس رات شادی کا سا سماں ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کن معرکہ میں بھی اس قوم کا بڑا حصہ رکھا ہے۔ اور اس وقت جہاد کی میزبانی اس خطے میں پختونوں کے حصہ میں آئی ہے۔ لہٰذا ان پر دو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ اول جہاد کے علم کو بلند رکھنا اور خود کو ان تمام بیماریوں سے دور رکھنا جن سے فاتح قومیں متاثر ہو جایا کرتی ہیں۔ اور دوسرا اس علم کے پیچھے چلنے والے تمام قافلے کو متحد و منظم رکھنا۔

انسانی نفسیات کا مطالعہ کرنے والے یہودی دماغ یہ بات اچھی طرح جانتے ہیں کہ پاکستان میں صوبہ سرحد کے مسلمان یہود و ہنود کے عزائم کے راستے میں سب سے بڑی دیوار ہیں۔ لہٰذا اس دیوار کو گرانے یا کمزور کرنے کے لئے بھارت و اسرائیل کی جانب سے بہت تیزی کے ساتھ کام جاری ہے۔ اسلئے صوبہ سرحد کے اندر مساجد کے کردار کو زیادہ سے زیادہ فعال بنانے کی ضرورت ہے۔

افغان کی غیرتِ دیں کا ہے یہ علاج
ملا کو اس کے کوہ و دمن سے نکال دو

## جنگِ عظیم میں مسلمانوں کی پناہ گاہ

عن مَکْحُولٍ قَالَ رَسُولُ اللہ ﷺ لِلنَّاسِ ثَلَاثَۃُ مَعَاقِلَ فَمَعْقِلُھُمْ مِنَ الْمَلْحَمَۃِ الْکُبْریٰ الَّتِی تَکُونُ بِعُمْقِ أنطاکیۃَ دِمشقُ وَمعقلھم مِن الدّجالِ بِبَیتِ المقدس ومعقلھم من یاجوج وماجوج طور سیناء . (السنن الواردۃ فی الفتن۔ ورواہ ابونعیم فی حلیۃ الاولیاء ج:۶ ص:۱۴۶)

ترجمہ: حضرت مکحولؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگوں (مسلمانوں) کے لئے تین پناہ گاہیں ہیں، جنگِ عظیم جو کہ عمق انطاکیہ میں ہوگی، اس میں پناہ گاہ دمشق ہے، دجال کے خلاف پناہ گاہ بیت المقدس ہے اور یاجوج ماجوج کے خلاف پناہ گاہ طور پہاڑ ہے۔

فائدہ: اس روایت سے پتہ چلتا ہے کہ الملحمة الکبری (جنگِ عظیم) ''عمق'' میں ہوگی۔ یہ وہی عمق (یا اعماق) ہے جو حلب کے قریب ہے۔

عن عبد الله بن بُسر قال قال رسولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ الْمَلْحَمَةِ وَفَتْحِ الْقُسطنطنيةِ سِتُّ سِنِينَ وَيَخْرُجُ الدَّجَالُ فِي السَّابِعَةِ ۔ (ابن ماجہ ج:۲ ص:۱۳۷)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن بُسر سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جنگِ عظیم اور شہر (قسطنطنیہ) کی فتح میں چھ سال کا عرصہ لگے گا اور ساتویں سال دجال نکلے گا۔

فائدہ: جنگِ عظیم اور فتح قسطنطنیہ کے بارے میں دو روایتیں آئی ہیں، ایک میں جنگِ عظیم اور فتح قسطنطنیہ کے درمیان چھ مہینے کی مدت کا ذکر ہے اور دوسری روایت میں یہ مدت چھ سال بیان کی گئی ہے۔ سند کے اعتبار سے علامہ ابن حجر عسقلانیؒ نے فتح الباری میں چھ سال والی روایت کو زیادہ صحیح قرار دیا ہے۔[۱]

نیز ابوداود کی شرح عون المعبود میں ملاعلی قاریؒ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے'' جنگِ عظیم اور خروجِ دجال میں سات سال زیادہ صحیح ہے بمقابلہ سات مہینے کے یعنی جنگِ عظیم اور فتح قسطنطنیہ کے درمیان چھ سال کا عرصہ ہے اور ساتویں سال دجال نکل نکلے گا۔[۲]

قال نَافِعُ بْنُ عُتْبَةَ قال رَسولُ اللهِ تَغْزُونَ جَزِيْرَةَ الْعَرَبِ فَيَفْتَحُهَا اللهُ ثُمَّ فَارِسَ فَيَفْتَحُهَا اللهُ ثُمَّ تغزون الرُّومَ فيفتحها الله ثم تغزون الدجالَ فَيَفْتَحُهُ اللهُ

(مسلم ج:۴ ص:۲۲۲۵)

ترجمہ: حضرت نافع ابن عتبہ کہتے ہیں کہ رسولِ کریم ﷺ نے فرمایا ''تم لوگ (میرے بعد) جزیرۃ العرب میں جنگ کروگے، سو اللہ تعالیٰ اس کو (تمہارے ہاتھوں) فتح کرائے گا پھر تم فارس کی مملکت سے جنگ کروگے، تو اللہ تعالیٰ اس کو (بھی) فتح کرائے گا، پھر تم روم کی مملکت سے جنگ کروگے چنانچہ اللہ تعالیٰ اس کو فتح کرائے گا، اور پھر تم دجال سے جنگ کروگے اللہ اس پر تمہیں فتح عطا فرمائے گا۔

ف ا: اس حدیث شریف میں نبی کریم ﷺ نے مکمل تاریخ اسلام بیان فرمائی ہے۔ جزیرۃ العرب اور فارس (عراق ایران) حضرت عمرؓ کے دورِ خلافت تک فتح ہو چکے

---

حاشیہ [۱] فتح الباری ج:۶ ص:۲۷۸

حاشیہ [۲] عون المعبود ج:۱۱ ص:۲۷۲

تھے۔ جہاں تک روم کی فتح کا تعلق ہے تو رومی سلطنت (Roman empire) 395 عیسوی میں رومن بادشاہ تھیوڈوسس (Theodosius) کے مرنے کے بعد دو حصوں میں تقسیم ہوگئی تھی ،ایک حصہ مشرقی روم جسکا دارالحکومت قسطنطنیہ (استنبول) بنا۔ رومی سلطنت کا یہ حصہ بازنطینی (Byzintine) سلطنت کے نام سے مشہور ہوا۔ اور دوسرا حصہ مغربی روم جس کا دارالحکومت موجودہ اٹلی کا شہر "روم" بنا۔

لہٰذا اگر حدیث میں فتح روم سے مشرقی حصہ مراد لیا جائے تو یہ خلافتِ عثمانیہ کے سلطان فاتح محمدؒ کے ہاتھوں 1453 میں فتح ہو چکا ہے۔ اور اگر اس سے مکمل رومی سلطنت کی فتح مراد ہے تو وہ ابھی باقی ہے اور جلد انشاء اللہ مکمل ہوگی۔

ف ۲: اس حدیث مبارک میں نبی کریم ﷺ نے اس بات کی بھی وضاحت فرمائی کے یہ فتوحات جنگ کے نتیجے میں ہونگی۔ اور اللہ تعالیٰ مجاہدین کے ذریعے یہ فتوحات کرائے گا۔ لہٰذا ہر مسلمان کا یہ عقیدہ ہونا ضروری ہے جو آپ ﷺ نے بیان فرمایا کہ کفر کو شکست جہاد کے ذریعے ہوتی رہی ہے اور ہوتی رہے گی۔ لہٰذا کسی کا یہ کہنا کہ کفر نے کبھی انسانوں سے شکست نہیں کھائی تمام تاریخ اسلام کا تو انکار ہے ہی بلکہ اللہ تعالیٰ کی مصلحتوں، نبی کریم ﷺ کی سیرت اور صحابہ اکرامؓ کی بے شمار جانوں کی قربانی کا بھی مذاق اڑانا ہے۔ سو جس کے دل میں رتی برابر بھی ایمان ہو اس کو ایسے ملحدانہ جملے کہنے سے پرہیز کرنا چاہیے ورنہ ایمان جانے کا خطرہ ہے۔

## مجاہدین کے نعروں سے روم (ویٹی کن سٹی Vatican city) کا فتح ہونا

عن أبی هریرةؓ أنّ النبیﷺ قالَ سَمِعْتُم بِمَدِينَةٍ جانِبٍ منها فِي البَرِّ وَجانِبٍ منها فِي البَحرِ قالوا نعم یا رسولَ اللهِ قالَ لا تقومُ السّاعةُ حتیٰ یَغزُوها سَبعونَ أَلفاً مِن بَنِي إِسحاقَ فإذا جاؤُوها نَزَلوا فَلَمْ يُقاتِلوا بِسِلاحٍ وَلَمْ يَرْمُوا بِسَهْمٍ قالوا لا إلٰه إلّا اللهُ وَاللهُ أكبرُ فَيَسْقُطُ أَحَدُ جانِبَيْها قال ثورٌ لا أَعْلَمُهُ إلّا قال الّذي فِي البَحرِ ثُمَّ يَقولوا الثّانيةَ لا إله إلا الله والله اكبر فيسقط جانبها الآخرُ ثم يقولوا الثّالثةَ لا إله إلا الله والله اكبر فَيُفَرَّجُ لهم فيَدخُلوها فيَغنِموا فبينما هُم يَقتَسِمون المَغانِمَ إذْ جائَهُم الصَّرِيخُ فقال إنّ الدجالَ قد خرجَ فيَترُكون كلَّ شيءٍ وَيَرجِعُون (مسلم ج:۴ ص:۲۲۳۸)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ (ایک دن) نبی کریم ﷺ نے (صحابہ سے) پوچھا کیا

تم نے کسی ایسے شہر کے بارے میں سنا ہے جس کے ایک طرف سمندر اور دوسری طرف جنگل ہے؟ صحابہ نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک کہ حضرت اسحٰقؑ کی اولاد میں سے ستر ہزار آدمی اس شہر کے لوگوں سے جنگ نہیں کر لینگے۔ چنانچہ حضرت اسحٰقؑ کی اولاد میں سے وہ لوگ (جنگ کے ارادے سے) اس شہر میں آئینگے تو اس شہر کے باہر (نواحی علاقے میں) پڑاؤ ڈالینگے۔ (اور شہر کا محاصرہ کرلینگے) لیکن وہ لوگ شہر والوں سے ہتھیاروں کے ذریعے جنگ نہیں کرینگے اور نہ انکی طرف تیر پھینکیں گے بلکہ لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر کا نعرہ بلند کرینگے اور شہر کی دو طرف کی دیواروں میں سے ایک دیوار گر پڑیگی۔ (اس موقع پر) حدیث کے راوی ثور ابن یزیدؒ نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ نے یہاں سمندر کی جانب والی دیوار کہا تھا۔ اس کے بعد حضور ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا کہ پھر وہ لوگ دوسری مرتبہ لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر کا نعرہ لگائینگے تو شہر کی دوسری جانب والی دیوار بھی گر پڑے گی۔ اسکے بعد وہ لوگ تیسری مرتبہ لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر کا نعرہ بلند کرینگے تو انکے لئے شہر میں داخل ہونے کا راستہ کشادہ ہوجائیگا اور وہ شہر میں داخل ہوجائینگے۔ پھر وہ مال غنیمت جمع کرینگے، اور اس مال غنیمت کو آپس میں تقسیم کررہے ہونگے کہ اچانک یہ آواز آئے گی کہ کوئی کہہ رہا ہے کہ دجال نکل آیا ہے۔ چنانچہ وہ سب کچھ چھوڑ کر (دجال سے لڑنے کے لئے) واپس لوٹ آئینگے۔ (مسلم)

فائدہ: یہاں جس شہر کا ذکر ہے اس سے مراد وہ شہر ہے جہاں عیسائیوں کا بڑا پاپ ہوتا ہے۔ اس وقت عیسائیوں کا پاپ اٹلی کے شہر ویٹ کن سٹی میں ہوتا ہے۔

جن احادیث میں شہروں کے دروازوں اور دیواروں کا ذکر ہے تو دیواروں سے مراد حقیقی دیوار بھی ہوسکتی ہے اور اس کے معنٰی یہ بھی ہوسکتے ہیں کہ دیوار سے مراد اس شہر کا دفاعی نظام ہو۔ اسی طرح دروازوں سے مراد اس شہر میں داخل ہونے والے راستے بھی ہوسکتے ہیں۔

## کیا ان جنگوں میں اسرائیل تباہ ہوجائے گا؟

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا دجال سے پہلے ہونے والی جنگوں میں اس خطہ میں موجود متحدہ دشمنوں کو مکمل طور پر شکست ہوجائے گی؟ اگر مکمل شکست ہوگی تو اسرائیل رہے گا یا ختم ہوجائیگا؟

جہاں تک پہلے سوال کا تعلق ہے تو احادیث میں غور کرنے کے بعد یہ بات زیادہ مناسب لگتی ہے کہ اس خطہ میں موجود دشمن مکمل طور پر شکست کھاجائے گا۔ کیونکہ صحیح احادیث میں یہ آیا ہے کہ

حضرت مہدی کے دور میں مکمل امن و امان اور خوشحالی ہوگی۔ اور یہ اس صورت میں ہی ممکن ہے کہ جب دشمن ان علاقوں سے بھاگ جائے۔ نیز فتح قسطنطنیہ اور فتح روم والی حدیثیں بھی اس بات کی تائید کررہی ہیں کہ عرب کے خطے میں موجود دشمن شکست کھا جائے گا۔ اب رہا اسرائیل کا مسئلہ تو یہ واضح ہے کہ جب کافروں کی متحدہ فوجوں کو مار پڑیگی تو اس میں اسرائیل کی قوت بھی ختم ہوجائے گی۔

دجال کے بارے میں آتا ہے کہ وہ کسی بات پر غصہ ہوکر نکلے گا۔ ممکن ہے جب کفر کو واضح شکست ہوجائے تب دجال غصہ کی حالت میں نکلے اور شکست خوردہ کفریہ طاقتیں دوبارہ اس کے ساتھ اکٹھا ہوجائیں گی۔ یہاں ہم خود یہود کی کتابوں سے مختصر حوالے پیش کررہے ہیں جس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ یہودیوں کی ناپاکی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اسرائیل کو تباہ و برباد کردے گا۔

اگرچہ یہود ان آیات میں تاویلیں کرتے ہیں۔ اسرائیل میں واپسی کے جس دن کا یہودی انتظار کررہے ہیں اس دن کے بارے مین خود انکی کتابوں میں بڑا عجیب و غریب نقشہ کھینچا ہے۔ لیکن یہودی اپنی فطری چالبازی کا مظاہرہ کرتے ہوئے انکو غلط معنی پہنا کر لوگوں کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں۔ انکی کتاب ایزاخیل میں ہے:

”پھر اللہ کہتا ہے کہ کیونکہ تم لوگ میرے نزدیک کھوٹے سکے ثابت ہوئے ہو، اسلئے تمہیں یروشلم میں جمع کرونگا جیسے لوگ سونا، چاندی، ٹن، لوہا اور کانسی کو آگ میں ڈالنے کے لئے جمع کرتے ہیں، اسی طرح میں بھی تمہیں غصے اور غضب کے درمیان جمع کرونگا، ور پھر تمہیں پگھلا دونگا، میں تم پر اپنے غضب کی آگ بھڑکادونگا اور تم اس میں پگھل جاؤ گے پھر تمہیں معلوم ہوجائیگا کہ تمہارے رب نے تمہارے اوپر اپنا غضب نازل کیا ہے۔“ (22:19-22) انکی کتاب یرمیاہ (jermiah) میں اس سے بھی سخت تنبیہ آئی ہے۔

”انکی تباہی اور سزا کے اعلان کے کے بعد، جس کے بعد انکی لاشیں کھلے آسمان تلے ڈالدی جائینگی، جہاں گدھ اور کیڑے مکوڑے انکو کھالینگے حتی کہ انکے بادشاہوں اور لیڈروں کی ہڈیاں بھی گل جائینگی، اور زمین پر کوڑے کرکٹ کی طرح پھیل جائینگی۔ (8:3)

یہودی اپنے یروشلم میں جمع ہونے کو اپنی آزادی اور فتح کا دن کہتے ہیں۔ حالانکہ انکی کتابوں کے مطابق یہ دن انکی تباہی اور بربادی کا دن ہوگا۔ اور اسرائیل کے موجودہ حالات بھی اس بات

---

حاشیہ ا حضرت حفصہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا دجال کسی بات پر غصہ ہوکر نکلے گا۔
مسند احمد ج:۶ ص:۲۸۳

کی تصدیق کر رہے ہیں کہ انکا اسرائیل میں آباد ہونا انکی بربادی کا سبب ہے۔ آئے دن کتنے یہودی اسرائیل کی سڑکوں پر کتے بلیوں کی طرح مردار ہوتے نظر آتے ہیں۔ وہ یہودی جو تمام دنیا سے بڑی امیدیں اور بہت تکبر و نخوت کے ساتھ اسرائیل آئے تھے آج انکے خوابوں کی زمین ہی انکے لئے زندہ قبرستان ثابت ہو رہی ہے۔

ان کی کتاب 'یرمیا' میں اللہ تعالی فرماتا ہے۔ ''درختوں کو کاٹ دو اور یروشلم کے خلاف ایک قلعہ بناؤ۔ یہ وہ شہر ہے جسے سزا دی جائے گی۔ اس کے اندر ظلم بھرا ہوا ہے، جیسے کہ کسی چشمے سے پانی ابل رہا ہو اسی طرح سے اس کے اندر سے ظلم ابل رہا ہے۔ اس میں سے تشدد اور نافرمانیوں کی آوازیں آرہی ہیں اور مجھ (خدا) کے سامنے زخموں اور دکھوں کی مسلسل کراہیں آرہی ہیں''۔

''اے صیہون کی بیٹی! لو دیکھو شمال کی جانب سے ایک قوم اٹھ رہی ہے۔ اسی طرح زمین کے آخری حصے سے بھی ایک قوم اٹھائی جائے گی۔ ان کے پاس تیر اور کمان ہوں گے۔ یہ لوگ رحم سے عاری ہیں۔ ان کی آوازوں میں سمندر کی دھاڑ ہے۔ گھوڑوں پر سوار یہ دوڑ رہے ہیں جیسے کہ وہ تمہارے خلاف لڑنے آرہے ہوں۔'' انکی کتاب زیفے نیاہ (Zephaniah) میں ہے:

''تم لوگ خود کو اکٹھا کرو۔ ہاں، اکٹھا کرو خود کو تم لوگ اے اللہ کے ناپسندیدہ انسانو! قبل اسکے کہ اللہ کا فیصلہ آجائے یا دن بھوسے کی طرح گزر جائے یا اللہ کا غضب تم پر نازل ہو جائے یا قبل اسکے کہ اللہ کے غضب کا دن تمہارے سامنے آجائے''۔

اس ناپاک قوم کے بارے میں آخری اقتباس ایزاخیل سے پیش کیا جا رہا ہے تا کہ یہودیوں کی غلامی کرنے والوں کو پتہ لگے کہ انکے آقا کتنے ''معزز'' اور مہذب قوم ہیں۔ ایزاخیل میں ہے:

''تم لوگوں نے میری مقدس چیزوں کو خراب اور میرے بہت سے احکامات کو روندا ہے۔ تیرے اندر ہی وہ لوگ ہیں جو خون بہانے کے لئے بہانہ ڈھونڈتے ہیں۔ تیرے اندر ہی رہ کر وہ قحبہ خانے (Pub) چلاتے ہیں۔ تیرے اندر ہی ایسے لوگ موجود ہیں جو اپنے باپوں کی شرم و حیا والی جگہوں کو کھولتے ہیں۔ تیرے ہی اندر کے لوگ حائضہ عورتوں سے لطف اٹھاتے ہیں۔ کوئی اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرتا ہے، کوئی اسکی بہن سے بدکاری کرتا ہے، کوئی دوسرا اسکی سالی سے ملوث ہوتا ہے۔ اور کوئی اپنے باپ کی بیٹی (یعنی) اپنی بہن کے ساتھ زنا کرتا ہے۔ وہ سود لیتے ہیں اور پھلتے پھولتے ہیں۔ انکے مذہبی رہنماؤں نے میری ہدایات پر ملمع کاری کی ہے۔ وہ

اس عمل کے ساتھ لوگوں کو غلط ہدایات جاری کرتے ہیں۔اور انکے لئے میرے نام پر جھوٹ گھڑتے ہیں۔وہ کہتے ہیں یہی خدا کا فرمان ہے۔

حالانکہ اللہ نے کبھی ایسا فرمان جاری نہیں کیا۔'' ۱ قرآن کریم میں ہے فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ أُولَٰهُمَا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَّنَا أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ فَجَاسُوا خِلَالَ الدِّيَارِ (اے بنی اسرائیل) تو جب ان دو وعدوں میں سے پہلا وعدہ آیگا تو ہم تم پر اپنے ایسے جنگجو بندے بھیجیں گے سو وہ بستیوں میں گھس جائینگے۔ان جنگجوؤں کی یہی صفات اُس حدیث میں بیان کی گئیں ہیں جو خراسان سے لشکر آیگا۔اور کافروں سے قتال کریگا۔

## کافروں کے جدید بحری بیڑے

حضرت کعب فرماتے ہیں کہ سمندر کے کسی جزیرے میں ایک قوم ہے جو نصرانیت کی علمبردار ہے، ہر سال وہ ایک ہزار جہاز تیار کرتے ہیں،اور (جہاز تیار کرنے کے بعد) کہتے ہیں کہ اللہ چاہے نہ چاہے تم ان جہازوں پر سوار ہو جاؤ،راوی کہتے ہیں کہ جب وہ سمندر میں انکو ڈالتے ہیں تو اللہ تعالیٰ تیز ہوا بھیجتا ہے جو انکے جہازوں کو تباہ کر دیتی ہے،راوی کہتے ہیں کہ وہ بار بار جہاز بناتے ہیں (اور یہی سلسلہ ہوتا ہے) تو جب اللہ تعالیٰ یہ معاملہ مکمل فرمانا چاہیگا تو ایسے جہاز بنائے جائینگے کہ اس سے پہلے کبھی سمندر میں ایسے جہاز نہیں چلے ہونگے، پھر یہ لوگ کہیں گے انشاء اللہ تم سوار ہو جاؤ۔راوی کہتے ہیں کہ وہ سوار ہو جائینگے۔وہ قسطنطنیہ سے گذرینگے فرمایا کہ قسطنطنیہ والے ان سے خوف زدہ ہو جائینگے ،وہ پوچھیں گے تم کون ہو؟ تو یہ کہیں گے کہ ہم نصرانیت کے علمبردار لوگ ہیں۔

اس قوم کی طرف ہم جارہے ہیں جس نے ہمیں ہمارے اور ہمارے آباؤ اجداد کے ملک سے نکالا ہے،کعب کہتے ہیں کہ قسطنطنیہ والے اپنے جہازوں سے انکی مدد کرینگے،آگے فرمایا کہ پھر یہ ''عکا'' کی بندرگاہ پر آئینگے اور وہاں کشتیوں کو نکال کر جلا دینگے،اور کہینگے یہ ہماری اور ہمارے باپ داداوں کی سرزمین ہے۔حضرت کعب نے فرمایا اس وقت امیر المؤمنین بیت المقدس میں ہونگے، چنانچہ (امیر) مصر والوں سے،عراق والوں سے اور یمن والوں سے امداد طلب کرنے کے لئے قاصد بھیجیں گے۔ راوی کہتے ہیں کہ انکا قاصد مصر والوں کا یہ پیغام لیکر آیگا کہ وہ کہتے

---

حاشیہ ۱ دی ڈے آف ریتھ (The Day Of Wrath) از ڈاکٹر سفر ابن عبد الرحمٰن الحوالی کے اردو ترجمے ''یوم الغضب'' (از انجیل 22:1-19)

ہیں کہ ہم تو سمندر والے لوگ ہیں (یعنی ہماری سرحدیں سمندر میں ہیں) اور سمندر سرکش ہے (یعنی طاقت ور دشمن سمندر میں آیا ہوا ہے) سو اہل مصر انکی (امیر کی) مدد نہیں کرینگے، انکا قاصد اہل عراق کا جواب لیکر آئیگا اور کہے گا کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم تو سمندر والے ہیں اور سمندر سرکش ہے، لہٰذا وہ بھی امداد نہیں کرینگے۔ راوی کہتے ہیں کہ یمن والے اپنی اونٹنیوں پر سوار ہو کر آئینگے اور انکی مدد کرینگے۔ حضرت کعب نے آگے بیان کیا کہ اس خبر کو چھپایا جائیگا، راوی کہتے ہیں کہ انکا قاصد "حمص" (Hims شام کا مشہور شہر) سے گذریگا۔ وہاں صورتِ حال یہ ہوگی کہ حمص میں موجود عجمی لوگوں نے (یعنی کافروں نے۔ راقم) وہاں کے مسلمانوں کو تنگ کر رکھا ہوگا، اس بات کی خبر یہ قاصد مسلمانوں کے امیر کو دیگا، وہ کہیں گے کہ اب ہم کس چیز کا انتظار کررہے ہیں، حالانکہ ہر شہر میں مسلمانوں کو تنگ کیا جارہا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ وہ حمص والوں کی جانب بڑھیں گے۔ چنانچہ ایک تہائی مسلمان شہید ہو جائیں گے، ایک تہائی اونٹوں کی دم پکڑ کر بیٹھ جائینگے (یعنی جہاد میں نہیں جائینگے) اور لوگوں میں شامل ہو جائینگے، اور ایسی گم نام سرزمین میں مرینگے (جہاں انکی کسی کو خیر خبر بھی نہ ہوگی)۔ آگے فرمایا کہ نہ تو یہ اپنے گھر والوں کے ہی پاس جاسکیں گے اور نہ ہی جنت دیکھ سکیں گے۔ (اور باقی) ایک تہائی فاتح ہونگے۔ پھر لبنان کے پہاڑ میں کافروں کا پیچھا کرتے ہوئے خلیج تک پہنچ جائینگے۔ اور امارت ان ہی کے سپرد ہو جائے گی جو لوگوں کے امیر تھے۔ جھنڈا اٹھانے والا جھنڈا اٹھائیگا، اور جھنڈے کو گاڑھ دیگا، اور صبح کی نماز کا وضو کرنے کے لئے پانی کے پاس آئے گا، راوی کہتے ہیں پانی ان سے دور چلا جائیگا۔ وہ اس (پانی) کے پیچھے جائینگے تو وہ اور دور چلا جائیگا، چنانچہ جب وہ یہ صورتِ حال دیکھیں گے تو اپنا جھنڈا اٹھائینگے اور پانی کا پیچھا کرتے کرتے اس کنارے کو پار کر جائینگے۔ (وہاں پہنچ کر) پھر جھنڈا گاڑھ دینگے، پھر اعلان کرینگے کہ اے لوگو اس خلیج کو پار کر جاؤ۔ کیونکہ اللہ نے تمہارے لئے سمندر کو اسی طرح پھاڑ کر راستہ بنادیا ہے جیسے بنی اسرائیل کے لئے کیا تھا۔ چنانچہ لوگ سمندر پار کر جائینگے۔ (السنن الواردۃ فی الفتن ج: ۶ ص: ۱۱۳۶)

یہ روایت کچھ الفاظ کے فرق کے ساتھ نعیم ابن حماد نے اپنی "کتاب الفتن" میں بھی نقل کی ہے۔

ف ا: جب پہلی بار مسلمانوں کے امیر سے پانی دور جائیگا تو وہ وضو کرنے کے لئے اسکے پیچھے جائینگے پھر دور جائیگا پھر پیچھے جائینگے، اس طرح کافی دور تک پانی کے پیچھے جائیں گے، لیکن سمجھ نہیں پائینگے کہ یہ کیوں دور جارہا ہے۔ اسطرح جب ایک کنارہ پار کر جائینگے تو پھر سمجھ جائینگے کہ یہ تو اللہ نے سمندر میں انکے لئے راستہ بنادیا ہے۔ چنانچہ وہ لوگوں کو بتائینگے اور تمام لوگ سمندر پار

کر جائینگے۔

ف ۲: جنگِ خلیج (1991) کے وقت امریکہ اور اسکے اتحادیوں کے بحری بیڑے جس انداز میں دنیا کے سامنے آئے۔ اس سے پہلے ایسے بحری جہاز کبھی سمندر کی پشت پر نظر نہیں آئے تھے۔ البتہ اس بات کا کچھ علم نہیں کہ یہ انکی پہلی کوشش تھی یا اس سے پہلے بھی یہ کفار بحری بیڑے بنانے کی کوشش کرتے رہے ہیں اور وہ تباہ ہوئے ہوں؟

اہلِ مغرب میں یہ خوبی ہے کہ وہ ناکامیوں پر دل برداشتہ ہو کر بیٹھ نہیں جاتے بلکہ ان سے سبق حاصل کرتے ہیں اور پھر دوبارہ اپنے مقصد کو پورا کرنے میں جت جاتے ہیں۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے ان کی ان اچھی عادات کو یوں بیان فرمایا ہے ''مستورد قرشی نے حضرت عمرو ابن العاصؓ کے سامنے فرمایا کہ میں نے رسول ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت اس وقت آئے گی جب رومیوں (اہلِ مغرب) کی اکثریت ہوگی۔ اس پر عمرو ابن العاصؓ نے کہا کہ غور کرو تم کیا کہہ رہے ہو؟ مستورد قرشی نے کہا میں وہی کہہ رہا ہوں جو میں نے رسول ﷺ سے سنا ہے۔ پھر حضرت عمروؓ ابن العاص نے (پھر) کہا کہ اگر تم یہ کہتے ہو تو (یہ بھی سن لو کہ) انھیں میں یہ چار عادات بھی ہیں۔ فتنے کے وقت وہ لوگوں میں سب سے زیادہ بردبار ہوتے ہیں۔ (۲) اور کسی مصیبت کے بعد (دوسروں کے مقابلے) بہت جلد سنبھلنے والے ہوتے ہیں۔ (۳) بھاگ جانے کے بعد سب سے پہلے لوٹ آنے والے ہوتے ہیں۔ (۴) اور وہ مسکینوں، یتیموں اور ضعیفوں کے بہت خیر خواہ ہوتے ہیں۔ اور پانچویں بہترین خوبی ان کی یہ ہے کہ وہ بادشاہوں کے ظلم کو سب سے زیادہ روکنے والے ہوتے ہیں۔ (مسلم ج:۴ ص:۲۲۲۲ / التاریخ الکبیر ج:۸ ص:۱۶)

اس لئے کوئی بعید نہیں کہ وہ کئی سالوں سے بحری بیڑے بنا رہے ہوں اور ہر بار اللہ تعالیٰ انکے بیڑے تباہ کر دیتا ہو۔ چونکہ میڈیا انکے ہاتھ میں ہے لہٰذا ان کی مرضی کے بغیر کوئی خبر کم ہی باہر آتی ہے۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب بندوں کے ہاتھوں اس طاقت ور کفر کو تباہ کرانے کا ارادہ کیا تو انکو جزیرۃ العرب میں لے آیا۔ اور عالمی کفر اپنی قوت اور بحری بیڑوں کے ساتھ اتراتا ہوا آیا ہے۔

اس بحری بیڑے میں ابراہیم لنکن نامی جہاز بھی ہے۔ یہ طیارہ بردار ( Air Craft Carrier) جہاز ہے۔ یہ پانی پر تیرتا ایک چھوٹا سا شہر ہے۔ اس جہاز کی لمبائی 1108 فٹ اور چوڑائی 257 فٹ ہے۔ اس میں 5,500 افراد کی رہائش کے لئے کوارٹر بنے ہوئے ہیں۔ جو تین مہینے تک اس میں بغیر کسی باہر کی مدد کے رہ سکتے ہیں۔ اس جہاز کا اپنا ریڈیو اور ٹی وی اسٹیشن

ہے۔اپناڈاکخانہ اور دوبار برشاپ ہیں۔اس میں دو نیوکلیئری ایکٹربھی ہیں۔اس میں 80 جنگی طیارے ہروقت کھڑے رہتے ہیں۔اور ایک منٹ میں چار طیارے حملے کے لئے پرواز کرسکتے ہیں۔جہاں تک سمندر کے جزیروں کا تعلق ہے، جہاں کے لوگ نصرانیت کے علمبردار ہیں، تو اس میں اس وقت سرفہرست امریکہ وبرطانیہ ہیں۔ان کے جزیروں میں کتنے ہی جزیرے ایسے ہیں کہ ان کے بارے میں باہر کی دنیا کو ہوا بھی نہیں لگنے دی جاتی۔ اسکے علاوہ بحراوقیانوس (Atlantic Ocean) میں کتنے ہی گمنام جزائر ہیں جہاں کفر کی خفیہ سرگرمیاں جاری ہیں اور دنیا والوں کو کچھ پتہ بھی نہیں لگ پاتا۔اسی طرح کے ایک علاقے کے بارے میں یہاں مختصر بیان کرینگے جو قارئین کے لئے یقیناً دلچسپی کا باعث ہوگا۔

## برمودا تکون (Bermuda Tringle)

یہ علاقہ بحراوقیانوس میں کیوبا سے پہلے پورٹی ریکو (Porti richo) کے قریب ہے۔اس کے بارمیں آج تک عجیب وغریب باتیں سننے میں آتی رہی ہیں، لیکن باوجود بہت سی تحقیقات کے ابھی تک کوئی بھی تحقیق مکمل طور پر منظرِ عام پر نہیں لائی گئی ہے۔اس بات سے ہی اس علاقے کی پراسراریت کا پتہ چلتا ہے۔اب تک یہاں بے شمار جہاز غائب ہوچکے ہیں، جب ان کا پتہ لگانے کے لئے طیارے اس علاقے کے اوپر پہنچے تو طیارے بھی غائب ہوگئے۔ ہر غائب ہونے والی جہاز کی داستان سننے سے تعلق رکھتی ہے۔

پہلا واقعہ جو باہر کی دنیا کے سامنے آیا وہ 1874 میں غائب ہونے والا پہلا جہاز تھا۔اس میں موجود تین سو سے زیادہ افراد مع کیپٹن کے لاپتہ ہوگئے اور جہاز بغیر کیپٹن کے بحفاظت ساحل پر پایا گیا۔ایک مرتبہ جہاز کے تمام مسافر ساحل پر دیوانگی کے عالم میں پائے گئے اور انکا جہاز اس علاقے میں غائب ہوگیا، مسافروں کے بقول جہاز جب اس علاقے میں پہنچا تو ذہن کو ایک جھٹکا سا لگا پھر اسکے بعد انھیں کچھ معلوم نہیں کہ وہ کس طرح ساحل پر پہنچے۔اس طرح ہوائی جہازوں کے ساتھ بھی حیران کن واقعات پیش آتے رہے ہیں۔ ہر واقعہ کے بعد تحقیاتی کمیٹیاں بنائی گئی ہیں لیکن کسی بھی کمیٹی کی رپورٹ کو منظرِ عام پر نہیں آنے دیا گیا۔ بلکہ دنیا کی توجہ حقائق سے ہٹانے کے لئے عالمی دھوکہ بازوں نے افسانہ نگاروں کے ذریعے ایسی دیومالائی (Mythical) کہانیاں بیان کرائیں کہ دنیا اسکی دیومالائیت میں ہی گم ہوکر رہ گئی، اور اس طرح ابلیس کے چیلوں نے حقائق کو دنیا سے چھپائے رکھا۔

اس علاقے کے بارے میں ایک بات مشترک طور پر کی جاتی ہے کہ اکثر اس جگہ پانی کے اندر سے آگ نکلتی اور پھر پانی میں آگ داخل ہوتی ہوئی دیکھی جاتی ہے۔ابلیسی قوتوں کی خفیہ سرگرمیوں اور عالمی مکاروں کی مکاریوں کا جائزہ لیا جائے تو اس بات کے کافی شواہد ملتے ہیں کہ یہ علاقہ عالمی کفریہ قوتوں کا کوئی خفیہ ٹھکانہ ہے جہاں رہ کر وہ اپنی خفیہ سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہیں۔حدیث میں آتا ہے کہ ابلیس اپنا تخت سمندر میں بچھاتا ہے۔اب ظاہر ہے کہ ابلیس کا تخت یا اسکا مرکز ایسا علاقہ ہوگا جو کفر کا گڑھ ہو۔نیز قرآن وحدیث سے یہ بات بھی ثابت ہے کہ ابلیس اپنے ان دوستوں کو جو انسان ہیں، مشورے دیتا ہے۔حتیٰ کہ جب ضرورت پڑتی ہے تو خود انسان کی شکل میں آکر ان کے ساتھ شامل ہو جاتا ہے۔جنگِ بدر میں ابلیس بنو کنانہ کے سردار سُراقہ ابن مالک کی شکل میں ابوجہل کے ساتھ موجود تھا اور ابوجہل کو جنگ کرنے کے لئے مسلسل بھڑکا رہا تھا۔

ابلیس کا مرکز سمندر میں کہیں ایسے علاقہ سے قریب ہونا چاہئے جہاں سے اس وقت تمام ابلیسی منصوبے پروان چڑھ رہے ہیں۔برمودا تکون امریکہ سے قریب ہے اور امریکہ اس وقت عالمی کفر کا مرکز بنا ہوا ہے۔لہٰذا ممکن ہے کہ برمودا کا علاقہ ابلیس کا مرکز ہو اور یہاں سے وہ اپنے شیطانوں جن ہوں یا انسان، سے کارگذاری سننے کے بعد انکو ہدایات دیتا ہو۔اور دنیا والوں کو اس سے دور رکھنے کے لئے انھوں نے اس علاقے کو وحشت کی علامت بنا دیا ہے۔اور جو تحقیقات ہوئی بھی ہیں ظاہر ہے وہ بغیر عالمی قوتوں کی مرضی کے باہر نہیں آسکتیں۔

اس بحث کی روشنی میں امریکی صدر بش کا وہ بیان جو اس نے اپنے نبی ہونے کے بارے میں دیا اور کہا کہ مجھے براہِ راست خدا سے ہدایات ملتی ہیں، تو کوئی بعید نہیں کہ ابلیس اس کو براہِ راست ہدایات دیتا ہو۔یا پھر دجال اس کو کسی اور جگہ سے براہِ راست ہدایات دیتا ہو۔

دجال کا ہم نے اسلئے کہا کہ عیسائیوں کے ایک فرقے کا یہ نظریہ ہے کہ دجال اپنے منظرِ عام پر آنے سے پہلے اپنے لئے ماحول سازگار کرے گا اور اپنی مخالف قوتوں کو پیچھے رہ کر اپنے ایجنٹوں سے ختم کرائے گا۔برمودا کے بعد ہم پھر حدیث کی طرف آتے ہیں۔

ف ۳: مذکورہ حدیث میں آگے یہ ہے کہ قسطنطنیہ والے انکی مدد کرینگے، موجودہ دور میں دیکھا جائے تو ترکی پر اس طبقے کی حکمرانی ہے جو اپنے دلوں میں مسلمانوں سے زیادہ کفار کی محبت رکھتا ہے۔اور یہ بھی ممکن ہے کہ مکمل ہی کافروں کے قبضے میں چلا جائے۔

دوسرا باب

# دجال کا بیان

دجال کے بیان کی اہمیت امت کے اندر کتنی رہی ہے اس بات کا اندازہ آپ یوں لگا سکتے ہیں کہ مسلمانوں کے گھروں میں مائیں جہاں اپنے بچوں کو دیگر اسلامی عقائد اور بنیادی تعلیمات سے آگاہ کرتی رہی ہیں انہی میں سے ایک دجال کا ذکر بھی ہے۔ آپ جب چھوٹے ہونگے تو بچپن ہی سے اپنی ماؤں کی زبانی دجال کا خوفناک کردار آپکے لاشعور میں بٹھا دیا گیا ہوگا۔ یہ درحقیقت امت مسلمہ کی ماؤں کی وہ تربیت تھی جو بچے کو اسلامی عقائد سے ہٹنے نہیں دیتی تھی۔ لیکن اب شاید صورتِ حال تبدیل ہو رہی ہے اور ''جاہلی تہذیب'' نے آج کی ماؤں کو اس اہم ذمہ داری سے کافی حد تک غافل کر دیا ہے۔ نیز یہ خروجِ دجال کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے کہ اس وقت لوگ دجال کے ذکر کو بھول جائیں گے۔ لہٰذا اگر آپ فتنہ دجال سے خود کو اور اپنے گھر والوں کو بچانے کا ارادہ رکھتے ہیں تو اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ مردوں کے ساتھ ساتھ اپنے گھروں میں دجال کے تذکروں کو عام کیا جائے، تا کہ انکے آغوش میں تربیت پانے والی نسل کو اپنے سب سے بڑے دشمن سے بچپن ہی سے آگاہی حاصل ہو۔

## دجال کے بارے میں یہودیوں کا نظریہ

دجال کے متعلق احادیث بیان کرنے سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ دجال کے بارے میں یہودیوں کے نظریات اور انکی (موجودہ تحریف شدہ) کتابوں میں بیان شدہ پیشن گوئیاں بیان کی جائیں۔ تا کہ اس وقت جو کچھ امریکہ اور دیگر کفار، یہودیوں کے اشاروں پر کر رہے ہیں اسکا پس منظر اور اصل مقصد سمجھ میں آسکے۔ دجال کے بارے میں یہودیوں کا یہ نظریہ ہے کہ وہ یہودیوں کا بادشاہ ہوگا۔ وہ تمام یہودیوں کو بیت المقدس میں آباد کریگا ساری دنیا پر یہودیوں کی حکومت قائم کریگا۔ دنیا میں پھر کوئی خطرہ یہودیوں کے لئے باقی نہیں رہے گا۔ تمام دہشت گردوں (تمام یہودی مخالف قوتوں) کا خاتمہ کر دیا جائے گا۔ اور ہر طرف امن وامان اور انصاف کا دور دورہ ہوگا۔ انکی

کتاب ایزاخیل میں لکھا ہے: ''اے صیہون کی بیٹی خوشی سے چلاؤ۔اے یروشلم کی بیٹی مسرت سے چیخو، دیکھو تمہارا بادشاہ آرہا ہے۔وہ عادل ہے اور گدھے پر سوار ہے خچر یا گدھی کے بچے پر۔میں یو فریم سے گاڑی کو اور یروشلم سے گھوڑے کو علیحدہ کرونگا۔جنگ کے پر توڑ دئے جائینگے،اسکی حکمرانی سمندر اور دریا سے زمین تک ہوگی (زکریا 10-9:9)

''اس طرح اسرائیل کی ساری قوموں کو ساری دنیا سے جمع کرونگا، چاہے وہ جہاں کہیں بھی جا بسے ہوں اور انہیں انکی اپنی سرزمین میں جمع کرونگا۔میں انھیں اس سرزمین میں ایک ہی قوم کی شکل دیدونگا اسرائیل کی پہاڑی پر جہاں ایک ہی بادشاہ ان پر حکومت کریگا''۔(ایزاخیل 37:21-22)

سابق امریکی صدر ریگن نے ۱۹۸۳ میں امریکن اسرائیل پبلک افیرز کمیٹی (AIPAC) کے ٹام ڈائن سے بات کرتے ہوئے کہا'' آپکو علم ہے کہ میں آپکے قدیم پیغمبروں سے رجوع کرتا ہوں۔جنکا حوالہ قدیم صحیفے میں موجود ہے۔اور آرمیگڈن ا کے سلسلے میں پیشن گوئیاں اور علامتیں بھی موجود ہیں۔اور میں یہ سوچ کر حیران ہوتا ہوں کہ کیا ہم ہی وہ نسل ہیں جو آئندہ حالات کو دیکھنے کے لئے زندہ ہیں۔یقین کیجئے (یہ پیشن گوئیاں) یقینی طور پر اس زمانے کو بیان کررہی ہیں جس سے ہم گذر رہے ہیں۔صدر ریگن نے مبشر چرچ کے جم بیکر سے ۱۹۸۱ میں بات چیت کرتے ہوئے کہا تھا کہ'' ذرا سوچئے کم سے کم بیس کروڑ سپاہی بلاد مشرق سے ہونگے۔اور کروڑوں مغرب سے ہونگے سلطنتِ روما کی تجدید نو کے بعد (یعنی مغربی یورپ) پھر عیسیٰ مسیح (یعنی دجال۔راقم) ان پر حملہ کرینگے۔جنھوں نے انکے شہر یروشلم کو غارت کیا ہے۔اسکے بعد وہ ان فوجوں پر حملہ کرینگے جو میگڈون یا آرمیگڈون کی وادی میں اکٹھی ہونگی۔اس میں کوئی شک نہیں کہ یروشلم تک اتنا خون بہے گا کہ وہ گھوڑوں کی باگ کے برابر ہوگا۔یہ ساری وادی جنگی سامان اور جانوروں اور انسانوں کے زندہ جسموں اور خون سے بھر جائیگی۔

پال فنڈلے کہتا ہے''ایسی بات سمجھ میں نہیں آتی کہ انسان دوسرے انسان کے ساتھ ایسے غیر انسانی عمل کا تصور بھی نہیں کرسکتا لیکن اس دن خدا انسانی فطرت کو یہ اجازت دیدیگا کہ اپنے آپکو پوری طرح ظاہر کردے۔دنیا کے سارے شہر لندن پیرس، ٹوکیو، نیویارک، لاس اینجلس، شکاگو سب صفحہ ہستی سے مٹ جائینگے۔

---

حاشیہ ا: آرمیگڈن لفظ میگوڈو سے نکلا ہے۔یہ جگہ تل ابیب سے ۵۵ میل شمال میں ہے اور بحیرہ طبریہ اور بحر متوسط کے درمیان میں واقع ہے۔(دیکھیں نقشہ نمبر ۲)

''تقدیر عالم کے بارے میں مسیح دجال کا اعلان ایک عالمگیر پریس کانفرنس سے نشر ہوگا۔ جسے سیٹلائٹ کے ذریعے ٹی وی پر دکھایا جائیگا۔ (ٹی وی پرائیونجیل قیصر بلفن ہسٹن)

مقدس سرزمین پر یہودیوں کی واپسی کو میں اس طرح دیکھتا ہوں کہ یہ مسیح (دجال) کے دور کی آمد کی نشانی ہے۔ جس میں پوری انسانیت ایک مثالی معاشرہ کے فیض سے لطف اندوز ہوگی۔ (سابق سینیٹر مارک ہیٹ فیلڈ)

(Forcing god's hand) کی مصنفہ گریس ہال سیل کہتی ہیں کہ ''ہمارے گائیڈ نے قبۃ الصخراء (Tomb stone) اور مسجد اقصی کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ ہم اپنا تیسرا ہیکل وہاں بنائینگے۔ اسکی تعمیر کا ہمارا منصوبہ تیار ہے، تعمیراتی سامان تک آگیا ہے، اسے ایک خفیہ جگہ رکھا گیا ہے۔ بہت سی دکانیں بھی جس میں اسرائیلی کام کر رہے ہیں وہ ہیکل کے لئے نادر اشیاء تیار کر رہے ہیں ایک اسرائیلی، خالص ریشم کا تار بن رہا ہے جس سے علماء یہود کے لباس تیار کئے جائینگے۔ (ممکن ہے یہ وہی تیجان یا سیجان والی چادریں ہوں جن کا ذکر حدیث میں آیا ہے۔ راقم

وہ آگے لکھتی ہیں '' (ہمارا گائیڈ کہتا ہے) ہاں تو ٹھیک ہے ہم آخری وقت کے قریب آپہنچے ہیں جیسا کہ میں نے کہا تھا کہ کٹر یہودی مسجد کو بم سے اڑا دینگے جس سے مسلم دنیا بھڑک اٹھے گی یہ اسرائیل کے ساتھ ایک مقدس جنگ ہوگی یہ بات مسیح (دجال) کو مجبور کریگی کہ وہ درمیان میں آکر مداخلت کریں۔

۱۹۹۸ کے اواخر میں ایک اسرائیلی خبرنامہ کی ویب سائٹ پر دکھایا گیا۔ جس میں کہا گیا کہ اسکا مقصد مسلمانوں کی عبادت گاہوں کو آزاد کرانا اور ان کی جگہ ہیکل کی تعمیر ہے۔ خبرنامہ میں لکھا ہے کہ اس ہیکل کی تعمیر کا نہایت مناسب وقت آگیا ہے۔ خبرنامہ میں اسرائیلی حکومت سے مطالبہ کیا گیا تھا کہ ملحدانہ اسلامی قبضے کو مسجد کی جگہ سے ختم کرائے۔ تیسرے ہیکل کی تعمیر بہت قریب ہے۔ (بحوالہ Forcing god's hand ترجمہ خوفناک جدید صلیبی جنگ)

''میں نے لینڈا اور براؤن (یہودی) کے گھر (اسرائیل) میں قیام کیا۔ ایک دن شام کو دوران گفتگو میں نے کہا کہ عبادت گاہ کی تعمیر کے لئے مسجد اقصی کو تباہ کر دینے سے ایک ہولناک جنگ شروع ہوسکتی ہے۔ تو اس یہودی نے فوراً کہا ''ٹھیک بالکل یہی بات ہے۔

ایسی ہی جنگ ہم چاہتے ہیں کیونکہ ہم اس میں جیتیں گے پھر ہم تمام عربوں کو اسرائیل کی

سرزمین سے نکال دینگے اور تب ہم اپنی عبادت گاہ کو از سر نو تعمیر کرینگے۔ (خوفناک جدید صلیبی جنگ) دریائے فرات خشک ہو جائے گا:( book of revealation) الہام کی کتاب کے سولویں انکشاف میں ہے دریائے فرات خشک ہو جائیگا اور اس طرح مشرق کے بادشاہوں کو اجازت مل جائیگی کہ اسے پار کر کے اسرائیل پہنچ جائیں۔

امریکی صدر نکسن نے اپنی کتاب وکٹری ود آؤٹ وار ( Victory without war) میں لکھا ہے کہ ۱۹۹۹ تک امریکی پوری دنیا کے حکمراں ہونگے اور یہ فتح انہیں بلا جنگ حاصل ہوگی اور پھر امور مملکت مسیح (دجال) سنبھال لینگے گویا مذکورہ سال تک مسیح کے انتظامات مکمل ہو چکے ہونگے اور امریکیوں کی ذمہ داری ان انتظامات مکمل کرنے تک ہے اسکے بعد نظام مملکت مسیح چلائینگے۔

''لاکھوں بنیاد پرست (Fundamentalist) عیسائیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ خدا اور ابلیس کے درمیان آخری معرکہ انکی زندگی میں ہی شروع ہوگا۔ اور اگر چہ ان میں سے بیشتر کو امید ہے کہ انھیں جنگ کے آغاز سے پہلے ہی اٹھا کر بہشت میں پہنچا دیا جائیگا۔ پھر بھی وہ اس امکان سے خوش نہیں کہ عیسائی ہوتے ہوئے وہ ایک ایسی حکومت کے ہاتھوں غیر مسلح کر دیے جائینگے جو دشمنوں کے ہاتھوں میں بھی جا سکتی ہے۔ اس انداز فکر سے ظاہر ہے کہ بنیاد پرست فوجی تیاریوں کی اتنی پر جوش حمایت کیوں کرتے ہیں وہ اپنے نقطہ نظر سے دو مقاصد پورے کرتے ہیں ایک تو امریکیوں کو انکی تاریخی بنیادوں کے ساتھ جوڑتے ہیں اور دوسرے انکو اس جنگ کے لئے تیار کرتے ہیں جو آئندہ ہوگی اور جسکی پیشن گوئی کی گئی ہے۔ اس سے یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ بائبل پر یقین رکھنے والے لاکھوں کرسچن اپنے آپ کو اتنی پختگی کے ساتھ داؤدی (Davidians) یعنی ٹیکساس کے قدیم باشندوں کے ساتھ کیوں جوڑتے ہیں۔ (ڈیمن تھامسن کی تصنیف The end of time: faith and fear with shadows of millenium'' ہچنگز لکھتا ہے۔

''عرب دنیا ایک عیسیٰ دشمن دنیا ہے (ویبر اینڈ ہچنگز کیا یہ آخری صدی ہے ( Is this the last century) میں کسی نجات دہندہ کیلئے عیسائی بھی منتظر ہیں اور یہودی اس معاملے میں سب سے زیادہ بے چین ہیں۔ قیام اسرائیل 1948 اور بیت المقدس پر قبضے 1967 سے پہلے وہ یہ دعا کرتے تھے اے خدا یہ سال یروشلم میں۔ جبکہ اب وہ دعا کرتے ہیں اے خدا ہمارا مسیح جلد

آ جائے۔

غرض جو پیشن گوئیاں عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے حوالے سے وارد ہوئی ہیں یہودی انکو دجال کے لئے ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ وہ اس سلسلے میں عیسائیوں کو بھی دھوکہ دے رہے ہیں کہ ہم مسیح موعود کا انتظار کر رہے ہیں اور مسلمان Anti Christ یعنی مسیح مخالف ہیں۔ حالانکہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ مسلمان اور عیسائی حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے منتظر ہیں جبکہ یہودی جس کا انتظار کر رہے ہیں وہ دجال ہے جس کو سیدنا عیسیٰ علیہ السلام قتل کریں گے۔ اسلئے عیسائی برادری کو موجودہ صورت حال میں مسلمانوں کا ساتھ دینا چاہئے نہ کہ یہودیوں کا۔ کیونکہ یہودی انکے پرانے دشمن ہیں۔

## نبوت کا دعویدار بش کذاب

یہاں ایمان والوں کی خدمت میں ہم اللہ کے دشمنوں کے عزائم بیان کر رہے ہیں تا کہ انکی سمجھ میں آجائے کہ وہ جس جنگ کو کوئی اہمیت ہی نہیں دے رہے اور جسکو خطوں یا سیاست کا نام دیکر اپنا وامن بچانے کی کوشش کی جارہی ہے، عالمِ کفر اس جنگ کو کس نظر سے دیکھ رہا ہے۔ موجودہ امریکی صدر بش نے عراق پر حملے سے پہلے کہا تھا کہ اس جنگ کے بعد انکا مسیح موعود (یعنی دجال) آنے والا ہے۔ اسکے بعد بش نے اسرائیل کا دورہ کیا۔ ماسکو ٹائمز کے مطابق اس دورے کے دوران ایک مجلس میں، جس میں سابق فلسطینی وزیر اعظم محمود عباس اور حماس کے لیڈر بھی شریک تھے، بقول محمود عباس بش نے دعوے کئے کہ:

۱۔ میں نے (اپنے حالیہ اقدامات کے لئے) براہِ راست خدا سے قوت حاصل کی ہے۔

۲۔ خدا نے مجھے حکم دیا کہ القاعدہ پر ضرب لگاؤ اسلئے میں نے اس پر ضرب لگائی۔ اور مجھے ہدایت کی کہ میں صدام پر ضرب لگاؤں جو میں نے لگائی اور اب میرا پختہ ارادہ ہے کہ میں مشرق وسطیٰ کے مسئلے کو حل کروں اگر تم لوگ (یہودی) میری مدد کرو گے تو میں اقدام کرونگا ورنہ میں آنے والے الیکشن پر توجہ دونگا۔

بش کا یہ بیان ہر ایمان والے کی آنکھیں کھول دینے کے لئے کافی ہے، جو دنیا میں جاری جہادی تحریکوں کو مختلف نام دیکر بدنام کر رہے ہیں یا ان سے خود کو لاتعلق رکھے ہوئے ہیں۔

بش اپنی نبوت کا دعویٰ اکثر کرتا رہتا ہے۔ وہ کہتا ہے I am messenger of God میں خدا کا پیغمبر ہوں۔ بش کا خدا ابلیس یا دجال ہے جو اس کو براہِ راست حکم دیتا ہوگا۔ قرآن کریم

نے اس طرف اشارہ فرمایا ہے، وانّ الشیاطین لیوحون الیٰ اؤلیائھم. اور بیشک شیاطین اپنے دوستوں کو حکم دیتے ہیں۔اس طرح بش اس وقت دنیا کا سب سے بڑا کذاب (جھوٹ بولنے والا) ہے۔

فری تھاٹ ٹوڈے کے مدیر کا خیال ہے کہ ''صدر بش جیسا مذہبی صدر ہم نے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔وہ ایک مذہبی مشن پر ہیں، اور آپ مذہب کو ان کے عسکریت (Militarism) سے علیحدہ نہیں کر سکتے''۔ جب بش کے ناقدین نے اس پر تنقید کی کہ آپ اس جنگ میں خدا کو درمیان میں کیوں گھسیٹ رہے ہیں تو بش نے کہا God is not neutral in this war on terrorism کہ خدا دہشت گردی کی اس جنگ میں غیر جانب دار نہیں ہے۔

ڈیوڈ فرم اپنی کتاب ''دارائٹ مین'' (The Right Man) میں لکھتا ہے ''اس جنگ نے اس (بش) کو پکا کروسیڈر (صلیبی جنگجو) بنادیا ہے۔

بش کا یہ حال گیارہ ستمبر کا رد عمل نہیں بلکہ بش ابتداء ہی سے ایک مذہبی جنونی ہے۔جس وقت وہ ٹیکساس کا گورنر تھا اس وقت اس نے کہا تھا کہ ''میں اگر تقدیر کے لکھے پر، جو تمام انسانی منصوبوں کو پیچھے چھوڑ جاتا ہے، یقین نہ رکھتا تو میں کبھی بھی گورنر نہیں بن سکتا تھا۔بش پر لکھنے والوں کا کہنا ہے کہ ان کے ہر بیان اور ہر انٹرویو سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو یہ سمجھتے ہیں کہ وہ ایک میسینک مشن (دجالی مشن) پر ہیں۔واضح رہے کہ عیسائی عیسیٰ علیہ السلام کا انتظار کرتے ہیں جبکہ یہودی عیسیٰ علیہ السلام (jesus) کے بجائے مسیحا (Messiah) یعنی دجال کا انتظار کرتے ہیں۔لہٰذا بش بھی یہودیوں کا حق نمک ادا کرتے ہوئے خود کو عیسوی مشن (Jesus/Christ Mission) پر کہنے کے بجائے مسیحی مشن Messianic (Mission) پر کہتا ہے۔

اور الفاظ کا یہ ہیر پھیر کر کے وہ تمام عیسائی برادری کو دھوکہ دے رہا ہے۔

## فتنہ دجال احادیث کی روشنی میں

فتنہ دجال کی ہولناکی کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ خود نبی کریم ﷺ اس فتنے سے پناہ مانگتے تھے اور جب نبی کریم ﷺ صحابہ کے سامنے اس فتنے کا تذکرہ فرماتے تو صحابہؓ کے چہروں پر خوف کے اثرات نمودار ہو جایا کرتے تھے۔۔فتنہ دجال میں وہ کون سی چیز تھی جس نے صحابہ کو ڈرا دیا؟ خوف ناک جنگ یا موت کا خوف؟ ان چیزوں سے صحابہؓ کبھی ڈرنے والے نہ تھے۔

صحابہ جس چیز سے ڈرے وہ دجال کا فریب اور دھوکہ تھا، کہ وہ وقت اتنا خطرناک ہوگا کہ صورت حال سمجھ میں نہیں آیگی گمراہ کرنے والے قائدین کی بہتات ہوگی۔ پھر پروپیگنڈہ کا یہ عالم ہوگا کہ لمحوں میں سچ کو جھوٹ اور جھوٹ کو سچ بنا کر دنیا کے کونے کونے میں پہنچادیا جائے گا۔ انسانیت کے دشمنوں کو نجات دہندہ اور نجات دہندہ کو دہشت گرد ثابت کیا جائیگا۔

یہی وجہ تھی آپ ﷺ نے فتنہ دجال کو کھول کر بیان فرمایا۔ اس کا حلیہ ناک نقشہ اور ظاہر ہونے کا مقام تک بیان فرمایا۔ لیکن کیا کیا جائے امت کی اس غفلت کو کہ عوام تو عوام خواص نے بھی اس فتنے کا تذکرہ بالکل ہی چھوڑ دیا ہے۔ حالانکہ آپ ﷺ نے بار بار یہ کہہ کر بیان فرمایا کہ بار بار تم سے اس لئے بیان کرتا ہوں کہ تم اس کو بھول نہ جاؤ۔ اس کو سمجھو اس میں غور کرو اور اس کو دوسروں تک پہنچاؤ۔

## دجال سے پہلے دنیا کی حالت

عَنْ أنس بن مالک قال قال رسولُ اللهِ ﷺ اِنَّ امامَ الدّجالِ سِنِينَ خَدّاعةً يُكَذَّبُ فِيهِ الصَّادِقُ وَيُصَدَّقُ فِيها الكَاذِبُ وَيُؤتَمَنُ فِيها الخَائِنُ وَيُخَوَّنُ فِيها الأمِينُ وَيَتَكَلَّمُ الرُّوَيْبِضَةُ مِنَ النَّاسِ قِيْلَ وَمَا الرُّوَيْبِضَةُ قَالَ الْفُوَيْسِقُ يَتَكَلَّمُ فِي أمْرِ العَامَّةِ . (مسند احمد۔ السنن الواردة فی الفتن)

ترجمہ: حضرت انس ابن مالکؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دجال کے خروج سے پہلے چند سال دھوکہ وفریب کے ہونگے۔ سچے کو جھوٹا بنایا جائیگا اور جھوٹے کو سچا بنایا جائیگا۔ خیانت کرنے والے کو امانتدار بنا دیا جائے گا اور امانت دار کو خیانت کرنے والا قرار دیا جائے گا۔ اور ان میں رویبضہ بات کرینگے۔ پوچھا گیا رویبضہ کون ہیں؟ فرمایا گھٹیا (فاسق وفاجر) لوگ۔ وہ لوگوں کے (اہم) معاملات میں بولا کرینگے۔

فائدہ ۱: اس دور پر یہ حدیث کتنی مکمل صادق آتی ہے۔ نام نہاد ''مہذب دنیا'' کا بیان کردہ وہ جھوٹ جس کو ''پڑھے لکھے لوگ'' بھی سچ مان چکے ہیں، اگر اس جھوٹ پر کتاب لکھی جائے تو شاید لکھنے والا لکھتے لکھتے اپنی قضاء کو پہونچ جائے، لیکن انکے بیان کردہ جھوٹ کی فہرست ختم نہ ہو۔ اور کتنے ہی سچ ایسے ہیں جن کے اوپر مغرب کی ''انصاف پسند'' میڈیا نے اپنی لفاظی اور فریب کی اتنی تہیں جمادی ہیں کہ عام انداز میں ساری عمر بھی کوئی اسکو صاف کرنا چاہے تو صاف نہیں کرسکتا۔

فائدہ ۲: مذکورہ حدیث میں خداعة کا لفظ ہے۔ اسکے معنی کم بارش کے بھی ہیں۔ چنانچہ شرح

ابن ماجہ میں اس کی تشریح یوں کی ہے" ان سالوں میں بارشیں بہت ہونگی لیکن پیداوار کم ہوگی۔ تو یہی ان سالوں میں دھوکہ ہے"۔

عَن عُمَیرِ بنِ ھَانِیء قال قال اِذا صَارَ النَّاسُ فِی فُسطَاطَینِ فُسطَاطُ اِیمَانٍ لَا نِفَاقَ فِیهِ فُسطاطُ نفاقٍ لَا اِیمانَ فیه فَاِذا کَانَ ذَاکم فَانتَظِرُوا الدَّجّالَ مِن یَومِهِ اَو مِن غَدِهِ ۔ (ابوداؤد ج:۴ ص:۹۴، مستدرک ج:۴ ص:۵۱۳ کتاب الفتن نعیم ابن حماد)

ترجمہ: حضرت عمیرؓ ابن ہانی سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب لوگ دو خیموں (جماعتوں) میں تقسیم ہو جائینگے، ایک اہلِ ایمان کا خیمہ جس میں بالکل نفاق نہیں ہوگا، دوسرا منافقین کا خیمہ جن میں بالکل ایمان نہیں ہوگا تو جب وہ دونوں اکٹھے ہو جائیں (یعنی اہلِ ایمان ایک طرف اور منافقین ایک طرف) تو تم دجال کا انتظار کرو کہ آج آئے یا کل آئے۔

فائدہ: اللہ رب العزت کی حکمتیں بہت نرالی ہیں۔ وہ جس سے چاہے کام لے لیتا ہے۔ مسلمان خود تو یہ دونوں خیمے (مومن اور منافق والا) نہ بنا سکے البتہ اللہ نے کفر کے سردار کے ذریعے یہ کام کروا دیا۔ یہودیت کے خادم صدر بش نے خود اعلان کر دیا کہ کون ہمارے خیمے میں ہے اور کون ایمان والوں کے خیمے میں رہنا چاہتا ہے۔ کافی بڑی تعداد تو ان دونوں خیموں میں شامل ہو چکی ابھی کچھ باقی ہیں، لیکن محمد ﷺ کا رب یہ کام مکمل فرمائے گا اور ضرور فرمائیگا۔ اب بالکل واضح ہو جائے گا کہ کون ایمان والا ہے اور کس کے دل میں ایمان والوں سے زیادہ اللہ کے دشمنوں کی محبت چھپی ہوئی ہے۔ ہر ایک کو اپنے بارے میں سوچنا چاہئے کہ وہ کس خیمے میں ہے یا کس خیمے کی جانب اس کا سفر جاری ہے۔ خاموش تماشائیوں کی نہ تو ابلیس اور اسکے اتحادیوں کو ضرورت ہے اور نہ ہی محمد عربی ﷺ کے رب کو ان سے کوئی سروکار ہے۔ یہ معرکہ کا فیصلہ کن مرحلہ ہے لہٰذا کسی ایک طرف تو ہر ایک کو ہونا پڑیگا۔

یہ وہ وقت ہے جس میں ہر فرد ہر تنظیم اور ہر جماعت اسی جانب جھکتی جائے گی جس کے ساتھ اسکو عقیدت و محبت ہوگی۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے:

اَم حَسِبَ الَّذِینَ فِی قُلُوبِهِم مَّرَضٌ اَن لَّن یُّخرِجَ اللّٰهُ اَضغَانَهُم۔

ترجمہ: کیا جن کے دلوں میں کھوٹ ہے وہ یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ اللہ انکے (دلوں میں چھپے ہوئے) کینہ کو ظاہر نہیں کریگا۔ (بلکہ اللہ ضرور انکے کینہ و حسد کو ظاہر کر کے رہے گا)۔

ہر ملک میں یہود کے ذریعہ چلائی جانے والی جماعتیں اب یہودی مفادات میں ایک زبان

ہو جائیں گی اور بہت سی ایک دوسرے میں ضم ہو جائینگی جن جماعتوں کی ڈور فریمیسن کے ہاتھ میں ہے اب وہ ایک ساتھ انکے مشن کے لیے متحرک نظر آئینگی اور جو آواز یہودی مذہبی پیشواؤں (ربی) کے منہ سے نکلے گی وہی باتیں ان تنظیموں، جماعتوں اداروں اور افراد کی زبانوں سے کہی جائیں گی۔

عَنِ بْنِ عُمَرؓ قَالَ كُنْتُ فِي الْحَطِيمِ مَعَ حُذَيفَةؓ فَذَكَرَ حَدِيثًا ثم قال لَتُنْقَضَنَّ عُرَى الاسلامِ عُرْوَةً عروة وَلَيَكُونَنَّ اَئِمَّةٌ مُضِلُّونَ وَلَيَخْرُجَنَّ عَلىٰ اَثْرِ ذٰلِكَ الدَّجَّالُونَ الثَّلَاثَةُ قُلْتُ يا ابا عبدِ اللهِ قد سَمِعْتَ هٰذَا الَّذِي تَقُولُ مِن رسولِ اللهِ ﷺ قَالَ نَعَم سَمِعْتُهُ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ يَخْرُجُ الدَّجالُ مِن يَهُودِيَّةِ اَصْبَهَانَ.... هذا صحيح الاسناد ولم يخرجاه. (مستدرک ج:۴ص:۵۷۳)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمرؓ نے فرمایا میں حطیم میں حضرت حذیفہؓ کے ساتھ تھا انھوں نے حدیث ذکر کی پھر فرمایا اسلام کی کڑیوں کو ایک ایک کر کے توڑا جائے گا اور گمراہ کرنے والے قائدین ہونگے اور اس کے بعد تین دجال نکلیں گے۔ میں نے پوچھا اے ابوعبداللہ (حذیفہؓ) آپ یہ جو کہہ رہے ہیں کیا آپ نے یہ نبی کریم ﷺ ہی سے سنا ہے؟ انھوں نے جواب دیا جی ہاں، میں نے یہ حضور ﷺ سے سنا ہے اور میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ بھی فرماتے ہوئے سُنا کہ دجال اصفہان کی یہودیہ نامی بستی سے ظاہر ہوگا۔

یہ روایت کافی طویل ہے جس کا کچھ حصہ یہ ہے "تین چیخیں ہونگی جس کو اہل مشرق واہلِ مغرب سنیں گے..... (اے عبداللہ) جب تم دجال کی خبر سنو تو بھاگ جانا، حضرت عبداللہ ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے (حضرتِ حذیفہؓ سے) دریافت کیا، اپنے پیچھے والوں (اہل وعیال) کا میں کس طرح کرونگا، حضرت حذیفہؓ نے فرمایا انکو حکم کرنا کہ وہ پہاڑوں کی چوٹیوں پر چلے جائیں، حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں میں نے پوچھا کہ اگر وہ (گھر والے) یہ سب کچھ چھوڑ کر نہ جاسکیں؟ فرمایا انکو حکم کرنا کہ وہ ہمیشہ گھروں میں ہی رہیں، حضرت عبداللہ ابن عمرؓ فرماتے ہیں میں نے کہا کہ اگر وہ یہ (بھی) نہ کر سکیں تو پھر؟ حضرت حذیفہؓ نے فرمایا اے ابن عمر! خوف، فتنہ وفساد اور لوٹ مار کا زمانہ ہے۔ حضرت عبد اللہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ اے ابوعبداللہ (حذیفہ) کیا اس فتنہ وفساد سے کوئی نجات ہے؟ حضرتِ حذیفہؓ نے فرمایا کیوں نہیں، کوئی ایسا فتنہ وفساد نہیں جس سے نجات نہ ہو۔

فائدہ: آپ ﷺ نے ایک اور حدیث کے اندر اپنی امت کے بارے میں دجال کے علاوہ

جس فتنے کا ذکر کیا ہے وہ گمراہ کرنے والے قائدین ہیں۔ دجال کے وقت انکی کثرت ہوگی اور یہ قائدین دجالی قوتوں کے دباؤ یا لالچ میں آکر خود تو حق سے منہ موڑینگے ہی اپنے ماننے والوں کو بھی حق سے دور کرنے کا سبب بنیں گے۔ حضرت اسماءؓ بنت یزید انصاریہ سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں تشریف فرماتھے، آپ ﷺ نے دجال کا بیان فرمایا آپ ﷺ نے فرمایا اس سے پہلے تین سال ہونگے۔ (جنکی تفصیل یہ ہے) پہلے سال آسمان اپنی ایک تہائی بارش روک لے گا، اور زمین اپنی ایک تہائی پیداوار روک لے گی۔ دوسرے سال آسمان اپنی دو تہائی بارش روک لے گا اور زمین بھی اپنی دو تہائی پیداوار روک لے گی۔ اور تیسرے سال آسمان اپنی مکمل بارش روک لے گا اور زمین اپنی پوری پیداوار روک لے گی۔ لہذا کھر والے اور داڑھ والے مویشی سب مر جائیں گے۔ (یعنی قحط سالی کی وجہ سے ہر قسم کے مویشی ہلاک ہو جائینگے)۔

فائدہ ا: پانی کے حوالے سے تازہ خبر یہ ہے کہ اس سال ملک میں خشک سالی اور پانی کی کمی کے باعث حکومتِ پاکستان نے ربیع کی فصل کے لئے مطلوبہ پانی کا صرف تینتالیس فی صد 43% دینے کا اعلان کیا ہے۔ جبکہ گذشتہ سال یہ پانی 46% تھا۔

فائدہ ۲: مذکورہ روایت میں ہے کہ آسمان بارش روک لے گا اور زمین اپنی پیداوار روک لے گی۔ مسند اسحٰق ابن راہویہ کی روایت میں ہے کہ تَرَی السَّمَاءَ تُمْطِرُ وَھِیَ لَا تُمْطِرُ وَتَرَی الْاَرْضَ تُنْبِتُ وَھِیَ لَا تُنْبِتُ کہ تم آسمان کو بارش برساتا ہوا دیکھو گے حالانکہ وہ بارش نہیں برسا رہا ہوگا، اور تم زمین کو پیداوار اگاتا ہوا دیکھو گے حالانکہ وہ پیداوار نہیں اگا رہی ہوگی۔[۱]

اس کا مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ بارش بھی برسے اور زمین پیداوار بھی اگائے لیکن اس کے باوجود لوگوں کو کوئی فائدہ نہ ہو۔ اور لوگ قحط سالی کا شکار ہو جائیں۔ جدید دور میں اس کی بے شمار صورتیں ہوسکتی ہیں۔ عالمی زراعت کو اپنے قبضے میں کرنے کے لئے جو پالیسیاں یہودی دماغوں نے بنائی ہیں اس کے اثرات اب ہمارے ملک تک پہونچ چکے ہیں۔ اس پر بحث ہم آگے کرینگے۔

## دجال کا حلیہ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَا بُعِثَ نَبِیٌّ اِلَّا اَنْذَرَ اُمَّتَہُ الْاَعْوَرَ الْکَذَّابَ اَلَا اِنَّہُ اَعْوَرُ وَاِنَّ رَبَّکُمْ لَیْسَ بِاَعْوَرَ وَاِنَّ بَیْنَ عَیْنَیْہِ مَکْتُوْبٌ کَافِرٌ (بخاری شریف ۶۵۹۸)

ترجمہ: حضرت انسؓ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا کوئی نبی ایسے نہیں بھیجے گئے جنھوں نے

---

حاشیہ [۱] مسند اسحاق ابن راہویہ [۴-۵] ج: ۱ ص: ۱۶۹

اپنی امت کو کانے کذاب سے نہ ڈرایا ہو۔ سنو! بیشک وہ کانا ہوگا اور تمہارا رب یقیناً کانا نہیں ہے، اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا۔

عِنِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى كَأَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ (بخاری ۷۵۹۰) ترجمہ: حضرت عبداللہؓ ابن عمرؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا (دجال) دائیں آنکھ سے کانا ہوگا، اسکی آنکھ ایسی ہوگی گویا پچکا ہوا انگور۔

عن حُذَيفةؓ قال قال رسولُ اللهِ ﷺ اَلدَّجالُ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُسْرٰى جُفَالُ الشَّعْرِ مَعَهُ جَنَّةٌ وَنَارٌ فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهُ نَارٌ (مسلم ج:۴ص:۲۲۴۸)

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دجال بائیں آنکھ سے کانا ہوگا گھنے اور بکھرے بالوں والا ہوگا، اس کے ساتھ جنت اور آگ ہوگی، بس اسکی آگ (درحقیقت) جنت ہوگی اور اس کی جنت آگ ہوگی۔

فائدہ: دجا کے بالوں کے بارے میں فتح الباری میں ہے کان راسه أغصان شجرة (بالوں کی زیادتی اور الجھے ہوئے ہونے کی وجہ سے) اس کا سر اس طرح نظر آتا ہوگا گویا کسی درخت کی شاخیں ہوں۔

مسلم شریف کی دوسری روایت ہے کہ دجال کی ایک آنکھ بیٹھی ہوئی ہوگی (جیسے کسی چیز پر ہاتھ پھیر کر اس کو پچکا دیا جاتا ہے) اور دوسری آنکھ پر موٹا دانہ ہوگا (پھلی ہوگی) اس کی آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا جو ہر مومن خواہ پڑھا لکھا ہو یا ان پڑھ اسکو پڑھ لے گا۔ (مشکوۃ جلد سوم حدیث ۵۲۳۷)

مسند احمد کی روایت میں یہ بھی ہے کہ اس کے ساتھ دو فرشتے ہونگے جو اس کے ساتھ دو نبیوں کی صورت میں ہونگے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر میں چاہوں تو ان نبیوں کے اور انکے باپوں کے نام بھی بتا سکتا ہوں، ان میں سے ایک اس (دجال) کے دائیں طرف ہوگا اور ایک بائیں طرف۔ یہ آزمائش ہوگی۔ دجال کہے گا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ کیا میں زندہ نہیں کرسکتا؟ کیا میں موت نہیں دے سکتا؟ تو ایک فرشتہ کہے گا کہ تو جھوٹا ہے فرشتے کی اس بات کو دوسرے فرشتے کے علاوہ کوئی اور انسان وغیرہ نہیں سن سکے گا، تو دوسرا فرشتہ پہلے والے سے کہے گا "تو نے سچ کہا" اس دوسرے فرشتے کی بات کو سب لوگ سنینگے اور وہ یہ سمجھیں گے کہ یہ دجال کو سچا کہہ رہا ہے۔ یہ بھی آزمائش ہوگی۔ (مسند احمد)

ف ۱:۔ دجال ایک متعین شخص ہوگا کیونکہ احادیث میں واضح طور پر اس بات کو بیان کیا گیا ہے۔لہٰذا کسی ملک کو دجال سمجھنا درست نہیں۔جیسا کہ خوارج،جہمیہ وغیرہ باطل فرقوں کا خیال ہے۔قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں'' هذه الاحاديث التي ذكرها مسلم وغيره في قصة الدجال حجة لاهل السنّة في صحة وجود الدجال وانه شخص بعينه۔ (صحیح مسلم بشرح النووی)

ترجمہ:دجال کے واقعہ میں یہ ساری احادیث جن کو امام مسلم وغیرہ نے ذکر کیا ہے دجال کے وجود کے صحیح ہونے پر دلیل ہیں،اور اس بات کی بھی دلیل ہیں کہ دجال ایک شخص معین ہوگا۔

ف ۲:اس کی دونوں آنکھیں عیب دار ہونگی۔

دجال کی آنکھوں کے بارے میں کئی روایات آئی ہیں۔کہیں اس کو دائیں آنکھ سے کانا کہا گیا ہے اور کہیں بائیں آنکھ سے۔اس بارے میں مفتی رفیع عثمانی صاحب مدظلہ العالی علاماتِ قیامت اور نزولِ مسیح میں فرماتے ہیں''خلاصہ یہ ہے کہ اس کی دونوں آنکھیں عیب دار ہونگی۔بائیں آنکھ ممسوح (بے نور بجھی ہوئی اور دائیں آنکھ انگور کی طرح باہر کو نکلی ہوگی''۔

حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے طافیۃ کی تشریح یوں کی ہے۔خارجة مثل عين الجمل یعنی دجال کی دائیں آنکھ اونٹ کی آنکھ کی طرح باہر کو نکلی ہوئی ہوگی۔(فتح الباری ج:۱۳ ص:۳۲۵)

ف ۳:اس حدیث میں یہ ہے کہ اس کی پیشانی پر کافر لکھا ہوگا۔یہاں اسکے حقیقی معنیٰ مراد ہیں،لہٰذا یہ خیال درست نہیں کہ اس سے مراد کسی کمپنی کا نام یا کسی ملک کا نشان ہے۔

امام نوویؒ فرماتے ہیں '' الصحيح الذي عليه المحققون انّ الكتابة المذكورة حقيقة جعلها الله علامةً قاطعةً بكذب الدجال ''۔(شرح مسلم نووی)

ترجمہ:(اس بحث میں) درست بات جس پر محققین کا اتفاق ہے یہ ہے کہ (دجال کی پیشانی پر) مذکورہ (کافر) لکھا ہوا حقیقت میں ہوگا۔اللہ نے اس کو دجال کے جھوٹ کی ناقابلِ تردید علامت بنایا ہے۔

ف ۴:اس لکھے ہوئے کو ہر مومن پڑھ لے گا۔پھر سوال یہ ہے کہ جب ہر ایک پڑھ لے گا تو اس کے فتنے میں کوئی کس طرح مبتلا ہو سکتا ہے؟

اس کا ایک جواب تو وہ حدیث ہے جس میں یہ آتا ہے کہ بہت سے لوگ اس کو پہچاننے کے

باوجود بھی اپنے گھربار اور مالی فائدہ کے لئے اس کے ساتھ ہونگے۔

دوسرا جواب یہ ہوسکتا ہے کہ پڑھنے اور اس کو سمجھ کر عمل کرنے میں فرق ہوتا ہے۔ آج کتنے ہی مسلمان ہیں جو قرآن کے احکامات کو پڑھتے تو ہیں لیکن عمل سے اس کو نہیں مانتے۔ وہ یہ جانتے ہیں کہ سودی نظام اللہ سے کھلی جنگ ہے لیکن عملاً اس میں ملوث ہیں۔

دجال کے وقت بھی بہت سے لوگ جو اپنا ایمان ڈالر اور دنیاوی حسن کے بدلے بیچ چکے ہونگے، جنھوں نے ایمان کو چھوڑ کر دنیا کو اختیار کرلیا ہوگا، جنھوں نے اللہ کے نام پر کٹنے کے بجائے دجال کی طاقت کے سامنے سر جھکا دیا ہوگا تو وہ اس کا کفر نہیں پڑھ پائیں گے۔ بلکہ اس کو وقت کا مسیحا اور انسانیت کا نجات دہندہ ثابت کررہے ہوں گے اور اس کیلئے دلائل ڈھونڈ کر لا رہے ہونگے۔ دجال کے خلاف لڑنے والوں کو گمراہ کہا جارہا ہوگا۔ پھر بھی انکا اپنے بارے میں یہی دعویٰ ہوگا کہ وہ مسلمان ہیں۔ حالانکہ ان کا اسلام سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔ یہ سب اسلئے ہوگا کہ انکی بد اعمالیوں اور شقاوت قلبی کے باعث انکی ایمانی بصیرت ختم ہوچکی ہوگی۔

یہ ہم اپنی طرف سے نہیں کہہ رہے بلکہ یہ مطلب شارح بخاری حافظ ابن حجر عسقلانیؒ اور شارح مسلم امام نوویؒ نے بیان فرمایا ہے۔ فتح الباری میں ہے "فیخلق اللہ للمؤمن الادراک دون تعلم. چنانچہ اللہ تعالیٰ مومن کو بغیر (لکھائی پڑھائی) سیکھے ہوئے اس (لکھے ہوئے) کی سمجھ عطا فرمادے گا۔ امام نوویؒ فرماتے ہیں "فیظھر اللہ المؤمن علیھا ویُخفیھا علیٰ من اراد شقاوتہ" ۔تو اللہ تعالیٰ مومن کو اس پر مطلع کردینگے اور جو شقاوت چاہتا ہو اس پر اس کو مخفی رکھیں گے۔ (نووی شرح مسلم)

## دجال کا فتنہ بہت وسیع ہوگا

آقائے مدنی ﷺ صحابہؓ کی جس محفل میں بھی دجال کا بیان فرماتے تھے وہاں صحابہؓ پر خوف طاری ہوجاتا تھا اور صحابہؓ رونے لگتے تھے۔ لیکن کیا وجہ ہے کہ آج مسلمان اس کے بارے میں کچھ فکر ہی نہیں کرتے؟

شاید اس کی وجہ یہ ہے کہ آج لوگ اس فتنے کو اس معنی میں سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے جس معنی میں آپ ﷺ نے سمجھایا ہے۔ آج اگر کوئی مسلمان یہ حدیث سنتا ہے کہ دجال کے پاس کھانے کا پہاڑ اور پانی کی نہر ہوگی، تو اس حدیث کو وہ اس حال میں سنتا ہے کہ اس کا پیٹ بھرا ہوتا ہے اور اس کو پانی کی کوئی طلب نہیں ہوتی۔ لہٰذا وہ دجال والے حالات کو بھی اپنے بھرے پیٹ اور تر گلے

والی صورتِ حال پر ہی قیاس کرتا ہے، اور یہ حدیث سنتے وقت اس کی آنکھوں کے سامنے یہ منظر بالکل نہیں آتا کہ وہاں حالت یہ ہوگی کہ دنوں سے نہیں بلکہ ہفتوں سے روٹی کا ایک ٹکڑا بھی دیکھنے کو نہیں ملا ہوگا، بھوک نے بڑوں بڑوں کو نڈھال کر دیا ہوگا، پانی نہ ملنے کی وجہ سے حلق میں کانٹے چبھ رہے ہونگے۔

جب گھر کے اندر آپ قدم رکھیں گے تو نظروں کے سامنے آپ کا وہ لختِ جگر ہوگا جس کے ایک اشارے پر آپ اس کی ہر خواہش پوری کر دیا کرتے تھے، اب وہی بچہ آپکے سامنے ہے، شدتِ پیاس سے زبان باہر نکلی ہوئی ہے، کئی دن کے فاقے نے گلاب جیسے چہرے سے زندگی کی تمام رونقوں کو چھین لیا ہے، یہ منظر دیکھ کر آپ کا دل تڑپ اٹھتا ہے اور آپ لاچاری و بے بسی کے عالم میں اپنے جگر کے ٹکڑے سے دوسری طرف منہ پھیر لیتے ہیں، دوسری طرف.... حسرتوں کا بت بنی آپ کی ماں.... ہاں.... ماں.... جس نے آپ کو کبھی بھوکے پیٹ نہیں سونے دیا، جو آپ کی پیاس کو آپ کے اشاروں سے سمجھ جاتی تھی، جس نے اپنی تمام خوشیوں اور ارمانوں کو آپ کے نام کر دیا... آج وہی آپ کی ماں... نگاہوں میں ہزاروں سوالات لئے جوان بیٹے کی طرف اس امید سے دیکھ رہی ہے کہ شاید آج بیٹا ضرور روٹی کا ایک ٹکڑا کہیں سے لے آیا ہوگا، بیٹا آج ماں کی متا کی خاطر پانی کا ایک قطرہ ضرور کہیں سے لایا ہوگا، آپ کا چہرہ سمجھنے والی ماں آج بھی بیٹے کے چہرے پر لکھے جواب کو پڑھ لیتی ہے اور ماں کی آنکھوں سے جوان بیٹے کی بے بسی پر اشکوں کے قطرے گرتے ہیں، تو آپ کا کلیجہ منہ کو آنے لگتا ہے، آپ اندر ہی اندر ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو رہے ہیں، آپ پھر دوسری طرف منہ موڑتے ہیں، شاید اس کونے میں کوئی نہ ہو، لیکن وہاں... آپ کی شریکِ سفر ہے.... جس نے ہر امتحان کی گھڑی میں آپ کو حوصلہ دیا، لیکن.... آج اس کے ہونٹ سوکھ چکے ہیں، ضبط کا سمندر اندر ہی اندر موجیں مار رہا ہے، اور یکا یک اپنے چاند کو دیکھ کر دل میں چھپے اشکوں کے سمندر میں طوفان پیدا ہوا اور دیکھتے ہی دیکھتے آپ کی محبت اپنے ہی اشکوں میں پگھلنے لگی..... اب آخر آپ بھی تو انسان ہیں.... آپ کے سینے میں بھی تو گوشت کا لوتھڑا ہی دھڑکتا ہے... آخر کب تک انا (Ego) کے خول میں خود کو چھپا سکتے تھے... اب جبکہ تمام مادی سہارے ٹوٹ گئے، امیدوں کے تمام پتوار ہاتھوں سے چھوٹ گئے.. تو آپ کی آنکھوں نے بھی رخساروں کو نم کرنا شروع کر دیا.... ایک طرف بلکتا معصوم بچہ..... ماں کی متا... بیوی کی محبت..... ان سب کے غموں نے آپ کے دل کو رانگ کی طرح پگھلا دیا... اور کوئی پھایا رکھنے والا بھی میسر نہیں... اور کیسے ہو کہ ہر گھر... اور ہر در میں یہی منظر ہے.... ایسے وقت میں باہر سے کھانے کی

خوشبو اور پانی کی آواز سنائی دیتی ہے..... آپ بھی اور آپ کے پیارے بھی سب دوڑتے ہوئے باہر جاتے ہیں..... تو سامنے دیکھ کر ایسا لگتا ہے کہ اب مشکل کی گھڑی ٹل گئی..... انسانوں کے اس جنگل میں کوئی مسیحا آپہنچا..... آنے والا ''مسیحا'' ..اعلان کرتا ہے کہ بھوک و پیاس کے مارے ہوئے لوگو! یہ لذیذ خوشبودار کھانے اور یہ ٹھنڈا میٹھا پانی تمہارے ہی لئے ہے..... یہ سنتے ہی آپ اور آپ کے پورے گھر اور شہر میں جیسے آدھی زندگی یوں ہی لوٹ آئی..... مسیحا پھر کہتا ہے.... یہ سب کچھ تمہارے لئے ہی ہے لیکن..... کیا تم اس بات کو مانتے ہو کہ اس کھانے اور پانی کا مالک میں ہوں؟ کیا تم اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہو کہ یہ سب کچھ میرے اختیار میں ہے؟

کھانے اور پانی کی طرف آپ کے بڑھتے ہوئے قدم تھوڑی دیر کے لئے رک گئے، اور آپ کچھ سوچنے لگے، آپ کی یاداشت نے کہا کہ یہ الفاظ کچھ جانے پہچانے لگتے ہیں، اور آپ کو یاد آگیا کہ یہ ''مسیحا'' کون ہے؟ لیکن تبھی... آپکے پیچھے سے بچے کے بلکنے کی آوازیں تیز ہونے لگیں، ماں کی چیخیں سنائی دیں آپ دوڑے ہوئے گئے تو آپ کے جگر کا ٹکڑا...آپ کا بیٹا ...موت وحیات کے درمیان لٹک رہا ہے کہ اگر پانی کا قطرہ مل جائے تو آپ کا بچہ بچھڑنے سے بچ سکتا ہے...اب ایک طرف بچے ماں اور بیوی کی محبتیں ہیں....دوسری طرف ایک سوال کا جواب ہے۔ایک طرف خوشیوں بھرا گھر ہے اور دوسری طرف ماتم کدہ ہے، گویا ایک طرف آگ ہے اور دوسری طرف خوبصورت باغات ہیں۔ذرا بتایئے...ذہن کے بند دریچوں کو کھول کر سوچئے کیا معاملہ اتنا ہی آسان ہے جتنا آپ سمجھ رہے ہیں؟ شاید نہیں بلکہ یہ فتنہ تاریخ انسانی کا سب سے بھیانک فتنہ ہے۔

| | |
|---|---|
| یہ سب پڑھ کر پریشاں ہوگئے کیا | کسی کے دھیان میں تم کھو گئے کیا |
| ابھی کچھ دیر پہلے تک یہیں تھے | زمانہ ہوگیا تم کو گئے کیا |

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قال سَمِعْتُ رسولَ اللهِ ﷺ قال ما بَيْنَ خَلْقِ آدم الى قيامِ السَّاعةِ فتنةٌ اكبرُ عندَ اللهِ مِنَ الدجال. هذا حديث صحيح على شرط البخارى ولم يخرجاه. (مستدرک ج:۴ص:۵۷۳)

ترجمہ: حضرت عمران بن حصین کا بیان ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ آدم کی پیدائش اور روزِ قیامت کے درمیان ایک بہت بڑا فتنہ ظاہر ہوگا اور وہ دجال کا فتنہ ہے۔

عن ابى هريرةؓ قال قال رسولُ اللهِ اِذاتَشَهَّدَ اَحَدُكُم فَلْيَستَعِذْ بِاللهِ مِنْ اَرْبع

يَقولُ اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ (صحیح مسلم ج:۱ص:۲۱۲)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "جب تم میں سے کوئی (اپنی نماز میں) تشہد پڑھ کر فارغ ہوجائے تو اللہ سے چار چیزوں کی پناہ مانگے۔ جہنم کے عذاب سے، قبر کے عذاب سے، موت وحیات کے فتنے اور مسیح دجال کے شر سے۔ (مسلم شریف ج:۱ ص:۲۱۲)

فائدہ: نبی کریم ﷺ اپنے پیارے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو کس قدر دجال سے بچانے کی فکر کرتے تھے کہ ان کو نماز میں درود شریف کے بعد جو دعا مانگی جاتی ہے اس میں یہ دعا سکھلا رہے ہیں۔

عن حذیفةؓ قال اِنّی سَمِعْتُهُ یَقُولُ اِنَّ مَعَ الدَّجَّالِ اِذا خَرَجَ مَاءً وناراً فاَمّا الّذِی یَرَی النَّاسُ أنها النَّارُ فَمَاءٌ بَارِدٌ واَمّا الّذی یَرَی النّاسُ أنه ماءٌ باردٌ فنارٌ تُحْرِقُ فَمَنْ أدْرَکَ مِنْکُم فَلْیَقَعْ فِی الّذِی یَرَی أنها نارٌ فاِنّه عذبٌ باردٌ (بخاری ج:۳ ص:۱۲۷۲)

ترجمہ:۔ حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ دجال اپنے ساتھ پانی اور آگ لے کر نکلے گا۔ جس کو لوگ پانی سمجھیں گے حقیقت میں وہ جھلسا دینے والی آگ ہوگی۔ اور جس کو آگ خیال کرینگے وہ حقیقت میں ٹھنڈا پانی ہوگا۔ سو تم میں سے جو شخص دجال کو پائے تو وہ اپنے آپ کو اس چیز میں ڈالے جس کو اپنی آنکھوں سے آگ دیکھتا ہے۔ اس لئے کہ وہ حقیقت میں میٹھا اور ٹھنڈا پانی ہے۔

فائدہ:۔ ایک دوسری حدیث میں دجال کے ساتھ روٹیوں اور گوشت کے پہاڑ کا ذکر ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جو اس کے سامنے جھک جائیگا اسکے لئے دولت اور غذائی اشیاء کی فراوانی ہو جائے گی اور جو اس کے نظام کو نہیں مانے گا اس پر ہر قسم کی پابندی لگا کر ان پر آگ برسائیگا۔ جیسا کہ ہم نے کہا کہ دجال کے آنے سے پہلے اس کا فتنہ شروع ہوجائیگا۔ افغانستان اور عراق پر آگ کی بارش اور جن لوگوں نے ابلیسی قوتوں کی بات مان لی ان پر ڈالروں کی بارش کی جارہی ہے۔

## پانی پر جنگ اور دجال

جہاں تک پانی کا ذکر ہے ممکن ہے کہ ابھی لوگوں کی سمجھ میں نہ آئے کہ پانی کے بارے میں دجال کی کیا جنگ ہوسکتی ہے۔ پانی ہر جگہ مل جاتا ہے؟ اس کو سمجھنے کیلئے اس وقت دنیا میں پانی کی صورتِ حال کو سمجھنا ہوگا۔ دنیا میں پینے کے پانی (Patable Water) کے دو بڑے

ذخیرے (Reservoir) ہیں۔(۱) برفانی پہاڑ جس کے ذخائر 28 ملین کیوبک کلومیٹر ہیں۔
(۲) زیرِ زمین پانی کے ذخائر جو 8 ملین کیوبک کلومیٹر ہیں۔

اس طرح دنیا میں موجود پینے کے پانی کی بڑی مقدار برف ہوتی ہے جو پگھل کر مختلف دریاؤں کے ذریعے انسانوں تک پہونچتی ہے۔ جبکہ زیرِ زمین پانی اس کے مقابلے کم ہوتا ہے۔ برف کے یہ ذخیرے انٹارکٹکا اور گرین لینڈ میں زیادہ ہیں۔ اوران دونوں جگہوں پرکسی مسلم ملک کا کوئی حق نہیں ہے۔ اب رہے زیرِ زمین پانی کے ذخائر تو اس میں بھی دو قسم کے علاقے ہوتے ہیں۔ ایک ہموار (Plain) علاقے دوسرے پہاڑی علاقے۔ ہموار علاقوں میں شہروں میں پینے کے پانی پر قبضہ کرنا کوئی مشکل نہیں ہے۔ کیونکہ شہروں میں پانی کا تمام انحصار کسی جھیل یا سرکاری ٹیوب ویل سے پاپ لائن کے ذریعے آنے والے پانی پر ہوتا ہے۔ لہٰذا شہری لوگ پانی کے لئے مکمل طور پر وہاں کی انتظامیہ کے رحم وکرم پر ہوتے ہیں۔ یہاں یہ بات یاد رہے کہ دجال کا فتنہ شہروں میں زیادہ سخت ہوگا اور شہروں کی اکثر آبادی اس فتنے میں مبتلا ہو جائے گی۔
البتہ دیہی علاقوں کے پانی پر قبضے کے لئے دجالی قوتیں اپنی تمام توانائیاں لگادیں گی۔

مستقبل میں دنیا میں پانی پر جنگوں کی افواہیں آپ سنتے ہی رہتے ہیں۔ اسرائیل کا اردن فلسطین، لبنان اور شام کے ساتھ، ترکی کا عراق کے ساتھ اور بھارت کا پاکستان اور بنگلہ دیش کے ساتھ پانی کے بارے میں تنازع زندگی اور موت کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہود وہنود، دونوں کی ہی یہ فطرت ہے کہ وہ صرف خود جینے پر اکتفا نہیں کرتے بلکہ پڑوسی کو مٹا کر جینے کے نظریے پر یقین رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بھارت کی طرح اسرائیل نے بھی پہلے ہی بحیرہ طبریہ کا رخ مکمل اپنی طرف کرلیا ہے، اور مسلمانوں کو پانی سے محروم کر کے اپنے صحرا میں اس کو گراتا ہے۔ اسکی تفصیل آگے آرہی ہے۔

عالمِ اسلام میں بہنے والے دریاؤں پر اگر دجالی قوتیں ڈیم بنادیں اور ان ڈیموں پر ان قوتوں کا کنٹرول ہو جائے، تو دریاؤں کا پانی بند کر کے پورے کے پورے ملک کو صحراء میں تبدیل کیا جاسکتا ہے۔ جب دریا بند ہو جائینگے تو زیرِ زمین پانی بہت نیچے چلا جائیگا اور ایک وقت آئے گا کہ لوگوں کے پاس پینے کا پانی بھی نہیں ہوگا، اور وہ قطرے قطرے کے محتاج ہو جائینگے۔ شام، اردن اور فلسطین کے پانی کی صورتِ حال ہم آگے بیان کرینگے۔ یہاں ہم عراق مصر، اور پاکستان کا ذکر کرتے ہیں۔

**عراق:** عراق میں دو بڑے دریا دجلہ (Tigris) اور فرات بہتے ہیں، اور دونوں ہی ترکی سے آتے ہیں۔ دریائے فرات پر ترکی نے اتاترک ڈیم بنایا ہے جو دنیا کے بڑے ڈیموں میں سے ایک ہے۔ جس کے پانی ذخیرہ کرنے کی جگہ (Reservoir) 816 مربع کلومیٹر ہے۔ اس کو بھرنے کے لئے دریائے فرات کو برسات کے موسم میں ایک مہینے تک مکمل اس میں گرانا ہوگا۔ یعنی ترکی اپنی ضرورت پوری کرنے کے لئے ایک مہینے تک فرات کے پانی کو عراق نہیں جانے دے گا۔ اسلامی حوالے سے ترکی حکومت کی صورتِ حال سب کے سامنے ہے۔ اور حالات یہ بتا رہے ہیں کہ مستقبل میں ان کا مزید جھکاؤ عالمی دجالی اتحاد کی طرف ہوگا۔

**مصر:** مصر کا سب سے بڑا دریا دریائے نیل (Nile) ہے، لیکن یہ بھی وکٹوریہ جھیل (یوگانڈا سینٹرل افریقہ) سے آتا ہے۔ دریائے روانڈا دریائے نیل کے پانی کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔

**پاکستان:** پاکستان کے اکثر بڑے دریا بھارت سے آتے ہیں۔ اور بھارت ان پر ڈیم بنا رہا ہے۔ دریائے چناب پر بگلیہار ڈیم بھارت مکمل کر چکا ہے۔ اسی طرح دریائے نیلم پر بھی کشن گنگا ڈیم بنایا جا رہا ہے۔ اس طرح بھارت پاکستان کا پانی روک کر ہماری زمینوں کو صحراء میں تبدیل کرنا اور ہمیں پیاس کی مار مارنا چاہتا ہے۔

**بھارت:** بھارت نے بنگلہ دیش کی جانب بہنے والے دریاؤں پر ڈیم بنا کر جو حالت بنگلہ دیش کی کی ہے، اس سے ہمیں بھارت کے عزائم سمجھنے میں کوئی خوش فہمی نہیں ہونی چاہئے۔ اس بات کو سمجھنے کے بعد اب یہ سمجھنا مشکل نہیں کہ دجال شہروں کے علاوہ دیہاتوں کے پانی پر کس طرح قبضہ کرلے گا۔ جب بارشیں بند ہو جائیں گی (جیسا کہ حدیث میں آیا ہے) دریا سوکھ جائینگے تو ظاہر ہے زمین کے نیچے موجود پانی کے ذخائر ختم ہو جائیں گے۔

## چشموں کا میٹھا پانی یا بسلے منرل واٹر؟

اب رہا یہ سوال کہ دجال پہاڑی علاقوں کے بے شمار چشموں اور نالوں کو کس طرح اپنے کنٹرول میں کر سکتا ہے؟

یہاں یہ بات ذہن نشین رہے کہ دجال کا فتنہ پہاڑوں میں کم ہوگا، اور جو پہاڑ جدید جاہلی تہذیب سے بالکل پاک ہونگے وہاں اس کا فتنہ نہیں ہوگا۔ لہٰذا پہاڑی علاقے کے لوگ پانی کے حوالے سے کم پریشان ہونگے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ ان قوتوں کی جانب سے پہاڑی علاقوں

میں کچھ محنت نہیں ہو رہی، بلکہ اس وقت ان کا سارا زور پہاڑی علاقوں کے پانی کو کنٹرول کرنے پر ہے۔ آپ نے تاریخ میں پڑھا ہوگا بلکہ صحرائی اور پہاڑی علاقوں میں دیکھا بھی ہوگا کہ آپ کو آبادیاں ان جگہوں پر نظر آئینگی، جہاں پانی کے قدرتی ذخائر مثلاً دریا، چشمے یا برفانی نالے بہتے تھے۔ پہلے لوگ سڑک اور بازار کو دیکھ کر کسی جگہ آباد نہیں ہوتے تھے بلکہ ان جگہوں پر آباد ہوتے تھے جہاں پانی موجود ہو خواہ اسکے لئے انھیں پہاڑوں کی بلند چوٹیوں پر ہی کیوں نہ آباد ہونا پڑا ہو۔ لیکن آج پہاڑی علاقوں میں بھی یہ بات دیکھنے میں آتی ہے کہ لوگ ان جگہوں پر آباد ہونے کو ترجیح دیتے ہیں جہاں انسانوں کی بھیڑ بھاڑ زیادہ ہو۔ اب گھر بنانے کے حوالے سے انکی پہلی ترجیح قدرتی پانی کے ذخیرے نہیں ہوتے بلکہ ان کا انحصار پانی کی ان ٹنکیوں پر ہوتا ہے جو مختلف ممالک کے فنڈ سے ان علاقوں میں بنائی جارہی ہیں۔

یہی وہ سوچ کی تبدیلی ہے جو عالمی یہودی ادارے پہاڑی لوگوں میں لانا چاہتے ہیں، تاکہ یہ لوگ ان قدرتی پانی کے ذخیروں پر انحصار کرنا چھوڑ دیں جس پر کسی کا قبضہ کرنا انتہائی مشکل ہے۔ سوچوں کے اس انقلاب کے لئے پہاڑی علاقوں میں مغرب کے فنڈ سے چلنے والی این جی اوز کی جانب سے جو محنت ہو رہی ہے اس کا مشاہدہ آپ کو پہاڑی علاقوں میں جاکر ہو سکتا ہے۔

اس تمام محنت کا خلاصہ یہ ہے کہ دور دراز کے پہاڑی علاقوں میں جدید جاہلی تہذیب کے اثرات پہنچادئے جائیں۔ اسکے لئے عالمی یہودی اداروں کا خصوصی فنڈ ہے جو سیاحت فلاحی کاموں، تعلیمِ نسواں اور علاقائی ثقافت کے فروغ کے نام پر دیا جاتا ہے۔ دور دراز کے پہاڑی علاقوں میں سڑک اور بجلی کی فراہمی بھی آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک کی خصوصی ہدایات کا حصہ ہوتی ہیں۔ پہاڑی علاقوں میں موجود چشموں کے پانی کے بارے میں یہ پروپیگنڈہ شروع کیا جاچکا ہے کہ اس پانی کو پینے سے بیماریاں لگ جاتی ہیں۔ اس طرح وہ پہاڑوں میں رہنے والوں کو جڑی بوٹیوں سے بھرپور پانی سے محروم کر کے نیسلے (Nestle) کی بوتلوں میں بند پرانے پانی کا عادی بنانا چاہتے ہیں۔ جو مکمل یہودیوں کا ہے۔

سال 2003 کو تازہ پانی کا عالمی سال قرار دیا گیا ہے۔ (اور ان کے ہاں تازہ پانی کی تعریف یہ ہے کہ وہ پانی جو کثیر القومی کمپنیوں کے ذرائع سے حاصل کیا جائے)۔ اسکے تحت انتہائی زور و شور سے اس بات کا پروپیگنڈہ کیا گیا کہ دنیا سے پینے کا پانی ختم ہوتا جارہا ہے۔ نیسلے منرل واٹر کا بڑھتا استعمال اسی پروپیگنڈے کا اثر ہے۔ تعجب ہے ان پڑھے لکھے لوگوں کی عقلوں پر جو

پہاڑی علاقوں میں صاف شفاف چشموں کا پانی چھوڑ کر وہاں بھی بوتلوں میں بند پرانا پانی استعمال کرتے ہیں۔ حالانکہ چشموں کا پانی صرف پانی ہی نہیں بلکہ اس میں پیٹ کے امراض سے شفاء بھی ہے۔ اسکے جواب میں کہا جاتا ہے کہ ڈاکٹروں نے کہا ہے کہ چشموں کا پانی نقصان دہ ہے۔ جب پوچھا جاتا ہے کہ کون سے ڈاکٹر؟ تو کہتے ہیں عالمی ادارہ صحت (W.H.O) کے ڈاکٹر۔ اب مجھ جیسے کم علم کو پتہ نہیں کہ W.H.O کس چیز کا مخفف (Abbriviation) ہے؟ World Hebrew Organization (عالمی صیہونی تنظیم) یا پھر World Health Organization (عالمی اودرہ صحت کا مخف ہے)؟ کاش یہ لوگ ان کے بارے میں ذرا بھی غور کر لیتے کہ یہ W.H.O کے ڈاکٹر ہر اس چیز کے بارے میں اعلان کرتے ہیں جو یہودی سرمایہ داروں کے مفاد میں ہو۔

مذکورہ بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ دنیا کے میٹھے پانی کے ذخائر پر کنٹرول کرنے کے لئے اس وقت عالمی مالیاتی ادارے اور این جی اوز مستقل لگے ہوئے ہیں اور مختلف حیلے بہانوں سے ان کو کنٹرول کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔

## دجال کہاں سے نکلے گا؟

عَنْ اِسحاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ قال سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ يَتْبَعُ الدَّجَّالَ سَبْعُونَ أَلْفاً مِنْ يَهُودِ أَصْبَهَانَ عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ (صحیح مسلم ج:۴ص:۲۲۶۶)

حضرت اسحاق ابن عبداللہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا کہ میں نے انسؓ ابن مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ اصفہان کے ستر ہزار یہودی دجال کے پیروکار ہونگے، جنکے جسموں پر سبز رنگ کی چادریں (یا جبے) ہونگے۔

فائدہ: جیسا کہ پیچھے گذر چکا ہے کہ اسرائیل کے اندر ریشم سے ایک خاص قسم کا لباس تیار کیا جارہا ہے جو انکے مذہبی پیشوا دجال کے آنے پر پہنیں گے۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں اس وقت بیٹھی ہوئی رورہی تھی آپ ﷺ نے رونے کا سبب پوچھا۔ میں نے کہا یا رسول اللہ دجال یاد آ گیا تھا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر وہ میری زندگی میں نکلا تو میں تمہاری طرف سے کافی ہوں اور اگر دجال میرے بعد نکلا (تو پھر بھی تمہیں خوف زدہ ہونے کی ضرورت نہیں کیونکہ اسکا جھوٹا ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ کانا ہوگا اور) تمہارا رب کانا نہیں ہے وہ اصفہان کے

ایک مقام یہودیہ سے نکلے گا۔ (علامات قیامت اور نزول مسیح حدیث نمبر ۳۳)

حضرت عمرو ابن حُریث حضرت ابوبکر صدیقؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دجال روئے زمین کے ایک ایسے حصہ سے نکلے گا جو مشرق میں واقع ہے اور جس کو خراسان کہا جاتا ہے، اسکے ساتھ لوگوں کے کتنے ہی گروہ ہونگے اور ان (میں سے ایک گروہ کے) لوگوں کے چہرے تہہ بتہ پھولی ہوئی ڈھال کے مانند ہونگے۔ (ترمذی)

فائدہ ۱: دجال کے ساتھ ایک گروہ ایسا ہوگا جنکے چہرے پھولی ہوئی ڈھال کے مانند ہونگے کیا واقعی انکے چہرے ایسے ہونگے یا پھر انھوں نے اپنے چہروں پر کوئی ایسی چیز پہن رکھی ہوگی جس سے وہ اس طرح نظر آرہے ہونگے؟ واللہ اعلم

فائدہ ۲: خراسان:۔ اس حدیث میں خراسان کو دجال کے نکلنے کی جگہ بتایا گیا ہے۔ دجال کا خروج پہلی روایت میں اصفہان اور اس روایت میں خراسان سے بتایا گیا ہے۔ اس میں کوئی تعارض نہیں کیونکہ اصفہان ایران کا ایک صوبہ ہے اور ایران بھی پہلے خراسان میں شامل تھا۔

خراسان کے بارے میں اس لشکر کا بیان گذر چکا ہے جو امام مہدی کی حمایت کے لئے آیگا۔ لہٰذا حضرت مہدی کے لشکر کے آثار اگر ہم پورے خراسان میں تلاش کریں تو وہ افغانستان کے اس خطہ میں نظر آتے ہیں جہاں اس وقت پختون آبادی زیادہ ہے۔ لہٰذا قرائن کو دیکھتے ہوئے یہی کہا جائے گا کہ حضرت مہدی کی حمایت کرنے والا لشکر خراسان کے اس حصہ سے جائے گا جہاں اس وقت طالبان تحریک کا زور ہے۔ البتہ وہ روایت جس میں دجال کے نکلنے کی جگہ عراق اور شام کے درمیانی علاقے کو بتایا گیا ہے، اس میں بظاہر تعارض نظر آتا ہے۔ اس کی تطبیق یہ ہوسکتی ہے کہ اسکا خروج تو اصفہان سے ہی ہوگا، البتہ اسکی شہرت اور خدائی کا دعویٰ عراق میں ہوگا، اسلئے اس کو بھی خروج کہدیا گیا ہے۔

یہاں دجال کے نکلنے کا مقام اصفہان میں یہودیہ نامی جگہ بتایا گیا ہے۔ بخت نصر نے جب بیت المقدس پر حملہ کیا تو بہت سے یہودی اصفہان کے اس علاقے میں آکر آباد ہوگئے تھے، چنانچہ اس علاقہ کا نام یہودیہ پڑ گیا۔ یہودیوں کے اندر اصفہانی یہودیوں کا ایک خاص مقام ہے۔ انکی اہمیت کا اندازہ اس حدیث سے لگایا جاسکتا ہے جس میں آتا ہے کہ دجال کے ساتھ ستر ہزار اصفہانی یہودی ہونگے۔ پرنس کریم آغا خان فیملی کا تعلق بھی اصفہان سے ہے۔ اور اس خاندان نے برِصغیر میں جو خدمات اپنی قوم کے لئے انجام دی ہیں اور دے رہے ہیں وہ اس پائے کی ہیں

کہ اگر اس دور میں دجال آجائے تو یہ خاندان دجال کے بہت قریبی لوگوں میں شامل ہوگا۔ اسکے علاوہ اور بھی بہت سی شخصیات ہیں جو اصفہانی یہودی ہیں اور اس وقت عالم اسلام کے معاملات میں بہت اثر ورسوخ رکھتی ہیں۔

## عراق کے بارے میں ایک حیران کن روایت

هَیثم بن مالک الطائی رَفَعَ الحَدِیثَ قَالَ یَلِی الدّجالُ بالعراق سَنتین یُحمَدُ فیها عَدلُه وتَشرَابُ النّاسُ اِلیهِ فَیَصْعَدُ یوماً المنبرَ فَیَخطُبُ بِها ثُمّ یُقبِلُ عَلَیهِم فَیقولُ لَهُم ما آنَ لکم اَنْ تَعرِفوا ربّکم فَیقولُ له قائلٌ ومَن رَبُّنا فیقول أنا فیُنکِرُ مُنکِرٌ مِنَ النّاسِ مِنْ عِبادَ اللہِ قَولَه فَیَاخُذُہ فَیَقتُلُه ۱؎

نُعیم ابن حماد نے ''کتاب الفتن'' میں یہ روایت نقل کی ہے۔ ہیثم ابن مالک الطائی مرفوعاً روایت کرتے ہیں فرمایا دجال (اپنی خدائی کے اعلان سے پہلے) دو سال تک عراق پر حکومت کریگا، جس میں اس کے انصاف کی تعریف کی جائے گی، اور لوگ اس کی طرف کھنچے چلے آئیں گے۔ پھر وہ ایک دن منبر پر چڑھے گا اور عراق کے بارے میں تقریر کرے گا (کہ میں نے یہاں عدل وانصاف قائم کردیا ہے۔) پھر لوگوں کے سامنے آئے گا اور ان سے کہے گا۔ کیا اب وقت آنہیں گیا کہ تم اپنے رب کو پہچان لو؟ اس پر ایک شخص کہے گا، اور ہمارا رب کون ہے؟ تو دجال کہے گا۔ میں۔ یہ سن کر ایک اللہ کا بندہ اس کے اس دعوے کو جھٹلائے گا۔ چنانچہ دجال اس کو پکڑ کر قتل کردے گا۔ (کتاب الفتن نعیم ابن حماد ج:۲ ص:۵۳۹)

عَن عِمرانَ بن حُصَینٍ قال قال رسولُ اللہِ ﷺ مَنْ سَمِعَ بِالدّجالِ فَلْیَنْأَ عَنهُ فَوَاللہِ اِن الرّجُلَ لَیَأتِیه وَھُوَ یَحسِبُ انه مُؤمنٌ فَیَتّبِعُه مِمّا یُبعَثُ به مِن الشُّبُهاتِ.

(ابوداؤد ۳۷۶۲)

ترجمہ: حضرت عمران بن حصین کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص دجال کے آنے کی خبر سنے اسکو چاہئے کہ وہ اس سے دور رہے۔ اللہ کی قسم آدمی دجال کے پاس آئیگا اور وہ اپنے آپکو مومن سمجھتا ہوگا لیکن پھر بھی اسکی اطاعت قبول کرلے گا۔ کیونکہ جو چیزیں اس (دجال) کو دی گئی ہیں وہ ان سے شبہات میں پڑجائیگا۔

---

حاشیہ ۱؎ اس روایت میں ابوبکر بن ابی مریم راوی ضعیف ہیں۔ (مجمع الزوائد)۔
(کتاب الفتن نعیم بن حماد ج:۲ ص:۵۳۹)

فائدہ: دجال کا فتنہ، مال، حسن، قوت، غرض تمام چیزوں کا ہوگا۔ اور دنیا اپنی تمام تر خوبصورتیوں کے ساتھ شہروں میں ہوتی ہے۔ شہروں سے جو جگہ جتنی دور دراز ہوگی وہاں اسکا فتنہ اتنا ہی کم ہوگا۔ اس بات کی طرف ام حرامؓ کی حدیث میں بھی اشارہ ہے۔ فرمایا لوگ دجال سے اتنا بھاگیں گے کہ پہاڑوں میں چلے جائینگے۔

## دجال سے تمیم داری کی ملاقات

حضرت فاطمہ بنت قیسؓ بیان فرماتی ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کے ایک منادی کو یہ اعلان کرتے ہوئے سنا کہ الصلوٰۃ جامعۃ (یعنی نماز تیار ہے۔ راقم) چنانچہ میں مسجد گئی اور حضور ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ میں عورتوں کی اس صف میں تھی جو مردوں کے بالکل پیچھے تھی۔ جب حضور ﷺ نے نماز مکمل کی تو مسکراتے ہوئے منبر پر تشریف لائے اور فرمایا ہر شخص اپنی نماز کی جگہ پر بیٹھا رہے۔ پھر فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ میں نے تمہیں کیوں جمع فرمایا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کی قسم میں نے تمہیں کسی بات کی ترغیب (Invoke) یا ڈرانے کے لئے جمع نہیں کیا۔ میں نے تمہیں صرف اس لئے جمع کیا ہے کہ (تمہیں یہ واقعہ سناؤں) تمیم داری ایک نصرانی شخص تھے وہ میرے پاس آئے اور اسلام پر بیعت کی اور مسلمان ہو گئے اور مجھے ایک بات بتائی جو اس خبر کے مطابق ہے جو میں تمہیں دجال کے بارے میں پہلے ہی بتا چکا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے مجھے خبر دی کہ وہ بنو لخم اور بنو جذام کے ۳۰ آدمیوں کے ہمراہ ایک بحری جہاز میں سوار ہوئے۔ انہیں ایک مہینے تک سمندر کی موجیں دھکیلتی رہیں (یعنی سمندری طوفان) پھر وہ سمندر میں ایک جزیرے تک پہنچے یہاں تک کہ سورج غروب ہوگیا۔ تو وہ چھوٹی چھوٹی کشتیوں پر بیٹھ کر جزیرے کے اندر داخل ہوئے، تو انہیں وہاں ایک عجیب سی مخلوق ملی جو موٹے اور گھنے بالوں والی تھی۔ بالوں کی کثرت کی وجہ سے اس کے اگلے اور پچھلے حصے کو وہ نہیں پہچان سکے تو انہوں نے کہا کہ تو ہلاک ہو! تو کون ہے؟ اس نے کہا کہ میں جساسہ ہوں ہم نے کہا کہ جساسہ کیا ہے؟ اس نے کہا کہ تم لوگ گرجے میں اس شخص کے پاس چلو جو تمہاری خبر کے بارے میں بہت بے چین ہے۔ جب اس نے ہمارا نام لیا تو ہم گھبرا گئے کہیں وہ شخص شیطان نہ ہو ہم جلدی جلدی گرجے تک پہنچے وہاں اندر ایک بہت بڑا انسان دیکھا ایسا خوف ناک انسان ہماری نظروں سے نہیں گزرا تھا وہ بہت مضبوط بندھا ہوا تھا اس کے ہاتھ کندھوں تک اور گھٹنے ٹخنوں تک لوہے کی زنجیروں میں بندھے ہوئے تھے۔ ہم نے پوچھا تو ہلاک ہو تو کون ہے؟ اس نے کہا کہ جب تم نے مجھے پالیا ہے اور تمہیں معلوم ہو گیا ہے تو تم مجھے بتاؤ تم لوگ کون ہو؟ ہم

نے کہا کہ ہم عرب کے لوگ ہیں (اس کے بعد تمیم داری نے اپنے بحری سفر، طوفان، جزیرہ میں داخل ہونے جساسہ ملنے کی تفصیل دہرائی) اس نے پوچھا کیا بیسان کی کھجوروں کے درختوں پر پھل آتے ہیں؟ ہم نے کہا ہاں اس نے کہا وہ زمانہ قریب ہے جب ان درختوں پر پھل نہیں آئیں گے۔ پھر اس نے پوچھا بحیرہ طبریہ میں پانی ہے یا نہیں؟ ہم نے کہا ہاں اس میں بہت پانی ہے۔ اس نے کہا کہ عنقریب اس کا پانی خشک ہو جائے گا۔ پھر اس نے پوچھا زُغر کے چشمے کا کیا حال ہے اس چشمے میں پانی ہے اور کیا اس کے قریب کے لوگ اس پانی سے کاشت کاری کرتے ہیں؟ ہم نے کہا ہاں۔ پھر اس نے پوچھا اُمیوں (ناخواندہ لوگوں) کے نبی کے بارے میں بتاؤ کہ اس نے کیا کیا؟

ہم نے کہا کہ وہ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ چلے گئے۔ اس نے پوچھا کہ کیا عربوں نے اس سے جنگ کی ہے؟ ہم نے کہا ہاں۔ اس نے پوچھا انہوں نے عربوں سے کیا معاملہ کیا؟

ہم نے اس کو تمام واقعات بتائے۔ جو لوگ عربوں میں عزیز تھے ان پر آپ نے غلبہ حاصل کر لیا اور انہوں نے اطاعت قبول کر لی۔ اس نے کہا کہ ان کے حق میں اطاعت کرنا ہی بہتر ہے۔ اب تمہیں میں اپنا حال بتاتا ہوں میں مسیح ہوں عنقریب مجھ کو نکلنے کا حکم دیا جائے گا۔ میں باہر نکلوں گا اور زمین پر سفر کروں گا یہاں تک کہ کوئی آبادی ایسی نہ چھوڑوں گا جہاں میں داخل نہ ہوں۔ چالیس راتیں برابر گشت میں رہونگا۔ لیکن مکہ اور مدینہ میں نہ جاؤں گا وہاں جانے سے مجھ کو منع کیا گیا ہے۔ جب میں ان میں سے کسی میں داخل ہونے کی کوشش کروں گا تو ایک فرشتہ تلوار لئے ہوئے مجھے روکے گا ان شہروں کے ہر راستے پر فرشتے مقرر ہوں گے۔

یہ واقعہ سنانے کے بعد) رسول اللہ ﷺ نے اپنا عصا منبر پر مار کر فرمایا۔ یہ ہے طیبہ۔ یہ ہے طیبہ یعنی المدینہ۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا آگاہ رہو میں تم کو یہی نہیں بتایا کرتا تھا۔ ہوشیار رہو کہ دجال دریائے شام میں ہے یا دریائے یمن میں ہے نہیں بلکہ وہ مشرق کے طرف ہے۔ وہ مشرق کی طرف ہے۔ وہ مشرق کی طرف ہے۔ (مسلم 5235)

فائدہ: آپ ﷺ نے حضرت تمیم داریؓ کا واقعہ سنانے کے بعد پہلے فرمایا کہ دجال دریائے شام میں ہے یا دریائے یمن میں ہے، پھر اسکے بعد اس خیال کو رد کیا اور تین مرتبہ فرمایا کہ وہ مشرق کی طرف ہے۔ اس کے بارے میں علماء فرماتے ہیں کہ پہلے جب آپ نے فرمایا تو وحی کے ذریعے آپ کو بتا دیا گیا کہ وہ مشرق میں ہے۔ اسی لئے آپ ﷺ نے اس بات کو تین مرتبہ

فرمایا۔ چونکہ آپ ﷺ نے اس بات کو اسی حد تک رکھا اور دجال کے علاقے کی مزید نشاندہی نہیں فرمائی، اسلئے اس بحث کو یہیں ختم کرتے ہیں۔

## دجال کے سوالات اور موجودہ صورتِ حال

دجال نے لوگوں سے بیسان کی کھجوروں کے باغ، ذُغر کے چشمے اور بحیرہ طبریہ اور نبی کریم ﷺ کے بارے میں پوچھا۔ ان سوالوں میں آپ غور کریں تو چار میں سے تین سوال پانی سے متعلق ہیں۔ نیز ان جگہوں سے دجال کا یقیناً کوئی تعلق ہے۔

## بَیسان (Baysan) کے باغات

بیسان پہلے فلسطین کے اندر تھا، حضرت عمر فاروقؓ کے دورِ خلافت میں اس کو حضرت شُرحبیل بن حسنہ اور حضرت عمرو بن العاصؓ نے فتح کیا تھا۔!

پھر بیسان 1948 سے پہلے اردن کا حصہ تھا۔ مئی 1948 میں اسرائیل نے بیسان شہر سمیت ضلع بیسان کے انتیس چھوٹے بڑے دیہاتوں پر قبضہ کرلیا۔ اور اب یہ اسرائیل کے قبضہ میں ہے (دیکھیں بیسان نقشہ نمبر ۲ میں)

جہاں تک بیسان میں کھجوروں کے باغات کا تعلق ہے تو اس کے بارے میں مشہور مؤرخ ابو عبداللہ حموی (وفات ۶۲۶ ہجری) معجم البلدان میں لکھتے ہیں کہ بیسان اپنی کھجوروں کی وجہ سے مشہور تھا۔ میں وہاں کئی مرتبہ گیا ہوں لیکن مجھے وہاں صرف دو پرانے کھجوروں کے باغ ہی نظر آئے ۲۔

اور اس وقت بھی بیسان کھجوروں کے لئے مشہور نہیں ہے۔ بلکہ اس وقت مغربی کنارے کا شہر "اریحہ" (Jericho) کھجوروں کے لئے مشہور ہے۔ اگرچہ بیسان کا کچھ علاقہ ابھی بھی اردن میں ہے جو کہ اردن کے غور (Ghor) شہر کے علاقے میں ہے۔ اور غور کے علاقے میں اس وقت گندم اور سبزیاں وغیرہ ہوتی ہیں۔ نیز اردن کی زراعت کا مستقبل بھی کچھ اچھا نہیں ہے۔

اردن کا انحصار دریائے یرموک کے پانی پر ہے۔ اردن دریائے یرموک کے پانی کو اپنے "مشرقی غور کینال اریگیشن پراجیکٹ" کے لئے غور شہر کے قریب لایا ہے۔ اردن کی زمینوں کو غور کے اسی پراجیکٹ کے ذریعے سیراب کیا جاتا ہے۔ جبکہ دریائے یرموک گولان کے پہاڑی سلسلے سے آتا ہے۔

---

حاشیہ ۱ تاریخ طبری و معجم البلدان      حاشیہ ۲ معجم البلدان ج : ۱ ص : ۵۲۷

## بحیرہ طبریہ کی تاریخی اور جغرافیائی اہمیت

دجال کا دوسرا سوال بحیرہ طبریہ سے متعلق تھا۔ بحیرہ طبریہ پر بھی اس وقت اسرائیل کا قبضہ ہے۔ اس کو انگلش میں Sea of Galilee یا Lake of Tiberias اور عبرانی میں ''یام کنرت'' (Yam Kinneret) کہتے ہیں۔ (بحوالہ انسائیکلوپیڈیا آف برٹانیکا)۔

بحیرہ طبریہ کے ارد گرد نو شہر آباد ہیں۔ جن میں ایک شہر طبریہ بھی ہے۔ جو یہودیوں کے چار مقدس شہروں میں سے ایک ہے۔ یہ شہر ایک تاریخی پس منظر رکھتا ہے۔ سن 70 عیسوی میں جب رومی بادشاہ طیطس (Titus) نے بیت المقدس کو برباد کیا تو یہودی مذہبی پیشوا، جن کو ربی (Rabbi) کہا جاتا ہے، طبریہ میں آ کر جمع ہوئے۔ یہاں یہودی مذہبی پیشواؤں کی ایک اعلیٰ سطحی عدالت بلائی گئی۔ آگے چل کر ان فیصلوں کی رو سے تیسری اور پانچویں صدی عیسوی کے دوران یہودیوں کی مذہبی اور شہری قوانین کی کتاب تالمود (Talmud) مرتب کی گئی۔ 1200 عیسوی میں یہودیوں کو (اپنے کالے کرتوتوں کی وجہ سے۔ راقم) طبریہ سے بھاگنا پڑا۔ پھر دوبارہ 1800 میں یہاں آ کر آباد ہوئے۔ اس وقت یہ شہر پر فضا سیاحتی مقام ہے۔ (بحوالہ انسائیکلوپیڈیا آف انکارٹا 2005)۔

پہلی مرتبہ اس کو حضرت شرحبیلؓ بن حسنہ نے فتح کیا پھر اہل شہر نے معاہدے کی خلاف ورزی کی تو حضرت عمر فاروقؓ کے دورِ خلافت میں اس کو حضرت عمرو بن العاصؓ نے فتح کیا تھا۔

معجم البلدان میں لکھا ہے کہ یہاں ایک بہت قدیم عمارت ہے جس کو ہیکلِ سلیمانی کہا جاتا ہے۔ اس کے درمیان سے پانی نکلتا ہے..... یہاں گرم پانی کے چشمے ہیں۔ بیسان اور غور کے درمیان ایک گرم پانی کا چشمہ ہے جو سلیمان علیہ السلام کے نام سے مشہور ہے اس چشمے کے بارے میں لوگوں کا خیال ہے کہ اس میں ہر مرض سے شفاء ہے۔ اور بحیرہ طبریہ کے درمیان میں ایک کشادہ دار چٹان ہے جسکے اوپر ایک اور چٹان چڑھی ہوئی ہے جو دیکھنے والے کو دور سے نظر آتی ہے۔ اس علاقے والوں کا اس کے بارے میں یہ خیال ہے کہ یہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی قبر ہے۔

(معجم البلدان ج:۴ ص:۱۸)

## بحیرہ طبریہ اور موجودہ صورتِ حال

بحیرہ طبریہ شمال مشرق اسرائیل میں اردن کی سرحد کے قریب ہے۔ اس وقت بھی اس میں میٹھا پانی موجود ہے۔ اس وقت اس کی لمبائی شمال سے جنوب 23 کلومیٹر ہے۔ اس کی زیادہ سے زیادہ چوڑائی شمال کی جانب ہے جو 13 کلومیٹر ہے۔ اس کی انتہا گہرائی 157 فٹ ہے۔ اس کا

کل رقبہ 166 مربع کلومیٹر (166 sk km) ہے۔ اس وقت اس میں مختلف قسم کی مچھلیاں پائی جاتی ہیں۔ (دیکھیں نقشہ نمبر ۲ بحیرہ طبریہ)

اس وقت بحیرہ طبریہ اسرائیل کے لئے میٹھے پانی کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ جبکہ بحیرہ طبریہ کے پانی کا بڑا ذریعہ دریائے اردن ہے۔ جو گولان کی پہاڑیوں کے سلسلے جبل الشیخ سے آتا ہے۔

**زُغر کا چشمہ:** دجال کا تیسرا سوال زُغر کے چشمے کے بارے میں تھا۔ حضرت عبداللہ ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے قوم لوط کو ہلاک کرنے کا فیصلہ فرمایا تو حضرت لوط علیہ السلام کو سدوم (Sodom) کی بستی سے نکل جانے کا حکم دیا۔ چنانچہ حضرت لوط علیہ السلام اپنے ساتھ اپنی دو صاحبزادیوں کو لے کر نکل گئے۔ ایک کا نام ''ربہ'' اور دوسری کا نام زغر تھا۔ بڑی صاحبزادی کا انتقال ہوا تو اس کو ایک چشمے کے پاس دفنا دیا۔ لہٰذا اس چشمے کا نام ''عین ربہ'' پڑ گیا۔ پھر دوسری بیٹی زُغر کا انتقال ہوا تو اس کو بھی ایک چشمے کے قریب دفن کر دیا۔ اس طرح یہ چشمہ ''عین زُغر'' کے نام سے مشہور ہوا۔ (معجم البلدان ج:۳ ص:۲۶)

ابو عبداللہ حموی نے معجم البلدان میں عین زُغر کو بحر مردار (Dead Sea) (اسرائیل) کے مشرقی جانب بتایا ہے۔ (معجم البلدان)

بائبل کے مطابق قوم لوط پر عذاب کے بعد حضرت لوط علیہ السلام جس بستی میں گئے اس کو ''زور'' (Zoar) کہا گیا ہے۔ جو اس وقت بحرِ مردار کے مشرقی جانب اردن کے علاقے میں الصافی کے نام سے ہے۔ (دی ہار پر کولنس اٹلس) (دیکھیں نقشہ نمبر ۴ بحرِ مردار)

## گولان کی پہاڑیوں کی جغرافیائی اہمیت

1967 کی جنگ میں اسرائیل نے شام سے گولان کی پہاڑیاں چھین لی تھیں۔ جبل الشیخ (Mount Hermon) گولان کے پہاڑی سلسلے کی سب سے اونچی چوٹی ہے جہاں سے ایک طرف بیت المقدس اور دوسری جانب دمشق بالکل اس کے نیچے نظر آتا ہے۔ اس کی اونچائی 9232 فٹ ہے۔ جبل الشیخ پر اس وقت لبنان، شام اور اسرائیل کا قبضہ ہے۔ اور کچھ علاقہ اقوام متحدہ کا غیر فوجی علاقہ ہے۔ پانی کے اعتبار سے جبل الشیخ کھلا علاقہ ہے۔ اسی طرح جغرافیائی لحاظ سے بھی اور پانی کے لحاظ سے بھی یہ پہاڑی سلسلہ اس خطے کے لئے انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ (دیکھیں نقشہ نمبر ۵ گولان۔ اور دیکھیں بیت المقدس کے لئے نقشہ نمبر ۲)

اب آپ دجال کی جانب سے بیسان، بحیرہ طبریہ اور زغر کے متعلق پوچھے جانے والے

سوالوں کی حقیقت میں غور کریں تو ان سوالوں کا تعلق گولان کی پہاڑیوں سے ہے۔ نیز ان احادیث کو بھی سامنے رکھیں جو دمشق، بحیرہ طبریہ بیت المقدس اور افیق کی گھاٹی سے متعلق ہیں تو اس میں بھی گولان کی پہاڑیوں کی اہمیت صاف واضح ہے۔

یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ یہودیوں اور عیسائیوں کا جو آرمیگڈن (جنگ عظیم) کا نظریہ ہے کہ یہ آرمیگڈن میگڈ کے میدان میں ہوگی، وہ میگڈ کا میدان بھی بحیرہ طبریہ سے مغرب میں واقع ہے۔ افیق کی گھاٹی جہاں دجال آخر میں مسلمانوں کا محاصرہ کرے گا وہ بھی بحیرہ طبریہ کے جنوب میں ہے۔ اس طرح یہ تمام علاقہ گولان کی پہاڑیوں کے بالکل نیچے واقع ہے۔ اسی طرح اسرائیل وفلسطین اور اسرائیل وشام کے علاقوں کے بارے میں اختلاف کی خبروں پر غور کریں تو بات آسانی سے سمجھ میں آجائے گی کہ عالمی کفر کن باتوں کو سامنے رکھ کر اپنی منصوبہ سازی کر رہا ہے؟ اور فلسطینیوں کو ختم کرنے کے لئے سارا کفر اسرائیل کا ساتھ کیوں دیتا ہے؟

## دجال مکہ اور مدینہ میں داخل نہیں ہوگا

قال رسولُ اللهِ ﷺ مَا مِن بَلَدٍ اِلاّ سَیَدْخِلُهُ الدجالُ اِلا الحرَمَینِ مَکّةَ وَالمَدِینَةَ وَانّه لَیسَ بَلَدٌ اِلا سَیَدْخِلُهُ رُعْبُ الْمَسِیحِ اِلا الْمَدِینَةَ علیٰ کُلِّ نَقْبٍ مِن اَنقَابِها یَومَئِذٍ مَلَکَانِ یَذُبّانِ عَنها رُعْبَ المَسِیحِ (المستدرک علی الصحیحین ج:۴ ص:۵۸۳)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی شہر ایسا نہیں جہاں دجال داخل نہ ہو، سوائے حرمین شریفین مکہ اور مدینہ کے، اور کوئی شہر ایسا نہیں جہاں مسیح (دجال) کا رعب نہ پہنچ جائے سوائے مدینے کے، اسکے ہر راستے پر اس دن دو فرشتے ہونگے جو مسیح (دجال) کے رعب کو مدینے میں داخل ہونے سے روک رہے ہونگے۔

جابر بن عبداللہ یقول اَخبَرَتنِی اُمُّ شَرِیکٍ اَنّها سَمِعَتِ النَّبِیَّ ﷺ یقولُ لَیَفِرَّنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجالِ فِی الجِبَالِ قالت اُمُّ شریک یا رسولَ اللهِ فَاَینَ العربُ یَومَئِذٍ قال هُم قَلِیلٌ [1]

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ مجھے ام شریکؓ نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ وہ فرماتے تھے کہ لوگ دجال کے فتنے سے بچنے کے لئے پہاڑوں میں بھاگ جائیں گے۔ ام شریک نے پوچھا یارسول اللہ! اس وقت عرب کہاں ہونگے؟ آپ ﷺ نے فرمایا

حاشیہ [1] ھذا حدیث حسن صحیح غریب (تحفۃ الاحوذی) (مسلم ج:۴ ص:۲۲۶۶)

وہ تھوڑے ہونگے۔

فائدہ: جس وقت نبی کریم ﷺ فتنہ دجال کا بیان فرمارہے تھے اور اس کے غلط دعووں کا ذکر کر رہے تھے تو ام شریکؓ نے جو سوال کیا ان کا مطلب یہ تھا کہ عرب تو حق پر جان دینے والے لوگ ہیں اور وہ ہر باطل کے خلاف جہاد کرتے ہیں پھر انکے ہوتے ہوئے دجال یہ سب کچھ کس طرح کر سکتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے جو جواب دیا اسکا مطلب بھی یہی ہے کہ ام شریک وہ عرب اس وقت بہت تھوڑے ہونگے جنکی شان جہاد کرنا ہوگی۔ ورنہ تعداد کے اعتبار سے تو عرب بہت ہونگے لیکن وہ عرب جنکا تم سوال کر رہی ہو وہ کم ہونگے۔

## حدیث نواس ابن سمعان

حضرت نواس ابن سمعان فرماتے ہیں ایک دن حضور ﷺ نے دجال کے بارے میں بیان فرمایا۔ بیان کرتے وقت آپ کی آواز کبھی ہلکی ہوتی تھی کبھی بلند ہو جاتی حتی کہ (ایسا انداز بیاں تھا کہ) ہم کو ایسا گمان ہوا کہ دجال کھجوروں کے باغ میں ہو۔ پھر جب ہم شام کو آپ کی خدمت میں آئے تو ہمارے چہروں پر اثرات دیکھتے ہوئے فرمایا کیا ہوا؟ ہم نے کہا یا رسول اللہ آپ نے دجال کا بیان کیا، آپ کی آواز کبھی بلند ہوتی تھی اور کبھی پست ہوتی تھی، چنانچہ ہمیں یوں گمان ہوا گویا دجال کھجور کے باغ میں ہو۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا اگر وہ میرے سامنے آیا تو میں تمہاری طرف سے کافی ہونگا، اور اگر وہ میرے بعد نکلا تو تم میں سے ہر ایک اپنا ذمہ دار ہوگا۔ اور اللہ ہر مسلمان کا نگہبان ہے۔ وہ (دجال) گڑیل جوان ہوگا، اسکی آنکھ پچکی ہوئی ہوگی، وہ عبدالعزیٰ ابن قطن کی طرح ہوگا۔ تم میں سے جو بھی اسکو پائے تو اس پر سورۃ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے۔ وہ اس راستے سے آئے گا جو عراق اور شام کے درمیان ہے۔ وہ دائیں بائیں فساد پھیلائیگا۔ اے اللہ کے بندو! (اسکے مقابلے میں) ثابت قدم رہنا۔ ہم نے کہا یا رسول اللہ! وہ دنیا میں کتنے دن رہیگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا چالیس دن۔ (پہلا) ایک دن ایک سال کے برابر دوسرا دن ایک مہینے کے برابر تیسرا دن ایک ہفتے کے برابر اور باقی دن عام دنوں کی طرح ہونگے۔ ہم نے کہا یا رسول اللہ اسکے سفر کی رفتار کیا ہوگی؟ فرمایا اس بادل کی رفتار کی طرح جسکو ہوا اڑا لیجاتی ہے۔ چنانچہ وہ ایک قوم کے پاس آئیگا اور انکو (اپنے آپکو خدا ماننے کی) دعوت دیگا۔ تو وہ اس پر ایمان لے آئینگے اور اسکی بات مان لینگے۔ لہٰذا دجال (ان سے خوش ہوکر) آسمان کو حکم کریگا جسکے نتیجے میں بارش ہوگی۔ اور زمین کو حکم کریگا تو وہ پیداوار اگائے گی۔ سو جب شام کو انکے مویشی واپس آئینگے تو (پیٹ

بھر کر کھانے کی وجہ سے) انکی کوہانیں اٹھی ہوئی ہونگی، اور تھن دودھ سے بھرے ہوئے ہونگے، اور انکے پیر (زیادہ کھا لینے کی وجہ سے) پھیلے ہوئے ہونگے۔ پھر دجال ایک اور قوم کے پاس آئیگا اور انکو دعوت دیگا تو وہ اسکی دعوت کا انکار کر دینگے۔ چنانچہ دجال انکے پاس سے (ناراض ہو کر) واپس چلا جائیگا۔ جسکے نتیجے میں وہ لوگ قحط کا شکار ہو جائینگے، اور انکے مال و دولت میں سے کوئی چیز بھی انکے پاس نہ بچے گی۔ (دجال) ایک بنجر زمین کے پاس سے گذریگا اور اسکو حکم دے گا کہ وہ اپنے خزانے نکال دے چنانچہ زمین کے خزانے (نکل کر) اس طرح اسکے پیچھے چلیں گے جیسے شہد کی مکھیاں اپنے سردار کے پیچھے چلا کرتی ہیں۔ پھر وہ ایک کڑیل جوان کو بلائیگا اور تلوار سے وار کر کے اس کے دو ٹکڑے کر دیگا دونوں ٹکڑے اتنی دور جا کر گرینگے جتنا دور ہدف پر مارا جانے والا تیر جا کر گرتا ہے۔ پھر دجال اس (مقتول) جوان کو پکاریگا تو وہ اٹھ کر اسکے پاس آ جائیگا یہ سلسلہ چل ہی رہا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کو بھیج دیگا۔ (مسلم)

مسلم شریف کی دوسری روایت میں ہے کہ دجال اس نوجوان پر پہلے بہت تشدد کرے گا۔ کمر اور پیٹ پر بہت پٹائی کریگا۔ پھر پوچھے گا کہ اب مجھ پر ایمان لاتا ہے؟ وہ کہے گا تو دجال ہے پھر دجال اس کو ٹانگوں کے درمیان سے آرے سے چیرنے کا حکم دے گا اور اس کو درمیان سے چیر دیا جائے گا۔ پھر (دجال) اس کو جوڑ کر پوچھے گا کہ اب مانتا ہے مجھ کو؟ وہ کہے گا اب تو مجھے اور یقین ہو گیا (کہ تو دجال ہے) پھر وہ نوجوان کہے گا کہ لوگو! میرے بعد کسی کے ساتھ یہ ایسا نہیں کر سکتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس کے بعد دجال اس جوان کو ذبح کرنے کیلئے پکڑے گا۔ چنانچہ اسکی پوری گردن کو (اللہ کی جانب سے) تانبے (Copper) کا بنا دیا جائے گا۔ لہٰذا دجال اس پر قابو نہیں پا سکے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا پھر دجال اسکو ہاتھوں اور پیروں سے پکڑ کر پھینکے گا لوگ سمجھیں گے کہ اسکو آگ میں پھینکا ہے حالانکہ اسکو جنت میں ڈالا گیا ہوگا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا اس نوجوان کی شہادت رب العالمین کے ہاں لوگوں میں افضل شہادت ہوگی۔

## ف ا: کیا وقت تھم جائے گا؟

وقت کا تھم جانا یہ اس کے جادو کا اثر ہوگا یا جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے وہ ایسا کریگا۔ کیونکہ جب صحابہ نے یہ پوچھا کہ یا رسول اللہ اس صورت میں ہم نمازیں کتنی پڑھیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ وقت کا اندازہ کر کے نمازیں پڑھتے رہنا۔ وقت کی رفتار کو روکنے کے سلسلے میں دجالی طاقتیں مسلسل کوششیں کر رہی ہیں۔ آپ نے سنا ہوگا کہ ٹائم مشین کے نام سے ایسا نظام بنانے کی

کوشش کی جارہی ہے جسکے ذریعے انسان کو گذرے وقت میں پہنچادیا جائے گا، وہ درحقیقت تو موجودہ وقت میں ہوگا لیکن اس مشین کے ذریعے اسکو ایسا لگے گا کہ وہ ابھی گذرے وقت میں ہے۔ اس کی واضح صورت جلد دنیا کے سامنے لائی جاسکتی ہے۔

ف ۲: صحابیؓ کا دجال کی رفتار اور دنیا میں ٹھہرنے کی مدت کے بارے میں سوال انکی عسکری سوچ کا پتہ دیتا ہے۔ صحابیؓ کے پوچھنے کا مقصد یہ ہے کہ ہم کو دجال سے کتنے دن جنگ کرنی ہوگی۔ چونکہ جنگ میں نقل وحرکت (Movement) انتہائی اہمیت کی حامل ہوتی ہے اسلئے صحابیؓ نے پوچھا کہ اس کی رفتار کیا ہوگی؟

ف ۳: پہلا دن ایک سال کے برابر، دوسرا ایک مہینے کے برابر، تیسرا ہفتہ کے برابر، باقی سینتیس (۳۷) دن عام دنوں کے برابر ہونگے۔ اس طرح دجال کے دنیا میں ٹھہرنے کی مدت ایک سال دو مہینے اور چودہ دن کے برابر بنتی ہے۔ ایک دن ایک سال کے برابر ہوجائے گا۔ بعض شارحین نے دن کے لمبا ہونے کا مطلب یہ لکھا ہے کہ پریشانی کے باعث دن لمبا لگے گا۔

شارح مسلم امام نوویؒ نے اس کا جواب یوں دیا ہے" **قال العلماء هذا الحديث علىٰ ظاهره.......يدل عليه قوله ﷺ وسائر ايامه كايامكم الخ**

یعنی علماء حدیث نے فرمایا یہ حدیث اپنے ظاہر پر ہے، اور یہ تین دن اتنے ہی لمبے ہونگے جتنا کہ حدیث میں ذکر ہے۔ اس بات پر نبی ﷺ کا یہ قول دلیل ہے کہ باقی تمام دن تمہارے عام دنوں کی طرح ہونگے نیز صحابہ کا یہ سوال کرنا کہ یارسول اللہ وہ دن جو سال کے برابر ہوگا اس میں ہمارے لئے ایک دن کی نماز ہی کافی ہوگی؟ آپ ﷺ نے جواب دیا نہیں بلکہ اندازہ کرکے نمازیں ادا کرتے رہنا"۔ (شرح مسلم نووی)

ف ۴: یہاں دائیں بائیں فساد پھیلانے سے اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وہ جہاں ہوگا وہاں تو فساد ہوگا ہی اسکے دائیں بائیں اسکے ایجنٹ فساد پھیلا رہے ہونگے۔ جیسا کہ اب بھی ہم دیکھتے ہیں کہ کمانڈر انچیف خاص خاص جگہوں پر جاتا ہے اور باقی جگہ اپنے ماتحتوں کو بھیجتا ہے۔ ہماری اس بات پر دلیل وہ روایات ہیں جن میں یہ ذکر ہے کہ دجال کو جب ایک نوجوان کے بارے میں اطلاع ملے گی کہ وہ اس کو برا بھلا کہتا ہے، تو دجال اپنے لوگوں کو پیغام بھیجے گا کہ اس نوجوان کو میرے پاس لے آؤ۔ یہ روایت نعیم ابن حماد نے کتاب الفتن میں نقل کی ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ دجال کے علاوہ بھی اس کے لوگ اہلِ ایمان کے خلاف جنگ میں مصروف

ہونگے۔اور دجال جگہ جگہ جا کر انکی نگرانی کر رہا ہوگا۔دجال کے مالی نظام اور زرعی نظام پر ہم آگے چل کر بات کرینگے۔

## ابن صیاد کا بیان

دجال کے باب میں ابن صیاد کا مختصر بیان کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ابن صیاد ایک یہودی تھا جو مدینہ منورہ میں رہتا تھا۔اس کا اصل نام ''صاف'' تھا۔وہ جادو اور شعبدہ بازی کا بہت بڑا ماہر تھا۔ابن صیاد کے اندر وہ نشانیاں بہت حد تک پائی جاتی تھیں جو دجال کے اندر ہونگی، یہی وجہ تھی کہ آپ ﷺ خود بھی ابن صیاد کے بارے میں بہت فکر مند رہتے تھے اور اسکی حقیقت جاننے کے لئے کئی مرتبہ چھپ کر بھی اسکی گفتگو سننے کی کوشش کی۔البتہ آپ ﷺ نے آخر تک اس بارے میں کوئی واضح بات بیان نہیں فرمائی کہ ابن صیاد ہی دجال ہے یا نہیں؟ اس طرح صحابہ میں بھی کچھ اکابرِ صحابہؓ ابن صیاد ہی کو دجال کہتے تھے۔یہاں چند احادیث اس حوالے سے نقل کی جاتی ہیں۔

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ (ایک دن) حضرت عمر فاروقؓ صحابہؓ کی ایک جماعت میں شامل ہو کر نبی کریم ﷺ کے ساتھ ابن صیاد کے پاس گئے، اور انھوں نے اس کو (یہودیوں کے ایک محلہ) بنو مغالہ میں کھیلتے ہوئے پایا، وہ اس وقت بالغ ہونے کی عمر کے قریب تھا، ابن صیاد ان سب کی آمد سے بے خبر (اپنے کھیل میں مشغول) رہا۔یہاں تک کہ رسول ﷺ نے اس کی پشت پر اپنا ہاتھ مارا، (اور جب وہ متوجہ ہوا تو) آپ ﷺ نے اس سے سوال کیا کہ کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں، ابن صیاد نے (یہ سن کر بڑی غصیلی نظروں سے) آپ ﷺ کی طرف دیکھا اور کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ تم امیوں یعنی ناخواندہ لوگوں کے رسول ہو، اور پھر اس نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ کیا تم گواہی دیتے ہو کہ میں خدا کا رسول ہوں؟ آپ ﷺ نے اس کو (پکڑ لیا اور) خوب زور سے بھینچا، اور فرمایا میں خدا پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا۔اس کے بعد آپ ﷺ نے اس سے پوچھا کہ یہ بتا کہ تو کیا دیکھتا ہے، یعنی غیب کی چیزوں میں سے تجھے کیا نظر آتا ہے؟ اس نے جواب دیا کبھی تو میرے پاس سچی خبر آتی ہے اور کبھی جھوٹی۔رسول ﷺ نے (اس کی یہ بات سن کر) فرمایا تیرا سارا معاملہ گڈمڈ ہو گیا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا میں نے تیرے لئے اپنے دل میں ایک بات چھپائی ہے، اور جو بات آپ ﷺ نے اپنے دل میں چھپائی تھی وہ یہ آیت یوم تاتی السماء بدخان مبین تھی، اس نے جواب دیا وہ پوشیدہ بات (جو تمہارے دل میں ہے) دُخ ہے۔آپ ﷺ نے (یہ سن کر) فرمایا دور ہٹ۔تو اپنی

اوقات سے آگے ہرگز نہیں بڑھ سکے گا۔ حضرت عمر فاروقؓ نے (صورتِ حال دیکھ کر) عرض کیا یا رسول اللہ اگر آپ اجازت دیں تو میں اس کی گردن اڑا دوں؟ رسول ﷺ نے فرمایا ابن صیاد اگر وہی دجال ہے (جس کے آخری زمانہ میں نکلنے کی اطلاع دی گئی ہے) تو پھر تم اس کو نہیں مار سکتے، اور اگر یہ وہ نہیں ہے تو پھر اس کو مارنے میں کوئی فائدہ نہیں ہے۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ (ایک اور دن) رسول کریم ﷺ کھجور کے ان درختوں کے پاس تشریف لے گئے جہاں ابن صیاد تھا، اس وقت آپ ﷺ کے ہمراہ ابی ابن کعبؓ انصاری بھی تھے رسول کریم ﷺ وہاں پہونچ کر کھجور کی شاخوں کے پیچھے چھپنے لگے، تاکہ ابن صیاد کو پتہ چلنے سے پہلے آپ ﷺ کچھ باتیں سن لیں، اس وقت ابن صیاد چادر میں لپٹا ہوا لیٹا تھا، اور اندر سے کچھ گنگنانے کی آواز آرہی تھی، اتنے میں ابن صیاد کی ماں نے آپ ﷺ کو شاخوں میں چھپا ہوا دیکھ لیا، اور کہا ارے صاف (یہ اس کا اصل نام تھا)۔ یہ محمد آئے ہیں۔ ابن صیاد نے (یہ سن کر) گنگنانا بند کر دیا، (یہ دیکھ کر) آپ ﷺ نے (صحابہ سے) فرمایا اگر اسکی ماں اسکو نہ ٹوکتی (یعنی گنگنانے دیتی) تو (آج) وہ اپنی حقیقت ظاہر کر دیتا۔ حضرت عبداللہ ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ (اس واقعہ کے بعد) جب آپ ﷺ (خطبہ دینے کے لئے لوگوں کے سامنے کھڑے ہوئے تو اللہ کی حمد وثنا کی جس کے وہ لائق ہے، پھر دجال کا بیان کیا فرمایا کہ میں تمہیں دجال سے ڈراتا ہوں، اور نوح کے بعد کوئی نبی ایسا نہیں گذرا جس نے اپنی قوم کو دجال سے نہ ڈرایا ہو، اور نوحؑ نے بھی اپنی قوم کو اس سے ڈرایا ہے، لیکن میں دجال کے بارے میں ایک ایسی بات تم کو بتاتا ہوں جو اس سے پہلے کسی اور نبی نے نہیں بتائی، سو تم جان لو دجال کانا ہوگا اور یقیناً اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے۔ (بخاری ومسلم)

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ ایک دن (راستے میں) میری ملاقات ابن صیاد سے ہوگئی، اس وقت اسکی آنکھ سوجی ہوئی تھی، میں نے پوچھا تیری آنکھ میں یہ ورم کب سے ہے؟ اس نے کہا مجھے نہیں معلوم۔ میں نے کہا آنکھ تیرے سر میں ہے اور تجھے ہی معلوم نہیں؟ اس نے کہا اگر خدا چاہے تو اس آنکھ کو تیری لاٹھی میں پیدا کر دے۔ ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ (اسکے بعد ابن صیاد نے اپنی ناک سے اتنی زور سے آواز نکالی جو گدھے کی آواز کے مانند تھی۔ (مسلم شریف)

حضرت محمد ابن منکدر تابعیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر ابن عبداللہؓ کو دیکھا وہ قسم کھا کر کہتے تھے کہ ابن صیاد دجال ہے۔ میں نے ان سے عرض کیا کہ آپ اللہ کی قسم کھا رہے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت عمر فاروقؓ کو سنا وہ حضور ﷺ کے سامنے قسم کھاتے تھے کہ ابن صیاد دجال ہے، اور نبی کریم ﷺ نے اس سے انکار نہیں فرمایا (یعنی اگر یہ بات درست نہ ہوتی تو

آپ ﷺ اس کا انکار کرتے) (بخاری و مسلم)

حضرت نافعؒ کہتے ہیں کہ ابن عمرؓ فرماتے تھے کہ خدا کی قسم مجھ کو اس میں کوئی شک نہیں کہ ابن صیاد ہی دجال ہے۔اس روایت کو ابوداؤد نے اور بیہقی نے کتاب البعث والنشور میں نقل کیا ہے۔(بحوالہ مظاہر حق جدید)

حضرت ابو بکرہؓ فرماتے ہیں کہ (ایک دن) رسول ﷺ نے فرمایا دجال کے والدین تیس سال اس حالت میں گذاریںگے کہ انکے لڑکا نہیں ہوگا پھر ان کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوگا جو بڑے دانتوں والا ہوگا۔(بعض حضرات نے کہا ہے کہ وہ دانتوں والا پیدا ہوگا)۔وہ بہت کم فائدہ پہنچانے والا ہوگا۔یعنی جس طرح اور لڑکے گھر کے کام کاج میں فائدہ پہنچاتے ہیں وہ کوئی فائدہ نہیں پہنچائے گا اس کی دونوں آنکھیں سوئیں گی لیکن اس کا دل نہیں سوئے گا اس کے بعد رسول کریم ﷺ نے ہمارے سامنے اس کے ماں باپ کا حال بیان کیا اور فرمایا اس کا باپ غیر معمولی لمبا اور کم گوشت والا ہوگا یعنی دبلا ہوگا۔اسکی ناک مرغ جیسے جانور کی چونچ کی طرح (لمبی اور پتلی) ہوگی۔اور اس کی ماں موٹی چوڑی اور لمبے ہاتھ والی ہوگی،ابو بکرہؓ کہتے ہیں کہ ہم نے مدینہ کے یہودیوں میں ایک (عجیب وغریب) لڑکے کی موجودگی کے بارے میں سنا تو میں اور زبیر ابن العوامؓ (اسکو دیکھنے چلے گئے) جب ہم اس لڑکے کے والدین کے پاس پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ بالکل اسی طرح کے ہیں (جیسا کا رسول کریم ﷺ نے ہم سے ان کا حال بیان کیا تھا) ہم نے ان دونوں سے پوچھا کہ کیا تمہارے کوئی لڑکا ہے انھوں نے بتایا ہم نے تیس سال اس حالت میں گذارے کہ ہمارے کوئی لڑکا نہیں تھا پھر ہمارے ہاں ایک کانا لڑکا پیدا ہوا جو بڑے دانتوں والا اور بہت کم فائدہ پہنچانے والا ہے اسکی آنکھیں سوتی ہیں لیکن اس کا دل نہیں سوتا،ابو بکرہؓ کہتے ہیں ہم دونوں (انکی یہ بات سن کر) وہاں سے چل دئے اور پھر ہماری نظر اچانک اس لڑکے (یعنی ابن صیاد) پر پڑی جو دھوپ میں چادر اوڑھے پڑا تھا اور اس (چادر) میں گنگناہٹ کی ایک ایسی آواز آرہی تھی جو سمجھ میں نہیں آتی تھی (ہم نے وہاں کھڑے ہوکر وہاں کوئی بات کی ہوگی یا کچھ اور کہا ہوگا) اس نے سر سے چادر ہٹا کر ہم سے پوچھا کہ تم نے کیا کہا ہے ہم نے (حیرت سے کہا) کہ (ہم تو سمجھے کہ تو سو رہا ہے) کیا تو نے ہماری بات سن لی ہے؟ اس نے کہا ہاں۔میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔(ترمذی)

حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) میرا اور ابن صیاد کا مکہ کے سفر میں ساتھ

ہو گیا اس نے مجھ سے اپنی اس تکلیف کا حال بیان کیا جو لوگوں سے اسکو پہونچی تھی وہ کہنے لگا کہ لوگ مجھ کو دجال کہتے ہیں۔ ابو سعید! کیا تم نے رسول کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ دجال کے اولاد نہیں ہوگی، جبکہ میرے اولاد ہے، کیا حضور ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ دجال کافر ہوگا جبکہ میں مسلمان ہوں۔ کیا یہ آپ کا ارشاد نہیں ہے کہ دجال مدینہ اور مکہ میں داخل نہیں ہو سکے گا؟ جبکہ میں مدینہ سے آرہا ہوں اور مکہ جارہا ہوں، ابو سعیدؓ کہتے ہیں کہ ابن صیاد نے آخری بات مجھ سے یہ کہی کہ یاد رکھو خدا کی قسم میں دجال کی پیدائش کا وقت جانتا ہوں اور اس کا مکان جانتا ہوں، (وہ کہاں پیدا ہوگا) اور یہ بھی جانتا ہوں وہ (اس وقت) کہاں ہے اور اسکے ماں باپ کو بھی جانتا ہوں، ابو سعیدؓ کہتے ہیں کہ میں (ابن صیاد کی یہ باتیں سن کر) شبہ میں پڑ گیا میں نے کہا تو ہمیشہ کے لئے ہلاک ہو، ابو سعیدؓ کہتے ہیں کہ اس وقت موجود لوگوں میں سے کسی نے ابن صیاد سے کہا کہ کیا تجھ کو یہ اچھا معلوم ہوگا کہ تو خود ہی دجال ہو ابو سعید کہتے ہیں کہ اس نے (یہ سن کر) کہا کہ ہاں۔ اگر (لوگوں کو گمراہ کرنے فریب میں ڈالنے اور شعبدہ بازی وغیرہ کی) وہ تمام چیزیں مجھے دیدی جائیں جو دجال میں ہیں تو میں برا نہ سمجھوں (مسلم) حضرت جابر ابن عبداللہ فرماتے ہیں کہ ابن صیاد واقعہ حرہ کے موقع پر غائب ہو گیا اور پھر کبھی واپس نہیں آیا۔ (ابوداود بسند صحیح)

## کیا ابن صیاد دجال تھا؟

جیسا کہ بتایا گیا کہ نبی کریم ﷺ نے اس بارے میں کبھی کوئی حتمی بات نہیں بیان فرمائی، صحابہ کرامؓ کی طرح بعد کے علماء میں بھی اس بارے میں اختلاف ہی رہا۔ جو حضرات ابن صیاد کے دجال ہونے کا انکار کرتے ہیں انکی دلیل یہ ہے کہ دجال کافر ہوگا، مکہ اور مدینہ میں داخل نہیں ہو سکے گا اور اس کے اولاد نہیں ہوگی۔

جبکہ جو حضرات ابن صیاد ہی کے مسیح دجال ہونے کے قائل ہیں وہ کہتے ہیں کہ اس کے اندر وہ تمام نشانیاں موجود تھیں جو آپ ﷺ نے دجال میں بیان فرمائیں حتیٰ کہ اس کے ماں باپ بھی ویسے ہی تھے جو آپ ﷺ نے انکے بارے میں بیان فرمایا۔ نیز ابن صیاد کا حضرت ابو سعیدؓ کو یہ کہنا کہ میں دجال کی پیدائش کا وقت اور اس کی جگہ کو جانتا ہوں۔ ابن صیاد کو دجال کہنے والے، ابن صیاد کی اس دلیل (اس کا مسلمان ہونا اور مکہ مدینہ میں جانا) کا جواب یہ دیتے ہیں، کہ جب ابن صیاد سے حضرت ابو سعید خدریؓ کے ہمسفر لوگوں میں سے کسی نے یہ پوچھا کہ کیا تو یہ بات پسند کرے گا کہ تو دجال ہو؟ تو اس نے کہا کہ اگر وہ چیزیں جو دجال کو دی گئی ہیں مجھے دیدی جائیں تو

میں برا نہیں سمجھوں گا۔ یعنی میں دجال ہونا پسند کرونگا۔ تو ابن صیاد دائرہ اسلام سے اسی وقت خارج ہوگیا تھا۔ جہاں تک تعلق اسکے مکہ اور مدینہ میں داخل ہونے کا ہے تو مسلم شریف کے شارح امام نوویؒ فرماتے ہیں۔

**وامّا اظهاره الاسلام وحجه وجهاده واقلاعه عما كان عليه فليس بصريح فيه انه غير الدجال.** (شرح مسلم نووی)

ترجمہ: جہاں تک سوال اس کے اسلام کے اظہار، حج، جہاد اور اپنی تکلیف کی حالت سے چھٹکارا حاصل کرنے کا ہے تو اس سب میں یہ صراحت تو نہیں ہے کہ وہ دجال کے علاوہ کوئی اور تھا۔

اکابرِ صحابہ میں حضرت عمرؓ فاروق، حضرت ابوذر غفاریؓ، حضرت عبداللہ ابن عمرؓ، حضرت جابر ابن عبداللہؓ اور کئی اکابرِ صحابہ ابن صیاد کے دجال ہونے کے قائل تھے۔

امام بخاریؒ نے بھی ابن صیاد کے بارے میں ترجیح کا مسلک اختیار کیا ہے اور حضرت جابرؓ نے جو حضرت عمرؓ سے روایت کی ہے اس کو بیان کرنے پر ہی اکتفاء کیا ہے، اور تمیمِ داری والے واقعہ میں فاطمہ بنتِ قیس والی حدیث کو نہیں لیا ہے۔ (فتح الباری ج:۱۳ ص:۳۲۸)

البتہ جو حضرات ابن صیاد کو دجال نہیں مانتے انکی دلیل حضرتت تمیمِ داری والی حدیث ہے۔

حافظ ابن حجرؒ فتح الباری میں یہ ساری بحث کرنے کے بعد فرماتے ہیں "تمیمِ داری والی حدیث اور ابن صیاد کے دجال ہونے والی احادیث کے درمیان تطبیق پیدا کرنے کے لئے زیادہ مناسب بات یہ ہے کہ جس کو تمیم داری نے بندھا ہوا دیکھا وہ دجال ہی تھا اور ابن صیاد شیطان تھا جو اس تمام عرصہ میں دجال کی شکل وصورت میں اصفہان چلے جانے (غائب ہونے) تک موجود رہا، چنانچہ وہاں جاکر اپنے دوست کے ساتھ اس وقت تک کے لئے روپوش ہوگیا جب تک اللہ تعالٰی اس کو نکلنے کی طاقت نہیں دیتا۔ (فتح الباری ج:۱۳ ص:۳۲۸)

نیز ابنِ حجرؒ اس کی دلیل میں یہ روایت نقل کرتے ہیں جس کو ابو نُعیم نے تاریخ اصفہان میں نقل کیا ہے۔ حسان بن عبدالرحمٰن نے اپنے والد سے روایت کی ہے انھوں نے فرمایا کہ جب ہم نے اصفہان فتح کیا تو ہمارے لشکر اور یہودیہ نامی بستی کے درمیان ایک فرسخ کا فاصلہ تھا۔ چنانچہ ہم یہودیہ جاتے تھے اور وہاں سے راشن وغیرہ لاتے تھے۔ ایک دن میں وہاں آیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ یہودی ناچ رہے ہیں اور ڈھول بجارہے ہیں۔ ان یہودیوں میں میرا ایک دوست تھا میں نے اس سے ان ناچنے گانے والوں کے بارے میں پوچھا۔ تو اس نے بتایا کہ ہمارا وہ بادشاہ جس

کے ذریعے ہم عربوں پر فتح حاصل کریں گے، آنے والا ہے۔ اس کی یہ بات سن کر میں نے وہ رات اسی کے پاس ایک اونچی جگہ پر گذاری۔ چنانچہ جب سورج طلوع ہوا، تو ہمارے لشکر کی جانب سے غبار اٹھا، میں نے دیکھا کہ ایک آدمی ہے جس کے جسم پر ریحان (ایک خوشبودار پودا) کی قبا تھی، اور یہودی لوگ ناچ گا رہے تھے۔ جب میں نے اس مرد کو دیکھا تو وہ ابن صیاد تھا۔ پھر وہ یہودیہ بستی میں داخل ہوگیا، اور ابھی واپس نہیں آیا۔[1] (بحوالہ فتح الباری ج:۱۳ ص:۳۲۷)

اس بحث کو اس بات پر ختم کرتے ہیں کہ چونکہ نبی کریم ﷺ نے آخر تک اس بارے میں کوئی حتمی بیان نہیں فرمایا لہٰذا اصل مسئلہ اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے اور اس طرح کے راز چھپانے میں اس کی بڑی حکمتیں ہوتی ہیں جو تمام جہانوں کے لئے خیر کا باعث ہوتی ہیں۔

## اولاد آزمائش ہے

حدیث: حضرت عمرانؓ ابن حدیر ابی مجلزؒ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں جب دجال آئیگا تو لوگ تین جماعتوں میں تقسیم ہوجائینگے ایک جماعت اس سے قتال کرے گی، ایک جماعت (میدانِ جہاد سے) بھاگ جائے گی اور ایک جماعت اسکے ساتھ شامل ہوجائے گی۔ چنانچہ جو شخص اس کے خلاف چالیس راتیں پہاڑ کی چوٹیوں میں ڈٹا رہا، اسکو (اللہ کی جانب سے) رزق ملتا رہے گا۔ اور جو نماز پڑھنے والے اسکی حمایت کرینگے یہ اکثر وہ لوگ ہونگے جو بال بچوں والے ہونگے، وہ کہیں گے ہم اچھی طرح اس (دجال) کی گمراہی کے بارے میں جانتے ہیں لیکن ہم (اس سے بچنے کے لئے یا لڑنے کے لئے) اپنے گھر بار کو نہیں چھوڑ سکتے۔ سو جس نے ایسا کیا وہ بھی اسی کے ساتھ (شامل) ہوگا۔ اور اس (دجال) کے لئے دو زمینوں کو تابع کردیا جائے گا، ایک بدترین قحط کا شکار زمین، (جس کو) وہ کہے گا کہ یہ جہنم ہے۔ اور دوسری سرسبز و شاداب زمین۔ وہ کہے گا کہ یہ جنت ہے۔ ایمان والوں کو (اللہ کی جانب سے) آزمایا جائے گا۔ بالآخر ایک مسلمان کہے گا اللہ کی قسم اس صورتِ حال کو ہم برداشت نہیں کرسکتے۔ میں اسکے خلاف بغاوت کرتا ہوں جو خود کو یہ سمجھتا ہے کہ وہ میرا رب ہے۔ اگر وہ (حقیقتاً) میرا رب ہے تو میں اس پر غالب نہیں آسکتا، (ہاں البتہ) میں جس حالت میں ہوں اس سے نجات پالونگا۔ (یعنی یہ سب کچھ دیکھ کر مجھے جو کوفت ہورہی ہے جان دیکر اس سے نجات مل جائیگی)۔ چنانچہ

---

حاشیہ [1] فتح اصفہان حضرت عمرؓ کے دور میں ہوئی جبکہ واقعہ حرہ تقریباً اسکے چالیس سال بعد ہوا؟ اس کا جواب ابن حجرؒ نے یہ دیا ہے کہ حسان کے والد نے جو ابن صیاد کو یہودیہ بستی میں داخلہ ہوتے ہوئے دیکھا وہ فتح اصفہان کے بعد کی بات ہے نہ کہ فتح اصفہان کے وقت کی۔

مسلمان اس سے کہیں گے تو اللہ سے ڈر یہ تو مصیبت ہے۔اس پر وہ انکی بات ماننے سے انکار کردیگا۔اور اس (دجال) کی طرف نکل جائے گا۔سو جب یہ ایمان والا اسکو غور سے دیکھے گا تو اسکے خلاف گمراہی، کفر اور جھوٹ کی گواہی دیگا، یہ سن کر کانا (دجال حقارت سے) کہے گا،اسکو دیکھو جس کو میں نے پیدا کیا،اور ہدایت دی یہی مجھے برا بھلا کہہ رہا ہے،(لوگو) تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر میں اسکو قتل کردوں پھر زندہ کردوں تو کیا تم پھر بھی میرے بارے میں شک کروگے؟ تو لوگ کہیں گے نہیں۔اسکے بعد دجال اس (نوجوان) پر ایک وار کریگا جسکے نتیجے میں اسکے دو ٹکڑے ہوجائینگے، پھر اسکو دوسری ضرب لگائے گا تو وہ زندہ ہوجائے گا۔اسکے بعد اس ایمان والے کے ایمان میں اور اضافہ ہوجائے گا،اور وہ دجال کے خلاف کفر اور جھوٹ کی گواہی دیگا،اور اس نوجوان کے علاوہ دجال کو کسی اور کو مار کر زندہ کرنے کی قدرت نہیں ہوگی، پھر دجال کہے گا کہ اسکو دیکھو میں نے اسکو قتل کیا پھر زندہ کردیا، (پھر بھی) یہ مجھے برا بھلا کہتا ہے۔راوی کہتے ہیں کہ کانے (دجال) کے پاس ایک چھری (یا کوئی خاص کاٹنے والی چیز) ہوگی،وہ اس مسلمان کو کاٹنا چاہے گا تو تانبا اسکے اور چھری کے درمیان حائل ہوجائے گا ،اور چھری اس مسلمان پر اثر نہیں کرے گی، چنانچہ کانا مومن کو پکڑ کر اٹھائے گا اور کہے گا اسکو آگ میں ڈالدو،تو اسکو اسی قحط زدہ زمین میں ڈالدیا جائے گا جسکو وہ (دجال) آگ سمجھتا ہوگا، حالانکہ وہ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے، چنانچہ وہ مومن جنت میں داخل کردیا جائے گا۔(السنن الواردۃ فی الفتن ج:۶ص: ۱۱۷۸)

ف ۱: کچھ نماز پڑھنے والے بھی اپنے بال بچوں کی وجہ سے دجال کا ساتھ دینے پر مجبور ہونگے۔اللہ تعالیٰ نے اولاد کو آزمائش و امتحان قرار دیا ہے۔اور اصول یہ ہے کہ امتحان کے لئے پہلے سے تیاری کی جاتی ہے،لہٰذا وہ دین دار حضرات جو ایمان کی حالت میں اپنے رب سے ملاقات کرنے کے خواہاں ہیں، انکو چاہئے کہ وہ ابھی سے اس بات کی مشق کریں کہ اللہ کے لئے اپنے بچوں کو چھوڑ سکتے ہیں یا نہیں؟ اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ وہ اس راستے میں جانے کا ارادہ کریں جس راستے کے بارے میں عام خیال یہ ہو کہ وہاں جا کر واپس نہیں آتے ، یا وہاں جو جاتا ہے مر جاتا ہے۔خود بھی بار بار یہ مشق کریں اور بیوی اور بچوں کو بھی اس کے لئے ذہنی طور پر تیار کریں۔اس طرح پورا گھر آنے والے امتحان کے لئے بالکل تیار ہوجائے گا اور اللہ کی مدد سے دجال کے وقت اپنا دین بچانے کے لئے وہ ہر قربانی دینے کو تیار ہوگا۔

ف ۲: دجال کا کفر دیکھ کر بہت سے لوگ خاموش تماشائی بنے ہونگے ،ایک نوجوان یہ سب برداشت نہیں کرپائے گا اور دجال کے خلاف بغاوت کرے گا۔مصلحت پسند اور نام نہاد دانشور اس

کو سمجھائیں گے کہ تم ایسا نہ کرو بلکہ حقیقت پسندی سے کام لو، لیکن جن کے دلوں کا تعلق عرشِ الٰہی سے جڑ جائے وہ پھر دیوانے بن جاتے ہیں، اور ہر طاغوت سے بغاوت ہی ان کا مذہب قرار پاتی ہے، سو یہ جوان بھی دجال کے کفر کو سرِ عام للکارے گا۔

## دجال کا معاشی چیلنج

عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرِ اللَّيْثِي قَالَ يَخْرُجُ الدَّجَالُ فَيَتْبَعُهُ نَاسٌ يَقُولُونَ نَحْنُ نَشْهَدُ أَنَّهُ كَافِرٌ وَإِنَّمَا نَتَّبِعُهُ لِنَأْكُلَ مِنْ طَعَامِهِ وَنَرْعَىٰ مِنَ الشَّجَرِ فَإِذَا نَزَلَ غَضَبُ اللّٰهِ نَزَلَ عَلَيْهِمْ جَمِيعاً. (کتاب الفتن نعیم بن حماد ج:۲ ص:۵۴۶)

ترجمہ: حضرت عبیدؒ ابن عمیر اللیثی فرماتے ہیں دجال نکلے گا تو کچھ ایسے لوگ اسکے ساتھ شامل ہو جائیں گے جو یہ کہتے ہونگے ہم گواہی دیتے ہیں کہ یہ (دجال) کافر ہے۔ بس ہم تو اسکے اتحادی اسلئے بنے ہیں کہ اسکے کھانے میں سے کھائیں اور اسکے درختوں (باغات) میں اپنے مویشی چرائیں، چنانچہ جب اللہ کا غضب نازل ہوگا تو ان سب پر نازل ہوگا۔

فائدہ: آج مسلمان ان حدیثوں میں غور نہیں کرتے، اگر غور کریں تو ساری صورتِ حال واضح ہو جائے گی۔ کیا آج بھی ایسا نہیں ہو رہا کہ باوجود باطل کو پہچاننے کے مسلمان مالی فائدہ حاصل کرنے کے لئے باطل کا ساتھ دے رہے ہیں، اس کی حمایت کر رہے ہیں یا پھر خاموش تماشائی بنے ہوئے ہیں۔

حدیث: حضرت شہر ابن حوشبؒ نے اسماءؓ بنت یزید انصاریہ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ میرے گھر میں تشریف فرما تھے آپ نے دجال کا بیان فرمایا اور فرمایا "اس کے فتنے میں سب سے خطرناک فتنہ یہ ہوگا کہ وہ ایک دیہاتی کے پاس آئے گا اور کہے گا کیا خیال ہے اگر میں تیری (مری ہوئی) اونٹنی زندہ کردوں تو کیا تو نہیں مانے گا کہ میں تیرا رب ہوں؟ دیہاتی کہے گا ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس کے بعد شیاطین اس کے اونٹ جیسا بنادینگے، اس سے بھی بہتر جس طرح وہ دودھ والی تھی، اور پیٹ بھرا ہوا تھا۔ (اسی طرح) دجال ایک ایسے شخص کے پاس آئے گا جسکے باپ اور بھائی مر گئے ہونگے، ان سے کہے گا کہ کیا خیال ہے اگر میں تیرے باپ اور بھائی کو زندہ کردوں تو، تو پھر بھی نہیں پہچانے گا کہ میں تیرا رب ہوں؟ تو وہ کہے گا کیوں نہیں۔ چنانچہ شیاطین اسکے باپ اور بھائی کی شکل میں آجائینگے۔ یہ بیان کر کے آپ ﷺ باہر کسی کام سے تشریف لے گئے۔ پھر کچھ دیر بعد آئے تو لوگ اس واقعہ سے رنجیدہ تھے آپ ﷺ دروازے کی

دونوں چوکھٹیں (یا دونوں کواڑ) پکڑ کر کھڑے ہوگئے، اور فرمایا اسماء کیا ہوا؟ تو اسماء نے فرمایا، یا رسول اللہ آپ نے تو دجال کا ذکر کر کے ہمارے دل ہی نکال دیئے۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا اگر وہ میرے ہوتے ہوئے نکل آیا تو میں اس کے لئے رکاوٹ ہونگا، ورنہ میرا رب ہر مومن کے لئے نگہبان ہوگا۔ پھر اسماء نے پوچھا یا رسول اللہ! واللہ ہم آٹا گوندھتے ہیں تو اس وقت تک روٹی نہیں پکاتے جب تک بھوک نہ لگے، تو اس وقت اہلِ ایمان کی حالت کیا ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا انکے لئے وہی تسبیح وتحمید کافی ہوگی جو آسمان والوں کو کافی ہوتی ہے۔ (کتاب الفتن نعیم ابن حماد ج:۲ ص:۵۳۵)۔

یہ روایت کچھ الفاظ کے فرق سے امام احمد نے بھی روایت کی ہے۔ اس میں یہ بھی اضافہ ہے "آپ ﷺ نے فرمایا جو میری مجلس میں حاضر ہوا اور جس نے میری بات سنی تو تم میں سے موجود لوگوں کو چاہئے کہ وہ (ان باتوں کو) ان لوگوں تک پہنچادیں جو اس مجلس میں موجود نہیں تھے۔

ف ا: دجال کا ذکر جس صحابی نے بھی سنا ان پر خوف کا عالم طاری ہوگیا۔ اس بیان کا حق ہی یہ ہے کہ سننے والے کے رونگٹے کھڑے ہوجائیں۔ اور اس بیان کو زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچایا جائے۔

حضرت حذیفہؓ نے دجال کے بارے میں روایت نقل کرنے کے بعد فرمایا کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں اسکو اسلئے بار بار بیان کرتا ہوں کہ تم اس میں غور کرو، سمجھو اور باخبر رہو اس پر عمل کرو۔ اور اس کو ان لوگوں سے بیان کرو جو تمہارے بعد ہیں لہٰذا ہر ایک دوسرے سے بیان کرے اس لئے کہ اسکا فتنہ سخت ترین فتنہ ہے۔ (السنن الواردۃ فی الفتن)

## دجال کی سواری اور اس کی رفتار

حدیث: حضرت عبد اللہ ابن مسعودؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں فرمایا دجال کے گدھے (سواری) کے دونوں کانوں کے درمیان چالیس گز کا فاصلہ ہوگا، اور اسکا ایک قدم تین دن کے سفر کے برابر (تقریباً بیاسی 82 کلومیٹر فی سیکنڈ۔ اس طرح اسکی رفتار 295200 کلومیٹر فی گھنٹہ ہوگی)۔ وہ اپنے گدھے پر سوار ہوکر سمندر میں اس طرح داخل ہوجائیگا جیسے تم اپنے گھوڑے پر سوار ہوکر پانی کی چھوٹی نالی میں گھس جاتے ہو (اور پار نکل جاتے ہو)۔ وہ کہے گا کہ میں تمام جہانوں کا رب ہوں، اور یہ سورج میرے حکم سے چلتا ہے۔ تو کیا تم چاہتے ہو کہ میں اسکو روک دوں؟ چنانچہ سورج رک جائیگا۔ یہاں تک کہ ایک دن مہینے اور ہفتے کے برابر ہوجائیگا۔ (اسکی تفصیل دوسری حدیث میں آئی ہے۔ راقم) اور کہے گا کیا تم چاہتے ہو کہ میں اس کو چلا دوں، تو لوگ کہیں گے ہاں۔ چنانچہ دن گھنٹے کے برابر ہوجائیگا۔ اور اس کے پاس ایک عورت آئے گی اور

کہے گی کہ یارب میرے بیٹے اور اور میرے شوہر کو زندہ کردو۔ چنانچہ (شیاطین اسکے بیٹے اور شوہر کی شکل میں آجائیں گے) وہ عورت شیطان سے گلے لگے گی اور شیطان سے نکاح (زناء) کرے گی۔ اور لوگوں کے گھر شیاطین سے بھرے ہوئے ہونگے۔ اس (دجال) کے پاس دیہاتی لوگ آئیں گے اور کہیں گے اے رب ہمارے لئے ہمارے اونٹوں اور بکریوں کو زندہ کردے چنانچہ دجال شیاطین کو انکے اونٹوں اور بکریوں کی شکل میں دیہاتیوں کو دے دیگا، یہ جانور ٹھیک اسی عمر اور صحت میں ہونگے جیسے وہ ان سے (مرکر) الگ ہوئے تھے۔ (اس پر) وہ گاؤں والے کہیں گے کہ اگر یہ ہمارا رب نہ ہوتا تو ہمارے مرے ہوئے اونٹ اور بکریوں کو ہرگز زندہ نہیں کرپاتا۔ اور دجال کے ساتھ شوربے اور ہڈی والے گوشت کا پہاڑ ہوگا۔ جو گرم ہوگا اور ٹھنڈا نہیں ہوگا۔ اور جاری نہر ہوگی، اور ایک پہاڑ باغات (مراد پھل) اور سبزی کا ہوگا، اور ایک پہاڑ آگ اور دھویں کا ہوگا، وہ کہے گا کہ یہ میری جنت ہے اور یہ میری جہنم ہے۔ اور یہ میرا کھانا ہے اور یہ پینے کی چیزیں ہیں۔ اور حضرت یسع علیہ السلام اس کے ساتھ ساتھ ہونگے جو لوگوں کو ڈرا رہے ہونگے کہ یہ جھوٹا مسیح (دجال) ہے اللہ اس پر لعنت کرے اس سے بچو۔ اللہ تعالیٰ حضرت یسعؑ کو بہت پھرتی اور اور تیزی دینگے جس تک دجال نہیں پہونچ پائے گا۔ سو جب دجال کہے گا کہ میں سارے جہانوں کا رب ہوں تو لوگ اس کو کہیں گے کہ تو جھوٹا ہے۔ اس پر حضرت یسعؑ کہیں گے لوگوں نے سچ کہا۔

اس کے بعد حضرت یسعؑ مکہ کی طرف آئیں گے وہاں وہ ایک بڑی ہستی کو پائیں گے تو پوچھیں گے آپ کون ہیں؟ یہ دجال آپ تک پہونچ چکا ہے۔ تو وہ (بڑی ہستی) جواب دینگے میں میکائیل ہوں اللہ نے مجھے دجال کو اپنے حرم سے دور رکھنے کے لئے بھیجا ہے۔ پھر حضرت یسعؑ مدینہ کی طرف آئیں گے وہاں (بھی) ایک عظیم شخصیت کو پائیں گے۔ چنانچہ وہ پوچھیں گے کہ آپ کون ہیں؟ تو وہ (عظیم شخصیت) کہیں گے کہ میں جبریل ہوں اللہ نے مجھے اسلئے بھیجا ہے کہ میں دجال کو رسول اللہ ﷺ کے حرم سے دور رکھوں۔ (اس کے بعد) دجال مکہ کی طرف آئے گا۔ سو جب میکائیل کو دیکھے گا تو پیٹھ دکھا کر بھاگے گا۔ اور حرم شریف میں داخل نہیں ہوسکے گا۔ البتہ زور دار چیخ مارے گا جس کے نتیجے میں ہر منافق مرد عورت مکہ سے نکل کر اس کے پاس آجائیں گے۔ اس کے بعد دجال مدینہ کی طرف آئے گا۔ سو جب جبریلؑ کو دیکھے گا تو بھاگ کھڑا ہوگا۔ لیکن (وہاں بھی) زوردار چیخ نکالے گا جس کو سن کر ہر منافق مرد عورت مدینہ سے نکل کر اس کے پاس چلا جائے گا۔

اور (مسلمانوں کو حالات سے) خبر دار کرنے والا ایک شخص (یعنی مسلمان جاسوس یا قاصد) اس جماعت کے پاس آئے گا جنھوں نے قسطنطنیہ فتح کیا ہوگا، اور جن کے ساتھ بیت المقدس کے مسلمانوں کو محبت ہوگی (یعنی تعلقات ان کے آپس میں اچھے ہونگے اور غالباً یہ جماعت ابھی روم فتح کر کے واپس دمشق میں پہونچی ہوگی۔ راقم) وہ (قاصد) کہے گا دجال تمہارے قریب پہنچنے والا ہے۔ تو وہ (فاتحین) کہیں گے کہ تشریف رکھیں ہم اس (دجال) سے جنگ کرنا چاہتے ہیں (تم بھی ہمارے ساتھ ہی چلنا)۔ تو (قاصد) کہے گا کہ (نہیں) بلکہ میں اوروں کو بھی دجال کی خبر دینے جارہا ہوں۔ (اس قاصد کی غالباً یہی ذمہ داری ہوگی۔ راقم) چنانچہ جب یہ واپس ہوگا تو دجال اس کو پکڑ لے گا اور کہے گا کہ (دیکھو) یہ وہی ہے جو یہ سمجھتا ہے کہ میں اس کو قابو نہیں کرسکتا۔

لو اس کو خطرناک انداز سے قتل کردو۔ چنانچہ اس (قاصد) کو آروں سے چیر دیا جائے گا۔ پھر دجال (لوگوں سے) کہے گا کہ اگر میں اس کو تمہارے سامنے زندہ کردوں تو کیا تم جان جاؤ گے کہ میں تمہارا رب ہوں؟

لوگ کہیں گے ہمیں تو پہلے ہی سے معلوم ہے کہ آپ ہمارے رب ہیں۔ (البتہ) مزید یقین چاہتے ہیں۔ (لہٰذا دجال اس کو زندہ کردے گا) تو وہ اللہ کے حکم سے کھڑا ہوجائے گا اللہ تعالیٰ دجال کو اس کے علاوہ کسی اور پر یہ قدرت نہیں دے گا کہ وہ اس کو مار کر زندہ کردے۔ پھر دجال (اس قاصد سے) کہے گا کہ کیا میں نے تجھے مار کر زندہ نہیں کیا؟ لہٰذا میں تیرا رب ہوں۔ اس پر وہ (قاصد) کہے گا اب تو مجھے اور زیادہ یقین ہوگیا کہ میں ہی وہ شخص ہوں جس کو نبی کریم ﷺ نے (حدیث کے ذریعے) بشارت دی تھی کہ تو مجھے قتل کرے گا پھر اللہ کے حکم سے زندہ کرے گا۔ (اور حدیث کے ہی ذریعے مجھ تک یہ بات بھی پہونچی تھی کہ) اللہ میرے علاوہ تیرے لئے کسی اور کو دوبارہ زندہ نہیں کرے گا۔ پھر اس ڈرانے والے (قاصد) کی کھال پر تانبے کی چادر چڑھادی جائے گی، جس کی وجہ سے دجال کا کوئی ہتھیار اس پر اثر نہیں کرے گا نہ تو تلوار کا وار نہ چھری اور نہ ہی پتھر کوئی چیز اس کو نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔ چنانچہ دجال کہے گا کہ اس کو میری جہنم میں ڈالدو۔ اور اللہ تعالیٰ اس (آگ کے) پہاڑ کو اس ڈرانے والے (قاصد) کے لئے سر سبز باغ بنادینگے (لیکن دیکھنے والے یہی سمجھیں گے کہ یہ آگ میں ڈالا گیا ہے) اس لئے لوگ شک کرینگے۔ (پھر دجال) جلدی سے بیت المقدس کی جانب جائے گا تو جب وہ افیق کی گھاٹی پر چڑھے گا (تو اس کا سایہ مسلمانوں پر پڑیگا۔ (جس کی وجہ سے مسلمانوں کو اس کے آنے کا پتہ لگ

جائے گا) تو مسلمان اس سے جنگ کے لئے اپنی کمانوں کو تیار کرینگے (یعنی جو بھی اسلحہ دور مار کرنے والا ان کے پاس ہوگا۔ راقم) (یہ دن اتنا سخت ہوگا کہ) اس دن سب سے طاقتور وہ مسلمان سمجھا جائے گا جو بھوک اور کمزوری کی وجہ سے تھوڑا سا (آرام کے لئے) ٹھہر جائے یا بیٹھ جائے (یعنی طاقت ور سے طاقت ور بھی ایسا کرے گا)۔ اور مسلمان یہ اعلان سنیں گے اے لوگو! تمہارے پاس مدد آپہونچی۔ (یعنی حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام)۔ (کتاب الفتن نعیم ابن حماد ج:۲ ص:۴۴۳)

ف ۱: سواری کی یہ رفتار ہم نے ایک قدم (ایک قدم ایک سیکنڈ ہوا) میں تین دن کا سفر طے کرنے سے لی ہے۔ تین دن کا شرعی سفر اڑتالیس میل ہے۔ جو درمیانہ قول کے مطابق بیاسی کلو میٹر بنتا ہے۔ یعنی بیاسی کلو میٹر فی سیکنڈ کی رفتار سے وہ سفر کریگا۔

ف ۲: افیق (Afiq) ایک پہاڑی راستہ کا نام ہے جہاں دریائے اردن (Jordan River) بحرہ طبریہ میں سے نکلتا ہے اس علاقے پر اسرائیل نے 1967 کی جنگ میں قبضہ کرلیا تھا۔ افیق کا دوسرا نام اینٹی پیٹرس (Anti Patris) بھی ہے۔ (دیکھیں نقشہ نمبر ۲)

بائبل کے مطابق افیق وہ جگہ ہے جہاں عیسیٰ علیہ السلام نے بپتسما (Baptism) لیا تھا۔ اور اس وقت بھی یہاں بپتسما کے لئے بڑی تعداد میں لوگ آتے ہیں۔ (انسائیکلوپیڈیا آف برٹانیکا)

عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ اُذُنُ حِمَارِ الدَّجَّالِ تُظِلُّ سَبْعِيْنَ اَلْفاً
(کتاب الفتن نعیم بن حماد ج:۲ ص:۵۴۸)

ترجمہ: حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ دجال کے گدھے کے کانوں کے سائے میں ستر ہزار افراد آجائیں گے۔ (کتاب الفتن نعیم ابن حماد ج:۲ ص:۵۴۸)

حدیث: حضرت کعب فرماتے ہیں کہ جب دجال اردن میں آئے گا تو وہ طور پہاڑ، تابور پہاڑ اور جودی پہاڑ کو ہلائے گا یہاں تک کہ یہ تینوں پہاڑ آپسمیں اس طرح ٹکرائیں گے جیسے دو بیل یا دو مینڈھے آپسمیں سینگ ٹکراتے ہیں۔ (کتاب الفتن نعیم ابن حماد ج:۲ ص:۵۳۷)

عَنْ نَهِيْكِ بْنِ صريم قال قال رسول الله ﷺ لَتُقَاتِلُنَّ الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى تُقَاتِلَ بَقِيَّتُكُمْ عَلٰى نَهْرِ الْاُرْدُنِ الدَّجَّالَ اَنْتُمْ شَرْقِيَّهُ وَهُمْ غَرْبِيَّهُ.
(الاصابہ ج:۶ ص:۴۷۶)

ترجمہ: حضرت نہیکؓ ابن صریم فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم ضرور مشرکین

سے قتال کرو گے، یہاں تک کہ تم میں سے (اس جنگ میں) بچ جانے والے دریائے اردن پر دجال سے قتال کریں گے۔ (اس جنگ میں) تم مشرقی جانب ہو گے، اور وہ (دجال اور اس کے لوگ) مغربی جانب۔

فائدہ: مشرکین سے مراد اگر یہاں ہندو ہیں تو یہ وہی جنگ ہے جس میں مجاہدین ہندوستان پر چڑھائی کریں گے اور واپس آئیں گے تو عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کو پائیں گے۔

## دجال کا قتل اور انسانیت کے دشمنوں کا خاتمہ

حدیث:۔ حضرت مجمع بن جاریہ انصاریؓ کہتے ہیں میں نے رسول ﷺ سے سنا ہے کہ عیسیٰ ابن مریم دجال کو لُد (Lydda / Lod) کے دروازہ پر قتل کرینگے (مسند احمد و ترمذی)

فائدہ:۔ لُد تل ایب سے جنوب مشرق میں 18 کلومیٹر کے فاصلہ پر ایک چھوٹا سا شہر ہے۔ اس شہر کی آبادی 1999 کے سروے کے مطابق 61,100 ہے۔ (دیکھیں نقشہ نمبر ۲ لُد)

یہاں اسرائیل نے دنیا کا جدید ترین سیکورٹی سے لیس ائر پورٹ بنایا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہاں سے وہ بذریعہ طیارہ فرار ہونا چاہے اور اسی ائر پورٹ پر قتل کر دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ اپنے دشمن اور یہودیوں کے خدا کانے دجال کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں قتل کرائے گا۔ تا کہ ساری دنیا کو پتہ چل جائے کہ انسانیت کے ناسوروں کو ختم کرنے کے لئے ان کو جسم سے کاٹ کر الگ کرنا ضروری ہوتا ہے، اور یہ عمل جہاد ہی کے ذریعے ہوتا ہے۔

عن ابی ھریرۃؓ انّ رَسولَ اللہِ ﷺ قال لا تقومُ السّاعۃُ حتیٰ یُقاتِلَ المُسلِمُونَ الیھودَ فیَقتُلُھم المسلمونَ حتیٰ یَختَبِیَ الیھودُ مِن وَرَاءِ الحَجرِ والشَّجرِ فیقولُ الحجرُ اَوالشجرُ یا مُسلِمُ یا عبدَ اللہِ ھٰذا یَھودِیٌّ خَلفِی فتَعالَ فَاقْتُلہ اِلاّ الغَرقَدُ فانّہ مِن شجرۃِ الیھود . (مسلم شریف ج:۴ ص:۲۲۳۹)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک مسلمان یہودیوں سے جنگ نہ کرلیں۔ چنانچہ (اس لڑائی میں) مسلمان (تمام) یہودیوں کو قتل کرینگے، یہاں تک کہ یہودی پتھر اور درخت کے پیچھے چھپ جائینگے تو پتھر و درخت یوں کہے گا "اے مسلمان! اے اللہ کے بندے! ادھر آ میرے پیچھے یہودی چھپا بیٹھا ہے اس کو مار ڈال۔ مگر غرقد نہیں کہے گا۔ کیونکہ وہ یہودیوں کا درخت ہے۔

فائدہ: یہودیوں کے خلاف اللہ تعالیٰ بے جان چیزوں کو بھی زبان عطا فرما دے گا اور وہ بھی

انکے خلاف گواہی دینگی۔ یہودیوں کا شر اور فتنہ صرف انسانیت کے لئے ہی نقصان دہ نہیں ہے بلکہ انکی ناپاک حرکتوں کے اثرات بے جان چیزوں پر بھی پڑتے ہیں۔ صنعتی انقلاب کے نام پر ماحولیات (Environment) کو خراب کر کے جنگلات کے جنگلات تباہ و برباد کر دیے گئے۔ اللہ کی دشمن اس قوم نے جس طرح دنیا کو جنگوں کی بھٹی میں جھونکا ہے اسکے اثرات سے زمین کا ذرہ ذرہ متاثر ہوا ہے۔

اسرائیل نے جب سے گولان کی پہاڑیوں پر قبضہ کیا ہے اسی وقت سے وہاں غرقد کے درخت لگانے شروع کیے ہیں۔ اور اس کے علاوہ بھی یہودی اس درخت کو جگہ جگہ لگاتے ہیں۔ ممکن ہے اس درخت کے ساتھ انکی کوئی خاص نسبت ہو۔

حضرت حذیفہؓ کی مفصل حدیث

حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ زوراء میں جنگ ہوگی، صحابہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ زوراء کیا ہے؟ فرمایا مشرق کی جانب ایک شہر ہے، جو نہروں کے درمیان ہے، اللہ کی مخلوق میں سب سے بدتر مخلوق اور میری امت کے جابر لوگ وہاں رہتے ہیں، ان پر چار قسم کا عذاب مسلط کیا جائیگا، اسلحہ کا (مراد جنگیں ہے۔ راقم) دھنس جانے کا، پتھروں کا اور شکلیں بگڑ جانے کا۔ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب سوڈان والے نکلیں گے اور عرب سے باہر آنے کا مطالبہ کرینگے یہاں تک کہ وہ (عرب) بیت المقدس یا اردن پہونچ جائیں گے۔ اسی دوران اچانک تین سو ساٹھ سواروں کے ساتھ سفیانی نکل آئیگا، یہاں تک کہ وہ دمشق آئیگا۔ اس کا کوئی مہینہ ایسا نہیں گذریگا جس میں بنی کلب کے تیس ہزار افراد اسکے ہاتھ پر بیعت نہ کریں، سفیانی ایک لشکر عراق بھیجے گا جسکے نتیجے میں زوراء میں ایک لاکھ افراد قتل کیے جائینگے۔ اسکے فوراً بعد وہ کوفہ کی جانب تیزی سے بڑھینگے اور اسکو لوٹینگے۔ اسی دوران مشرق سے ایک سواری (دابہ) نکلے گی جسکو بنو تمیم کا شعیب ابن صالح نامی شخص چلا رہا ہوگا، چنانچہ یہ (شعیب ابن صالح) سفیانی کے لشکر سے کوفہ کے قیدیوں کو چھڑالے گا، اور سفیانی کی فوج کو قتل کریگا، سفیانی کے لشکر کا ایک دستہ مدینہ کی جانب نکلے گا اور وہاں تین دن تک لوٹ مار کریگا، اسکے بعد یہ لشکر مکہ کی جانب چلے گا اور جب مکہ سے پہلے بیداء پہنچے گا تو اللہ تعالیٰ جبریل کو بھیجے گا اور کہے گا کہ جبریل انکو عذاب دو چنانچہ جبریل علیہ السلام اپنے پیر سے ایک ٹھوکر مارینگے جسکے نتیجے میں اللہ تعالیٰ اس لشکر کو زمین میں دھنسا دیگا، سوائے دو آدمیوں کے ان میں سے کوئی بھی نہیں بچے گا، یہ دونوں سفیانی کے پاس آئینگے اور لشکر

کے دھنسنے کی خبر سنائینگے تو وہ (یہ خبر سن کر) گھبرائے گا نہیں، اسکے بعد قریش قسطنطنیہ کی جانب آگے بڑھینگے تو سفیانی رومیوں کے سردار کو یہ پیغام بھیجے گا کہ ان (مسلمانوں) کو میری طرف بڑے میدان میں بھیج دو، حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ وہ (رومی سردار) انکو سفیانی کے پاس بھیج دیگا ،لہٰذا سفیانی انکو دمشق کے دروازے پر پھانسی دیدیگا پھر حضرت حذیفہؓ نے فرمایا کہ صورتِ حال یہاں تک پہونچ جائے گی کہ سفیانی ایک عورت کے ساتھ دمشق کی مسجد میں مجلس مجلس گھومے گا، اور جب وہ (سفیانی) محراب میں بیٹھا ہوگا تو وہ عورت اسکی ران کے پاس آئیگی اور اس پر بیٹھ جائیگی چنانچہ ایک مسلمان کھڑا ہوگا اور کہے گا، تم ہلاک ہو۔ تم ایمان لانے کے بعد اللہ کے ساتھ کفر کرتے ہو؟ یہ تو جائز نہیں ہے۔ اس پر سفیانی کھڑا ہوگا اور مسجدِ دمشق میں ہی اس مسلمان کی گردن اڑا دیگا، اور ہر اس شخص کو قتل کردیگا جو اس بات میں اس سے اختلاف کریگا۔ (یہ واقعات حضرت مہدی کے ظہور سے پہلے ہونگے۔ راقم) اس کے بعد اس وقت آسمان سے ایک آواز لگانے والا آواز لگائے گا اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے جابر لوگوں، منافقوں اور انکے اتحادیوں اور ہمنواؤں کا وقت ختم کردیا ہے اور تمہارے اوپر محمد ﷺ کی امت کے بہترین شخص کو امیر مقرر کیا ہے۔ لہٰذا مکہ پہونچ کر اسکے ساتھ شامل ہو جاؤ، وہ مہدی ہیں اور انکا نام احمد ابن عبداللہ ہے حضرت حذیفہؓ نے فرمایا اس پر عمرانؓ بن حصین خزاعی کھڑے ہوئے اور پوچھا اے رسول اللہ ہم اس (سفیانی) کو کس طرح پہچانیں گے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا وہ بنی اسرائیل کے قبیلہ کنانہ کی اولاد میں سے ہوگا اسکے جسم پر دو قطوانی چادریں ہونگی، اسکے چہرے کا رنگ چمکدار ستارے کے مانند ہوگا اسکے داہنے گال پر کالا تل ہوگا۔ وہ چالیس سال کے درمیان ہوگا. (حضرت مہدی سے بیعت کے لئے) شام سے ابدال و اولیاء نکلیں گے اور مصر سے معزز افراد (دینی اعتبار سے)، اور مشرق سے قبائل آئینگے یہاں تک کہ مکہ پہنچیں گے، اسکے بعد زمزم اور مقام ابراہیم کے درمیان انکے ہاتھ پر بیعت کرینگے پھر شام کی طرف کوچ کرینگے، جبریل علیہ السلام ان کے ہراول دستہ پر مامور ہونگے اور میکائیل علیہ السلام پچھلے حصے پر ہونگے، زمین و آسمان والے، چرند و پرند، اور سمندر میں مچھلیاں ان سے خوش ہونگی، انکے دورِ حکومت میں پانی کی کثرت ہو جائیگی، نہریں وسیع ہو جائیں گی، زمین اپنی پیداوار دوگنی کردیگی اور خزانے نکال دیگی، چنانچہ وہ شام آئیں گے اور سفیانی کو اس درخت کے نیچے قتل کریں گے جسکی شاخیں بحیرہ طبریہ (Tiberias) کی طرف ہیں، (اسکے بعد) وہ قبیلہ کلب کو قتل کرینگے، حضرت حذیفہؓ فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص جنگِ کلب کے دن غنیمت سے محروم رہا وہ نقصان میں رہا، خواہ اونٹ کی نکیل ہی کیوں نہ ملے، حضرت حذیفہؓ نے دریافت کیا

یا رسول اللہ! ان (سفیانی لشکر) سے قتال کس طرح جائز ہوگا حالانکہ وہ موحد ہونگے؟ تو آپ ﷺ نے جواب دیا اے حذیفہ اس وقت وہ ارتداد کی حالت میں ہونگے، انکا گمان یہ ہوگا کہ شراب حلال ہے، وہ نماز نہیں پڑھتے ہونگے۔ حضرت مہدی اپنے ہمراہ ایمان والوں کو لے کر روانہ ہونگے اور دمشق پہنچیں گے، پھر اللہ انکی طرف ایک رومی کو (مع لشکر کے) بھیجے گا، یہ ہرقل (جو آپ ﷺ کے دور میں روم کا بادشاہ تھا) کی پانچویں نسل میں سے ہوگا، اس کا نام "طبارہ" ہوگا۔ وہ بڑا جنگجو ہوگا، سو تم ان سے سات سال کے لئے صلح کروگے (لیکن رومی یہ صلح پہلے ہی توڑ دینگے۔ جیسا کہ گذر چکا ہے۔ راقم) چنانچہ تم اور وہ اپنے عقب کے دشمن سے جنگ کروگے اور فاتح بن کر غنیمت حاصل کروگے، اسکے بعد تم سرسبز سطح مرتفع میں آ ؤگے۔ اسی دوران ایک رومی اٹھے گا اور کہے گا کہ صلیب غالب آئی ہے۔ (یعنی یہ فتح صلیب کی وجہ سے ہوئی ہے)۔ (یہ سن کر) ایک مسلمان صلیب کی طرف بڑھے گا اور صلیب کو توڑ دیگا، اور کہے گا، اللہ ہی غلبہ دینے والا ہے۔ حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس وقت رومی دھوکہ کرینگے، اور وہ دھوکے کے ہی زیادہ لائق تھے۔ تو (مسلمانوں کی) وہ جماعت شہید ہوجائیگی، ان میں سے کوئی بھی نہ بچے گا، اس وقت وہ تمہارے خلاف جنگ کرنے کے لئے عورت کی مدت حمل کے برابر تیاری کرینگے (پھر مکمل تیاری کرنے کے بعد) وہ آٹھ جھنڈوں میں تمہارے خلاف نکلیں گے[1]، ہر جھنڈے کے تحت بارہ ہزار سپاہی ہونگے، یہاں تک کہ وہ انطاکیہ کے قریب عمق (اعماق) نامی مقام پر پہونچ جائینگے، حیرہ اور شام کا ہر نصرانی صلیب بلند کریگا اور کہے گا کہ سنو! جو کوئی بھی نصرانی زمین پر موجود ہے وہ آج نصرانیت کی مدد کرے۔ اب تمہارے امام مسلمانوں کو لیکر دمشق سے کوچ کرینگے، اور انطاکیہ کے عمق (اعماق) علاقے میں آئینگے، پھر تمہارے امام شام والوں کے پاس پیغام بھیجیں گے کہ میری مدد کرو، اور مشرق والوں کی جانب پیغام بھیجیں گے کہ ہمارے پاس ایسا دشمن آیا ہے جسکے ستر امیر ہیں انکی روشنی آسمان تک جاتی ہے، حضرت حذیفہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اعماق کے شہداء اور دجال کے خلاف شہداء میری امت کے افضل الشہداء ہونگے۔ لوہا لوہے سے ٹکرائے گا (یعنی تلواریں ٹوٹ کر گریں گی) یہاں تک کہ ایک مسلمان کافر کو لوہے کی تیغ سے ماریگا اور اسکو پھاڑ دیگا اور دو ٹکڑے کردیگا، باوجود اسکے کہ اس کافر کے جسم پر زرہ

---

حاشیہ[1] مسند احمد کی روایت میں اسی ۸۰ جھنڈوں کا ذکر ہے۔ دونوں روایات میں تطبیق یوں ہوسکتی ہے کہ تمام کفار کل آٹھ جھنڈوں میں ہونگے اور پھر ان میں سے ہر ایک کے تحت مزید جھنڈے ہونگے اس طرح مل کر اسی جھنڈے ہونگے۔ واللہ اعلم

ہوگی۔تم انکا اس طرح قتلِ عام کروگے کہ گھوڑے خون میں داخل ہوجائینگے، اس وقت اللہ تعالیٰ ان پر غضبناک ہوگا، چنانچہ جسم میں پار اتر جانے والے نیزے سے ماریگا، اور کاٹنے والی تلوار سے ضرب لگائے گا، اور فرات کے ساحل سے ان پر خراسانی کمان سے تیر برسائیگا، چناچہ وہ (خراسان والے) اس دشمن سے چالیس صبح (دن) سخت جنگ کرینگے، پھر اللہ تعالیٰ مشرق والوں کی مدد فرمائے گا، چنانچہ ان (کافروں) میں سے نو لاکھ ننانوے ہزار قتل ہوجائینگے، اور باقی کا ان کی قبروں سے پتہ لگے گا (کہ کل کتنے مردار ہوئے)۔ (دوسری جانب جو مشرق کے مسلمانوں کا محاذ ہوگا وہاں) پھر آواز لگانے والا مشرق میں آواز لگائے گا اے لوگو! شام میں داخل ہوجاؤ کیونکہ وہ مسلمانوں کی پناہ گاہ ہے اور تمہارے امام بھی وہیں ہیں، حضرت حذیفہؓ نے فرمایا اس دن مسلمان کا بہترین مال وہ سواریاں ہونگی جن پر سوار ہوکر وہ شام کی طرف جائینگے، اور وہ خچر ہونگے جن پر روانہ ہونگے اور (وہ مسلمان حضرت مہدی کے پاس اعماق) شام پہونچ جائینگے۔ تمہارے امام یمن والوں کو پیغام بھیجیں گے کہ میری مدد کرو، تو ستر ہزار یمنی عدن کی جوان اونٹنیوں پر سوار ہوکر، اپنی بند تلواریں لٹکائے آئینگے اور کہیں گے ہم اللہ کے سچے بندے ہیں، نہ تو انعام کے طلبگار ہیں اور نہ روزی کی تلاش میں آئے ہیں، (بلکہ صرف اسلام کی سربلندی کے لئے آئے ہیں) یہاں تک کہ عمق انطاکیہ میں حضرت مہدی کے پاس آئینگے (یمن والوں کو یہ پیغام جنگ شروع ہونے سے پہلے بھیجا جائے گا۔راقم)۔وہ دوسرے مسلمانوں کے ساتھ ملکر رومیوں سے گھمسان کی جنگ کرینگے، چنانچہ تیس ہزار مسلمان شہید ہوجائینگے۔کوئی رومی اس روز یہ (آواز) نہیں سن سکے گا۔ (یہ وہ آواز ہے جو مشرق والوں میں لگائی جائے گی جس کا ذکر اوپر گذرا ہے)۔ اور تم قدم باقدم چلوگے، تو تم اس وقت اللہ تعالیٰ کے بہترین بندوں میں سے ہوگے، اس دن نہ تم میں کوئی زانی ہوگا اور نہ مالِ غنیمت میں خیانت کرنے والا اور نہ کوئی چور ہوگا، حضرت حذیفہؓ نے فرمایا کہ آپ ﷺ نے ہمیں بتایا کہ بنی آدم میں ایسا کوئی فرد نہیں جس سے کوئی غلطی سرزد نہ ہوئی ہو، سوائے یحییٰ ابن زکریا علیہما السلام کے۔کیونکہ انھوں نے کوئی غلطی نہیں کی۔حضرت حذیفہؓ نے فرمایا کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ توبہ کرنے سے اللہ تمہیں گناہوں سے اس طرح پاک کردیتا ہے جیسے صاف کپڑا میل سے پاک ہوجاتا ہے۔ (یعنی اگر کسی نے پہلے گناہ کیا بھی تھا تو توبہ کرنے کے بعد بالکل صاف ہوچکا ہے)۔روم کے علاقے میں تم جس قلعے سے بھی گذروگے اور تکبیر کہوگے تو اسکی دیوار گرجائیگی، چنانچہ تم ان سے جنگ کروگے (اور جنگ جیت جاؤگے) یہاں تک کہ تم کفر کے شہر قسطنطنیہ میں داخل ہوجاؤگے۔پھر تم چار تکبیریں لگاؤگے جسکے نتیجے میں اسکی دیوار

گرجائیگی، حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ قسطنطنیہ اور روم کو ضرور تباہ کریگا، پھر تم اس میں داخل ہو جاؤ گے، تم وہاں چار لاکھ کافروں کو قتل کرو گے۔ اور وہاں سے سونے اور جواہرات کا بڑا خزانہ نکالو گے، تم دار البلاط میں قیام کرو گے، پوچھا گیا یا رسول اللہ یہ دار البلاط کیا ہے؟ فرمایا بادشاہ کا محل۔ اسکے بعد تم وہاں ایک سال رہو گے وہاں مسجدیں تعمیر کرو گے، پھر وہاں سے کوچ کرو گے اور ایک شہر میں آؤ گے جسکو ''قدمار یہ'' کہا جاتا ہے، تو ابھی تم خزانے تقسیم کر رہے ہو گے کہ سنو گے کہ اعلان کرنے والا اعلان کر رہا ہے کہ دجال تمہاری غیر موجودگی میں ملکِ شام میں تمہارے گھروں میں گھس گیا ہے، لہٰذا تم واپس آؤ گے، حالانکہ یہ خبر جھوٹ ہوگی، سو تم بیسان کی کھجوروں کی رسی سے اور لبنان کے پہاڑ کی لکڑی سے کشتیاں بناؤ گے، پھر تم ایک شہر جسکا نام ''عکا'' Akko (یہ حیفاء کے قریب اسرائیل کا ساحلی شہر ہے۔ دیکھیں نقشہ عکا..) ہے وہاں سے ایک ہزار کشتیوں میں سوار ہو گے، (اسکے علاوہ) پانچ سو کشتیاں ساحلِ اردن سے ہونگیں، اس دن تمہارے چار لشکر ہونگے، ایک مشرق والوں کا، دوسرا مغرب کے مسلمانوں کا، تیسرا شام والوں کا، چوتھا اہلِ حجاز کا، (تم اتنے متحد ہو گے) گویا کہ تم سب ایک ہی باپ کی اولاد ہو، اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں سے آپس کی بغض و عداوت کو ختم کردیگا، چنانچہ تم (جہازوں میں سوار ہو کر) ''عکا'' سے ''روم'' کی طرف چلو گے، ہوا تمہارے اس طرح تابع کردی جائیگی جیسے سلیمان ابن داؤد علیہما السلام کے لئے کی گئی تھی، (اس طرح) تم روم پہنچ جاؤ گے، جب تم شہرِ روم کے باہر پڑاؤ کئے ہو گے تو رومیوں کا ایک بڑا راہب جو صاحبِ کتاب بھی ہوگا (غالباً یہ ویٹیکن کا پاپ ہوگا)، تمہارے پاس آئیگا، اور پوچھے گا، کہ تمہارا امیر کہاں ہے؟! اسکو بتایا جائیگا کہ یہ ہیں۔ چنانچہ (وہ راہب) انکے پاس بیٹھ جائیگا، اور ان سے اللہ تعالیٰ کی صفت، فرشتوں کی صفت، جنت و جہنم کی صفت اور آدم علیہ السلام اور انبیاء کی صفت کے بارے میں سوال کرتے کرتے موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام تک پہونچ جائیگا، (امیر المؤمنین کے جواب سن کر) وہ راہب کہے گا، کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تمہارا (مسلمانوں کا) دین اللہ اور نبیوں والا دین ہے۔ وہ (اللہ) اس دین کے علاوہ کسی اور دین سے راضی نہیں ہوا۔ وہ (راہب مزید) سوال کریگا کہ کیا جنت والے کھاتے اور پیتے بھی ہیں؟ وہ (امیر المؤمنین) جواب دینگے، ہاں۔ یہ سن کر راہب کچھ دیر کے لئے سجدے میں گرجائیگا۔ اسکے بعد کہے گا اسکے علاوہ میرا کوئی دین نہیں ہے، اور یہی موسیٰ کا دین ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اسکو موسیٰ اور عیسیٰ پر اتارا، نیز تمہارے نبی کی صفت ہمارے ہاں انجیل برقلیط میں اس طرح ہیں کہ وہ (نبی ﷺ) سرخ اونٹنی والے ہونگے، اور تم

ہی اس شہر (روم) کے مالک ہو، سو مجھے اجازت دو کہ میں ان (اپنے لوگوں) کے پاس جاؤں اور انکو (اسلام کی) دعوت دوں، اسلئے کہ (نہ ماننے کی صورت میں) عذاب انکے سروں پر منڈلا رہا ہے، چنانچہ یہ (راہب) جائیگا اور شہر کے مرکز میں پہونچ کر زوردار آواز لگائیگا اے روم والو! تمہارے پاس اسمٰعیل ابن ابراہیم کی اولاد آئی ہے جنکا ذکر توریت وانجیل میں موجود ہے، انکا نبی سرخ اونٹنی والا تھا، لہٰذا انکی دعوت پر لبیک کہو اور انکی اطاعت کرلو، (یہ سن کر شہر والے غصے میں) اس راہب کی طرف دوڑینگے اور اسکو قتل کر دینگے، اسکے فوراً بعد اللہ تعالی آسمان سے ایسی آگ بھیجے گا جو لوہے کے ستون کے مانند ہوگی۔ یہاں تک کہ یہ آگ مرکزِ شہر تک پہونچ جائیگی، پھر امیر المؤمنین کھڑے ہونگے اور کہیں گے کہ لوگو! راہب کو شہید کر دیا گیا ہے، حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ راہب تنہا ہی ایک جماعت کو بھیجے گا (اپنی شہادت سے پہلے۔ ترتیب شاید یہ ہو کہ جب وہ شہر جا کر دعوت دیگا تو ایک جماعت اس کی بات مان کر شہر سے باہر مسلمانوں کے پاس آجائیگی، اور باقی اسکو شہید کر دینگے، پھر امیرُ المؤمنین جنگ کے لئے اٹھ کھڑے ہونگے۔ واللہ اعلم راقم) (گذشتہ بیان کو آگے بڑھاتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا) پھر مسلمان چار تکبیرے لگائینگے، جسکے نتیجے میں شہر کی دیوار گر جائیگی۔ اس شہر کا نام روم اسلئے رکھا گیا ہے کہ یہ لوگوں سے اس طرح بھرا ہوا ہے جیسے دانوں سے بھرا ہوا انار ہوتا ہے، (جب دیوار گر جائیگی مسلمان شہر میں داخل ہو جائینگے) تو پھر چھ لاکھ کافروں کو قتل کرینگے، اور وہاں سے بیت المقدس کے زیورات اور تابوت نکالینگے اس تابوت میں سکینہ (Ark of the Covenant) ہوگا، بنی اسرائیل کا دسترخوان ہوگا، موسیٰ علیہ السلام کا عصاء اور (توریت کی) تختیاں ہونگی، سلیمان علیہ السلام کا منبر ہوگا، اور "منّ" کی دو بوریاں ہونگی جو بنی اسرائیل پر اترتا تھا (وہ من جو سلویٰ کے ساتھ اترتا تھا) یہ منّ دودھ سے بھی زیادہ سفید ہوگا، حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے دریافت کیا۔ یارسول اللہ یہ سب کچھ وہاں کیسے پہنچا؟ وہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب بنی اسرائیل نے سرکشی کی اور انبیاء کو قتل کیا تو اللہ نے بختِ نصر کو بھیجا اور اس نے بیت المقدس میں ستر ہزار (بنی اسرائیل) کو قتل کیا، پھر اسکے بعد اللہ تعالی نے ان پر رحم کیا اور فارس کے بادشاہ کے دل میں یہ بات ڈالی کہ وہ بنی اسرائیل کی طرف جائے اور انکو بختِ نصر سے نجات دلائے چنانچہ اس نے انکو چھڑایا اور بیت المقدس میں واپس لاکر آباد کیا، (آگے) فرمایا اس طرح وہ بیت المقدس میں چالیس سال تک اسکی اطاعت میں زندگی گذارتے رہے، اسکے بعد وہ دوبارہ وہی حرکت کرنے لگے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وان عُدتُم عُدنا یعنی

(اے بنی اسرائیل) اگر تم دوبارہ جرائم کروگے تو ہم بھی دوبارہ تم کو دردناک سزا دینگے۔ سوانھوں نے دوبارہ گناہ کیے تو اللہ تعالیٰ نے ان پر رومی بادشاہ طیطس (Titus) کو مسلط کردیا جس نے انکو قیدی بنایا اور بیت المقدس کو (70 قبل مسیح میں) تباہ برباد کرکے تابوت خزانے وغیرہ ساتھ لے گیا، اس طرح مسلمان وہی خزانے نکالینگے اور اسکو بیت المقدس میں واپس لے آئینگے۔ اسکے بعد مسلمان کوچ کرینگے اور ''قاطع'' نامی شہر پہنچیں گے، یہ شہر اس سمندر کے کنارے ہے جس میں کشتیاں نہیں چلتی ہیں۔ کسی نے پوچھا یا رسول اللہ اس میں کشتیاں کیوں نہیں چلتی ہیں؟ فرمایا کیونکہ اس میں گہرائی نہیں ہے، اور یہ جو تم سمندر میں موجیں دیکھتے ہو اللہ نے انکو انسانوں کے لئے نفع حاصل کرنے کا سبب بنایا ہے، سمندروں میں گہرائیاں (اور موجیں) ہوتی ہیں چنانچہ انہی گہرائیوں کی وجہ سے جہاز چلتے ہیں، حضرت حذیفہؓ نے فرمایا اس بات پر حضرت عبداللہؓ بن سلام نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق دیکر بھیجا، توریت میں اس شہر کی تفصیل (یہ ہے) اسکی لمبائی ہزار میل، اور انجیل میں اسکا نام ''فرع'' یا ''قرع'' ہے، اور اسکی لمبائی (انجیل کے مطابق) ہزار میل اور چوڑائی پانچ سو میل ہے، آپ ﷺ نے فرمایا اسکے تین سو ساٹھ دروازے ہیں ہر دروازے سے ایک لاکھ جنگجو نکلیں گے، مسلمان وہاں چار تکبیریں لگائینگے تو اسکی دیوار (یا اس وقت جو بھی حفاظتی انتظام ہوگا۔ راقم) گر جائیگی، اس طرح مسلمان جو کچھ وہاں ہوگا سب غنیمت بنالینگے، پھر تم وہاں سات سال رہوگے، پھر تم وہاں سے بیت المقدس واپس آؤ گے تو تمہیں خبر ملے گی کہ اصفہان میں یہودیہ نامی جگہ میں دجال نکل آیا ہے، اسکی ایک آنکھ ایسی ہوگی جیسے خون اس پر جم گیا ہو (دوسری روایت میں اسکو پھلی کہا گیا ہے) اور دوسری اس طرح ہوگی جیسے گویا ہو ہی نہ، (یعنی جیسے ہاتھ پھیر کر پچکا دیا گیا ہو)۔ وہ ہوا میں ہی پرندوں کو (پکڑ کر) کھائے گا۔ اسکی جانب سے تین زوردار چیخیں ہونگی جس کو مشرق و مغرب والے سب سنیں گے، وہ دُم کٹے گدھے (یا اس ڈیزائن کا طیارہ۔ راقم واللہ اعلم) پر سوار ہوگا جسکے دونوں کانوں کے درمیان کا فاصلہ چالیس گز ہوگا، اسکے دونوں کانوں کے نیچے ستر ہزار افراد آجائینگے (کفار اس وقت بڑے سے بڑا مسافر بردار طیارہ بنانے کی کوششوں میں لگے ہوئے ہیں۔ راقم) ستر ہزار یہودی دجال کے پیچھے ہونگے جن کے جسموں پر تیجانی چادریں ہونگی (تیجانی چادریں بھی طیلسان کی طرح سبز چادر کو کہتے ہیں۔)، چنانچہ جمعہ کے دن صبح کی نماز کے وقت جب نماز کی اقامت ہو چکی ہوگی تو جیسے ہی مہدی متوجہ ہونگے تو عیسیٰ ابن مریم کو پائینگے کہ وہ آسمان سے تشریف لائے ہیں، انکے جسم پر دو کپڑے ہونگے، انکے (بال اتنے چمکدار ہونگے کہ

ایسا لگ رہا ہوگا کہ) سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے ہیں، اس پر حضرت ابو ہریرہؓ نے دریافت کیا، یارسول اللہ اگر میں انکے پاس جاؤں تو کیا ان سے گلے مل لوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا اے ابو ہریرہ انکی یہ آمد پہلی آمد کی طرح نہیں ہوگی (کہ جس میں وہ بہت نرم مزاج تھے بلکہ) تم ان سے اس ہیبت کے عالم میں ملو گے جیسے موت کی ہیبت ہوتی ہے، لوگوں کو جنت میں درجات کی خوشخبری دینگے، اب امیر المومنین ان سے کہیں گے کہ آگے بڑھئے اور لوگوں کو نماز پڑھایئے، تو ان سے عیسیٰ فرمائینگے کہ نماز کی اقامت آپ کے لئے ہوئی ہے (سو آپ ہی نماز پڑھایئے) اس طرح عیسیٰ انکے پیچھے نماز پڑھینگے، حضرت حذیفہؓ نے فرمایا کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ امت کامیاب ہوگئی جسکے شروع میں، میں ہوں اور آخر میں عیسیٰ ہیں۔ (پھر) فرمایا دجال آئیگا اسکے پاس پانی کے ذخائر اور پھل فروٹ ہونگے، آسمان کو حکم دیگا کہ برس تو وہ برس پڑیگا، زمین کو حکم دیگا کہ (اپنی پیداوار) اگا تو وہ اگادے گی، اسکے پاس ثرید کا پہاڑ ہوگا (اس سے مراد تیار کھانا ہوسکتا ہے۔ ممکن ہے جس طرح آج ڈبہ پیک تیار کھانا بازار میں دستیاب ہے اسی طرح ہو۔ راقم) جس میں گھی کا چشمہ ہوگا (یا بڑی نالی ہوگی۔ اس میں بھی اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ صرف پہاڑ نہیں ہوگا بلکہ اس میں گھی بھی ہوگا۔ یعنی تیار شدہ کھانا ہوگا، راقم)۔ اسکا ایک فتنہ یہ ہوگا کہ وہ ایک دیہاتی کے پاس سے گذریگا جسکے والدین مرچکے ہونگے، تو وہ (دجال اس دیہاتی سے) کہے گا کیا خیال ہے اگر میں تیرے والدین کو (زندہ کرکے) اٹھادوں تو کیا تو میرے رب ہونے کی گواہی دیگا؟ فرمایا کہ وہ (دیہاتی کہے گا کہ کیوں نہیں۔ فرمایا اب دجال دو شیطانوں سے کہے گا (کہ اسکے ماں باپ کی شکل اسکے سامنے بناکر پیش کردو) چنانچہ وہ دونوں تبدیل ہوجائینگے ایک اسکے باپ کی شکل میں اور دوسرا اسکی ماں کی شکل میں۔ پھر وہ دونوں کہیں گے اے بیٹے اس کے ساتھ ہوجا یہ تیرا رب ہے۔ وہ (دجال) تمام دنیا میں گھومے گا سوائے مکہ، مدینہ اور بیت المقدس کے۔ اسکے بعد عیسیٰ ابن مریم اسکو فلسطین کے لُدّ (Lydd) نامی شہر میں قتل کرینگے۔ (اس وقت لد اسرائیل میں ہے)۔ (السنن الواردۃ فی الفتن ج:۵ ص: ۱۱۱۰)

نوٹ: یہ روایت مزید باقی ہے اور یاجوج ماجوج سے لیکر قیامت تک کی علامات اس میں بیان کی گئی ہیں لیکن چونکہ ہمارا موضوع دجال تک ہے اسلئے اسی پر اکتفا کیا ہے۔

ف ا: یہ مکمل روایت ایک جگہ اگرچہ کہیں اور نہیں مل سکی البتہ اسکے مختلف حصے نعیم ابن حماد نے "کتاب الفتن" میں نقل کئے ہیں۔

ف ۲: اس حدیث میں زوراء میں جنگ ہونے کا بیان ہے۔ لغت میں زوراء بغداد کو کہا گیا ہے یہ نہروں (دجلہ وفرات) کے درمیان واقع ہے۔ تاریخی اعتبار سے دونہروں کے درمیان کا علاقہ وہ تمام علاقہ ہے، جو اس وقت ترکی سے لیکر شام ہوتا ہوا بصرہ تک جاتا ہے۔ یعنی فرات اور دجلہ کے درمیان کا مکمل علاقہ جسکو انگلش میں میسپو ٹیمیا (Mespotamia) کہتے ہیں۔ میسپو ٹیمیا اصل میں یونانی لفظ ہے جسکے معنی ''دو دریاؤں کے درمیان'' ہے۔ عراق کو بھی اسی وجہ سے میسپو ٹیمیا کہا گیا ہے کہ دجلہ وفرات کا زیادہ حصہ عراق سے ہی گذرتا ہے۔ (بحوالہ انسائیکلو پیڈیا آف برٹانیکا)

فائدہ ۳: مشرق سے ایک دابۃ کے نکلنے کا ذکر ہے، اس کا ترجمہ ہم نے سواری سے کیا ہے۔ اس کو بنوتمیم کے شعیب ابن صالح نامی شخص چلا رہے ہونگے۔ ممکن ہے یہ خراسان سے آنے والے لشکر کا حصہ ہوں۔

ف ۴: حضرت مہدی کو جنگِ اعماق کے موقع پر تین جگہوں سے مدد آئے گی۔ شام سے، مشرق سے مراد خراسان اور یمن سے۔ حالانکہ انکے علاوہ بھی کتنے مسلم ممالک ہیں لیکن آپ غور کریں حضرت مہدی کو مدد انہی جگہوں سے آرہی ہے جہاں اس وقت بھی مجاہدین اللہ کے راستے میں جہاد میں مصروف ہیں۔

ف ۵: اس روایت میں رومیوں سے صلح ٹوٹنے کے بعد عمق میں جنگ کا ذکر ہے۔ اس سے مراد اعماق ہی ہے۔ اس میں یہ ذکر ہے کہ اللہ کافروں پر ان خراسانی کمانوں کے ذریعے تیر برسائیگا جو ساحلِ فرات پر ہونگی، آپ اگر نقشے میں دیکھیں تو اعماق سے دریائے فرات کا قریب ترین ساحل بھی بحیرہ اسد بنتا ہے۔ (دیکھیں نقشہ بحیرہ اسد)۔ اور یہاں سے اعماق کا فاصلہ پچھتر (75) کلو میٹر ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ خراسان سے آنے والی کمانوں سے مراد توپ یا مارٹر ہوسکتی ہے۔ اور یہ وہی خراسان کا لشکر ہوگا جس کے بارے میں فرات کے کنارے جنگ کرنے کا ذکر ہے۔

ف ۶: اس روایت سے پتہ چلتا ہے کہ فتح روم کے لئے بحری جہاد کیا جائے گا۔

ف ۷: مجاہدین روم کا وہ شہر جہاں انکا بڑا راہب ہوتا ہے فتح کرنے کے بعد ''قاطع'' شہر فتح کریں گے اور وہاں سات سال تک رہیں گے۔ یعنی چھ سال رہیں گے اور ساتویں سال دجال آئے گا۔

## دجال کا دجل وفریب

جیسا کہ بتایا گیا کہ دجال کا دجل وفریب ہمہ جہت (Multi dimention) ہوگا۔ جھوٹ، فریب، افواہیں اور پروپیگنڈہ اتنا زیادہ ہوگا کہ بڑے بڑے لوگ اس کے بارے میں شک وشبہ میں پڑ جائیں گے کہ یہ مسیحا ہے یا دجال؟

عام طور پر عوام کے ذہن میں یہ ہے کہ دجال صرف اپنے مکروہ چہرے کے ساتھ دنیا کے سامنے آجائے گا۔ اگر معاملہ اتنا سادہ ہوتا تو پھر کسی کو ڈرنے کی کیا ضرورت ہوسکتی ہے۔ لیکن اسکے مکروہ چہرے کے باوجود اس کے کارنامے دنیا کے سامنے اس طرح پیش کیے جائیں گے کہ لوگ سوچنے پر مجبور ہو جائیں گے کہ اگر یہ وہی دجال ہوتا تو ایسے اچھے کام ہرگز نہیں کرتا۔ اس کے فتنوں کو شمار کرنا تو مشکل ہے البتہ احادیث کی روشنی میں یہاں مختصراً کہ پیش کیا جاتا ہے کہ اس کا طریقہ کار کس نوعیت کا ہوسکتا ہے؟

۱۔ دجال کی آمد سے پہلے سالوں سے دنیا میں خوں ریز جنگیں اور انسانیت کا قتلِ عام ہو رہا ہوگا۔ بے روزگاری، مہنگائی، معاشرتی ناانصافیوں کا دور دورا ہوگا۔ گھروں کا امن وسکون ختم ہو چکا ہوگا۔ ہر طرف برائی کا بول بالا ہوگا۔ اچھائی کہیں کہیں نظر آئے گی۔ لوگ ایسے شخص کی بھی تعریف کریں گے جو ننانویں فیصد برائیوں میں ملوث ہوگا اور ایک فیصد اچھا کام کرتا ہوگا۔ لوگ عام قائدین سے مایوس ہو کر کسی ایسے نجات دہندہ کی تلاش میں ہونگے جو اللہ کی طرف سے بھیجا جائے گا۔

۲۔ اب اس کے چیلے میڈیا یا کسی اور ذریعے سے ایک لیڈر کو انسانیت کا نجات دہندہ بنا کر پیش کریں گے اور ثابت کردیں گے کہ اس نے بے روزگاروں کو روزگار دیا ہے، قحط زدہ علاقوں میں کھانے پینے کا سامان پہنچایا ہے، مختلف ممالک کے درمیان جاری نفرت وعداوت کو ختم کر کے ان کو محبت وبھائی چارگی کے راستوں پر ڈال دیا ہے، دنیا سے شر پسندوں کا خاتمہ کردیا گیا ہے۔ گھر گھر انصاف پہنچا دیا گیا، اور اب دنیا کی تمام قوموں کو ایک نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ اس طرح وہ اپنی خدائی کے اعلان سے پہلے دنیا والوں کی ہمدردیاں حاصل کرے گا۔ ظاہر ہے اگر کوئی شخص اس دور میں اتنے عظیم کارنامے انجام دے گیا تو مغربی میڈیا پر ایمان لانے والی دنیا اس کی تعریف کرنے پر مجبور ہو جائے گی اور اس طرح لوگوں کی ہمدردیاں اس کے ساتھ ہو جائیں گی۔

۳۔ پھر دجال پہلے لوگوں کے ذہن میں یہ بات ڈالے گا کہ یہ سب کچھ میں اپنی طرف سے

نہیں کررہا بلکہ یہ سب کرنے کے لئے خدا نے مجھے بھیجا ہے۔ یعنی وہ نبوت کا دعویٰ کرے گا۔ا

۴۔ پھر آخر میں وہ اپنی خدائی کا اعلان کرے گا۔ (اللہ ہر مسلمان کو اس کانے ملعون کے فتنے سے بچائے۔ آمین

## حضرتِ مہدی کے خلاف ممکنہ ابلیسی سازشیں

یہ ابلیس کا پرانا طریقہ کار ہے کہ وہ حق کو مشتبہ (Suspected) بنانے کے لیے اپنے پیدا کئے ایجنٹوں کو حق کے دعوے کیساتھ میدان میں اتارتا ہے۔ نیز حق کو غلط ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ ابلیس کی انتہائی کوشش ہوگی کہ وہ حضرت مہدی کی آمد سے پہلے چند نقلی مہدی کھڑے کرے تاکہ کچھ انکے ساتھ جاکر حق سے دور ہو جائیں اور جب اصلی مہدی آئیں تو لوگ خود بخود تذبذب (Dilema) کا شکار ہو جائیں کہ پتہ نہیں یہ بھی اصلی ہیں یا نہیں؟ گمراہ کرنیوالے قائدین کی حدیث میں آپ ﷺ نے اس چیز کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ اسکے لئے ابلیس کی کوششیں کچھ یوں ہوسکتی ہیں :ا: جھوٹے مہدی کے دعویداروں کو کھڑا کیا جاسکتا ہے۔ جس میں حضرت مہدی کی صفات بیان کرکے مسلمانوں کو دھوکہ دیا جائے۔ یہ جھوٹے دعویدار ایک سے زیادہ ہونگے اور ظاہر ہے کہ اس مہدی کو علم، خوبصورت شکل وصورت اور بہت مضبوط حلقہ مریداں کے ساتھ منظر عام پر لایا جائے گا اور بڑے بڑے جبے قبے والے اس جھوٹے مہدی کو سچا ثابت کر رہے ہونگے۔

۲۔ دوسرا طریقہ ابلیسی قوتوں کی جانب سے یہ ہوسکتا ہے کہ وہ اصل مہدی کے انتظار میں ہوں اور انکو اپنے ایجنٹوں اور پروپیگنڈے کے ذریعہ جھوٹا (نعوذ باللہ) ثابت کرنے کی کوشش کریں۔ اسکے لیے وہ ہر مکتب فکر کے اہل الرائے حضرات کی خدمات حاصل کرنا چاہینگے جیسا کہ اس دور میں بھی ہم دیکھتے ہیں۔ اس بات کو شائد اس طرح نہ سمجھا جاسکے۔ ایک مثال سے بات سمجھ میں آسکتی ہے۔

جب کوئی شخصیت موجود ہوتی ہے تو اسکے حامی بھی ہوتے ہیں اور مخالفین بھی۔ آپ کسی بھی مسلک کے قائد کو لے لیں خود اسی کے ہم مسلکوں میں سے اسکے جانثار بھی ملیں گے اور تنقید کرنیوالے بھی۔ بلکہ اسکو کفر کا ایجنٹ تک کہتے ہوں گے۔ ہر مسلک کے لوگ اپنے قائد کے نقشے

---

حاشیہ ا: ابن ماجہ نے حضرت ابو امامہ باہلیؓ سے دجال کے نبوت کے دعوے کی روایت نقل کی ہے اس طرح اس کے ساتھ لوگوں کی مذہبی ہمدردیاں بھی شامل ہو جائیں گی۔

قدم پر چلا کرتے ہیں۔ اگر کسی نے اپنے قائد سے پوچھا کہ فلاں شخص ہیں، انکا آج کل بڑا نام ہے اور سنا ہے بڑے اللہ والے ہیں بڑی انکی قربانیاں ہیں تو حضرت آپ کی انکے بارے میں کیا رائے ہے؟

اب جو رائے اس شخصیت کے بارے میں حضرت دینگے انکے تمام حلقے میں اسی کا اعتبار کیا جائے گا۔ اگر حضرت نے فرمادیا سرکار کا آدمی ہے تو اب خواہ وہ شخصیت وقت کی ابدال کیوں نہ ہو، بھلے ہی فرشتے اسکی راہوں میں پر بچھاتے ہوں لیکن حضرت کے فتوے کے بعد انکا پورا حلقہ اسکو سرکار کا ایجنٹ کہتا رہے گا۔

یہ وہ بیماری ہے جو سب سے زیادہ اس طبقے میں ہے جسکے تمام افراد کے ہاتھ میں حق کا علم ہے اور عجیب بات یہ ہے کہ ہر ایک کا علم ایک دوسرے سے مختلف ہے اور باوجود اسکے کہ سب کا تعلق ایک ہی مسلک سے ہے پھر بھی ہر ایک کا دعویٰ یہ ہیکہ بس اسکا علم ہی حق کا علم ہے۔ کاش! اگر یہ اپنی اناؤں کے علم کو سرنگوں کر لیتے تو خدا کی قسم حق کا علم انہیں کے ہاتھوں دنیا پر لہرا رہا ہوتا۔ کاش! اگر یہ اپنے دل و دماغ اور افکار و نظریات کی محدود (Finite) سرحدوں کو لامحدود (Infinite) کر دیتے تو آج بحر و بر اور صحراء و خلاء انکے نعروں سے گونج رہی ہوتیں۔ ایک دوسرے پر دشمن کا ایجنٹ ہونے کا فتویٰ لگانے کے بجائے اسلام کے دشمنوں پر توجہ دیتے تو انکی صفوں سے کیا تمام جگہوں سے دشمن کے ایجنٹوں کا خاتمہ ہو چکا ہوتا۔ دجال کے ان خطرناک دجل و فریب کو ذہن میں رکھ کر ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ جیسی عظیم ہستیاں رو پڑتی تھیں بہادر سے بہادر صحابہؓ رونے لگتے تھے۔

یہ انکا خوف آخرت تھا ورنہ انکے لئے کیا پریشانی ہو سکتی تھی جو اللہ کی جانب سے ہدایت یافتہ ہوں اور جنکی رہنمائی نور الٰہی سے کی جاتی ہو۔ فکر کا مقام تو ہم گناہگاروں کے لئے ہے لیکن افسوس ہم کبھی غور کرنے کی بھی تکلیف نہیں کرتے اور اس طرح مطمئن ہیں جیسے کوئی فتنہ ہے ہی نہیں۔

## دجال کے لئے عالمی اداروں کی تیاریاں

دجال اللہ تعالیٰ کی جانب سے ایک امتحان و آزمائش ہوگا تا کہ ایمان والوں کو پرکھا جائے کہ وہ اللہ کے وعدوں پر کتنا یقین رکھتے ہیں۔ سو جو اس امتحان میں کامیاب ہو جائے گا اس کے لئے اللہ نے بہت زیادہ درجات رکھے ہیں۔ اس لئے دجال کو ہر قسم کے وسائل دئے گئے ہونگے۔ جن میں شیطانی وسائل سے لیکر تمام انسانی و مادی وسائل شامل ہوں گے۔ دور جدید کی ایجادات

سائنسی تجربات وتحقیقات کے پس پردہ حقائق کا اگر ہم پتہ لگائیں تو یہ بات باآسانی سمجھ میں آجاتی ہے کہ یہ تمام کوششیں اسی ابلیسی مشن کو پورا کرنے کیلئے کی جارہی ہیں۔ یہاں ہم عالمی اداروں کی تیاریوں کا مختصر خاکہ پیش کرینگے تاکہ حالات کا کچھ اندازہ ہوسکے۔

## دجال اور غذائی مواد

دجال کے بارے میں حدیث میں آتا ہے کہ اسکے پاس بڑی تعداد میں غذائی مواد ہوگا۔ وہ جس کو چاہے گا کھانا دے گا اور جس کو چاہے گا فاقے کرائے گا۔ دنیا میں اس وقت غذائی اشیاء بنانے والی سب سے بڑی کمپنی نیسلے (Nestle) ہے۔ جو یہودیوں کی ملکیت ہے۔ اور اسکا مشن تمام دنیا کے غذائی مواد کو اپنے قبضہ میں کرنا ہے۔

یہ کمپنی اس وقت غذائی مواد، مشروبات (Beverages)، چاکلیٹ، تمام مٹھائیاں، کافی، پاؤڈر دودھ، بچوں کا دودھ، پانی، آئس کریم، تمام قسم کا غلہ، چٹنیاں، سوپ غرض کھانے پینے کی کوئی چیز ایسی نہیں جو یہ کمپنی نہ بنا رہی ہو۔ اور یہ مادی دنیا کھانے پینے کی اشیاء میں نیسلے کی محتاج ہے۔ [1]

## کاشت کار بمقابلہ دجال

جو لوگ دجال کی خدائی کو تسلیم کرنے سے انکار کردیں گے دجال ان سے ناراض ہوکر واپس چلا جائے گا اور پھر ان کی کھیتیاں سوکھ جائیں گی۔ اس بات کو کاشتکار حضرات آج کے دور میں بہت اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں۔ اس سے پہلے ایک لفظ کا مطلب سمجھتے چلیں۔ پیٹنٹ (Patent) یہ ایک قانون ہے جو مالک کی حق ملکیت کو ثابت کرتا ہے۔ نئی عالمی زرعی پالیسی،، جس کو کسانوں کی ترقی وخوشحالی میں انقلاب کا نام دیا جارہا ہے دراصل ان کے ہاتھ سے اناج کا ایک ایک دانہ تک چھین لینے کی سازش ہے۔

غذائی مواد کے بیجوں (seeds) کو پیٹنٹ کے ذریعے یہودی کمپنیاں کسی بیج کو Patent کرلیں تو پھر گویا وہ ان کی ملکیت ہوگیا۔ مثلاً پاکستانی چاول کو وہ کسی نام سے پیٹنٹ کرلیں تو ہمارا ہر کسان اس کمپنی سے باسمتی کا بیج خریدنے کا پابند ہوگا اگر وہ اپنا بیج بنائے گا تو اس پر جرمانہ اور جیل کی ہوا کھانی پڑے گی۔ چونکہ یہ بیج مصنوعی طور پر جینیاتی (Genetic) طریقے سے تیار کیا جاتا ہے اسلئے یہ بیج ایک سال ہی پیداوار اگا سکے گا۔ آئندہ سال پھر اگر باسمتی کاشت

---

حاشیہ [1] ملٹی نیشنل کمپنیوں کی تفصیل جاننے کے لئے ان پر لکھی گئی کتابوں کا مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔

کرنا ہو تو نیا بیج خریدنا پڑیگا۔ اس کے ساتھ دوائی بھی اسی کمپنی کی اس پر کام کرے گی۔ اور اگر کسی اور کمپنی کا اسپرے کیا تو فصل تباہ ہو جائے گی۔ نیز اس بیج سے تیار شدہ فصل غذا کے بجائے بیماری ہوگی۔ یہی وجہ ہے کہ قحط زدہ افریقی ممالک نے ان بیجوں سے تیار شدہ امریکی غذائی امداد لینے سے انکار کر دیا اور زیمبیا کے صدر نے یہاں تک کہا کہ "اپنے لوگوں کو دینے سے قبل ہمیں اسکی جانچ ضرور کرنی ہے، ہم زہریلی خوراک کھانے پر بھوک سے مرنے کو ترجیح دینگے"۔

دیکھنے میں تو یہ قانون بڑا سادہ نظر آتا ہے لیکن معاملہ جسکی لاٹھی اس کی بھینس والا ہے۔ اس قانون کا سہارا لے کر عالمی یہودی کمپنیوں نے دنیا کی تجارت پر کنٹرول کے بعد اب تمام دنیا کی پیداوار پر قبضے کے لئے یہ قانون بنایا ہے۔ تاکہ کل اگر کوئی انکی بات ماننے سے انکار کرے تو اس کو اناج کے دانے کے لئے محتاج بنا دیا جائے۔

پیٹنٹ بل کے ذریعے اس طرح دھیرے دھیرے وہ ہماری پیداوار پر قبضہ کرتے جارہے ہیں۔ جلد ہی وہ تمام دنیا کی پیداوار پر مکمل کنٹرول کرنا چاہتے ہیں۔ ہماری اس بات کو سمجھنے کے لئے آپ نئی زرعی پالیسیوں کا مطالعہ کیجئے یا پھر پنجاب کے کسانوں سے تفصیل دریافت کریں تو بات باآسانی سمجھ میں آجائیگی۔ دھیرے دھیرے ملک کے اندر غذائی مواد گندم چاول وغیرہ کی کاشت کی مسلسل حوصلہ شکنی کر کے اسکی کاشت کو کم کرایا جارہا ہے۔ کیا یہ المیہ نہیں کہ ہم ایک زرعی ملک ہونے کے باوجود گندم اور چینی درآمد کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں؟ آخر کیوں؟ اس سال صرف راجن پور ضلع میں گندم کی پیداوار ہدف سے لاکھوں من کم ہوگی۔ یہ حال صرف ایک ضلع کا نہیں بلکہ تمام ملک میں یہی صورتِ حال ہے۔ جسکی وجہ سے اس سال پاکستان کو پندرہ لاکھ ٹن گندم درآمد (Import) کرنی پڑی ہے۔ کیا یہ پوچھا جاسکتا ہے کہ یہ سب کس کے کہنے پر کیا جارہا ہے؟ آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک کے کہنے پر؟ لیکن دانشور تو کہتے ہیں کہ وہ ہمارے بہت ہمدرد ہیں ہمارے بچوں کو گھر گھر جا کر پولیو کے قطرے پلواتے ہیں تو آخر وہ ہمیں قحط زدہ کیوں بنانا چاہتے ہیں؟

غذائی مواد کو اپنے قبضے میں کرنے کے علاوہ یہودیوں کا تخریبی کام یہ ہے کہ جراثیمی ہتھیاروں (Biological Weopons) کے ذریعے وہ کسی بھی فصل کو تباہ کرنے کی صلاحیت بنا رہے ہیں اور کچھ بنا چکے ہیں۔

اور جو لوگ دجال کی بات مان لیں گے انکی فصلیں ہری بھری ہو جائیں گی۔ ممکن ہے دجال ان کو اس وقت پانی اور اسپرے دیدے تو ظاہر ہے ان کی فصلیں ہری بھری ہو جائیں گی۔

آپ ﷺ نے جو کچھ بیان کیا وہ ہر حال میں پورا ہو کر رہیگا خواہ ظاہری حالات ابھی اسکے مطابق ہوں یا نہ ہوں۔ لیکن اب تو حالات بھی نبی ﷺ کی احادیث کے مطابق ہوتے چلے جا رہے ہیں لہٰذا اب بھی ان خطرات سے غافل رہنا کہاں کی عقلمندی اور کہاں کا دین ہے؟

دجال کے پاس گرم گوشت کا پہاڑ ہوگا

نُعیم ابن حماد کی کتاب ''کتاب الفتن'' میں حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ کی روایت میں گذرا ومعه جبل من مرقٍ وعراق اللحم حارٌ لا يبرد کہ دجال کے پاس شوربے یا یخنی کا پہاڑ ہوگا، اور ایک پہاڑ اس گوشت کا جو ہڈی پر سے اتار کر کھایا جاتا ہے۔ایہ گرم ہوگا اور ٹھنڈا نہیں ہوگا۔اس وقت دنیا میں کھانے پینے کی چیزوں کو مختلف مراحل سے گذار کر محفوظ رکھنے کے لئے چھٹا کر کھایا جاتا ہے۔ ذریعے مستقل ایک عالمی ادارہ قائم ہے۔جو فوڈ پروسیسنگ اینڈ پریزرویشن (Food Processing And Preservation) کے نام سے 1809 سے کام کر رہا ہے۔اس ادارے کا کام کھانے پینے کی چیزوں کو جدید سے جدید طریقے سے ذخیرہ کرنے پر تحقیق کرنا ہے۔اس حوالے سے یہ ادارہ اب تک بہت سے مختلف طریقے ایجاد کر چکا ہے جن کا مشاہدہ آپ بازاروں میں روز کرتے رہتے ہیں۔

انھیں طریقوں میں سے بعض طریقے ایسے ہیں جن میں کھانوں کو ایک خاص درجہ حرارت پر گرم رکھ کر محفوظ کیا جاتا ہے۔ جن میں، سوپ، چٹنیاں، سبزیاں، گوشت، مچھلی اور ڈیری سے متعلق اشیاء شامل ہیں۔لہٰذا آپ ﷺ کا یہ فرمانا کہ وہ گوشت گرم ہوگا اور پھر یہ فرمانا ''ٹھنڈا نہیں ہوگا''۔ اپنے اندر بڑی گہرائی لئے ہوئے ہے۔

## عالمی ادارہ صحت (W.H.O)

ڈاکٹری انتہائی معزز اور قابل قدر پیشہ ہے ہسپتالوں میں آپ نے لکھا دیکھا ہوگا من احیاھا فکانما احیا النّاس جمیعا (جس نے ایک انسان کی جان بچائی گویا اس نے ساری انسانیت کی جان بچائی)۔لیکن اس پیشہ کی مثال بھی تلوار کے مانند ہے کہ تلوار اگر اللہ والوں کے ہاتھ میں ہو تو تمام انسانیت کے لئے رحمت کا کام دیتی ہے اور انسانیت کو تمام موذی امراض (انسانیت کے دشمنوں) سے بچاتی ہے لیکن اگر یہی تلوار بے دین اور اللہ کے دشمنوں کے ہاتھ میں چلی جائے تو انسانیت کی تباہی کا باعث بنتی ہے۔ڈاکٹری کے پیشہ کے ساتھ بھی آج یہی معاملہ ہے۔

---

حاشیہ: اعراق اللحم اس گوشت کو کہا جاتا ہے جو ہڈی پر لگا ہوتا ہے اور اس کو دانتوں کے ذریعے چھٹا کر کھایا جاتا ہے

عالمی ادارہ صحت کی باتوں کو میڈیا کے ذریعے اس طرح پیش کیا جاتا ہے جیسے یہ کوئی آسمان سے اتری وحی ہو کہ اس کی بات غلط ہو ہی نہیں سکتی۔ لیکن کیا آپ نہیں جانتے WHO کیا ہے؟ اسکے کرتا دھرتا کون ہیں؟ اسکو فنڈ کہاں سے ملتا ہے؟ اور اسکا بنیادی مقصد انسانیت کی خدمت ہے یا کچھ اور؟

یہاں ہم اتنا کہیں گے کہ یہ ادارہ سو فیصد یہودی ادارہ ہے۔ جس کا کام ان تمام چیزوں کی ایجاد ہے جو ابلیسی مشن میں یہودیوں کے لیے مددگار ثابت ہوں، خواہ وہ تخریبی (Destructive) ایجاد ہو یا تعمیری (Constructive)۔ یہاں بحث کو مختصر کرتے ہوئے صرف چند چیزوں کی طرف اشارہ کرینگے کہ WHO یہودی مفادات کے لیے کس طرح راہ ہموار کرتا ہے۔

قدرتی غذائی اشیاء اللہ نے انسانوں کی ضرورت کے لیے پیدا فرمائیں اور ہر خطہ میں ان کے مزاج موسم اور جغرافیہ کے اعتبار سے مختلف قسم کے پھل فروٹ اور سبزیاں اگائیں۔ یہ تمام چیزیں اس ملک کے باشندوں کی ملکیت تھیں اور وہ پیٹ بھرنے میں کسی کے محتاج نہیں تھے۔ اپنا اگاتے تھے اور اپنا کھاتے تھے۔ لیکن اللہ کی دشمن قوم یہود سے یہ برداشت نہ ہوا اور انہوں نے ان وسائل کو اپنے ہاتھ میں لینے کا پروگرام بنالیا۔ (بالکل اسی طرح جیسے اللہ کے نازل کردہ من وسلویٰ پر راضی نہ ہوئے تھے بلکہ معیشت کو اپنے کنٹرول میں لینے کے لئے انہوں نے سبزیوں اور دالوں کی اللہ سے فرمائش کی تھی تاکہ ذخیرہ اندوزی کر کے اپنی شری فطرت کا مظاہرہ کر سکیں)۔

اس کے لئے انھوں نے عالمی ادارہ صحت سے ایسے حکم نامے جاری کرائے جن میں قدرتی کھانے پینے کی چیزوں کو صحت کے لئے نقصان دہ قرار دیا گیا۔ جس کی وجہ سے دنیا دھیرے دھیرے قدرتی کھانے پینے کی چیزوں سے دور ہوتی چلی گئی اور ملٹی نیشنل کمپنیوں کی تیار کردہ غذائی اشیاء کا محتاج بن گئی۔ حالانکہ ملٹی نیشنل کمپنیاں جو کھانے پینے کی چیزیں تیار کرتی ہیں ان میں اکثر خراب اور غیر معیاری چیزیں استعمال کی جاتی ہیں۔ خصوصاً ترقی پذیر ممالک (Devloping Countries) کے لئے تو وہ کسی قانون کی پاسداری بھی نہیں کرتے۔

1997 میں سعودی وزارت تجارت نے امریکی ہڈسن فوڈ کمپنی پر جراثیم (Bacteria) سے متاثرہ گوشت کی فراہمی کا الزام لگاتے ہوئے اسکو بلیک لسٹ کردیا تھا۔ اس کے بعد مسقط حکومت نے بھی امریکہ سمیت تمام ممالک سے گوشت کی درآمد (Import) پر پابندی عائد

کردی۔ (بحوالہ ڈان 24 دسمبر 2004) یہودی ملٹی نیشنل کمپنیاں اسٹیل کے کارخانے لگا کر اس سے دولت کمانا چاہتی تھیں لہٰذا اس مال کے لئے منڈیوں کی تلاش کی گئی جہاں انکا تیار کردہ مال کھپ سکے۔ اسکے لئے بھی عالمی اداروں کی خدمات حاصل کی گئیں اور حکم نامہ جاری کرایا گیا کہ مٹی کے برتنوں میں کھانا نقصان دہ ہے۔ پھر کیا تھا جدید تعلیم یافتہ لوگوں کے لئے ان کی بات ماننا فرض کا درجہ رکھتا تھا بغیر اس کی حقیقت میں غور کئے ہوئے کہ اسکے پس پردہ اصل حقائق کیا ہیں؟

اس طرح انھوں نے گھروں سے مٹی کے برتنوں کا استعمال چھڑوادیا۔ پھر طرفہ تماشا یہ کہ جن مٹی کے برتنوں کو نقصان دہ اور از کار رفتہ (Old Fashioned) کہہ کر دیس نکالا دیا گیا تھا اب وہی مٹی کے برتن فائیو سٹار ہوٹلوں میں پہونچ چکے ہیں اور ان میں کھانے کا اپنا ہی ایک مزا بتایا جاتا ہے۔

لوگوں کے ذہن چونکہ مغربی میڈیا کے زہریلی اثرات سے بری طرح متاثر ہیں لہٰذا جو اہلِ مغرب کہتے ہیں بغیر غور وفکر کئے ہوئے اس کو تسلیم کرلیا جاتا ہے۔ خدارا آپنے اپنی جس عقل کو بی بی سی اور سی این این کے پاس گروی رکھ دیا ہے ان سے واپس لے لیجئے ورنہ اس کو بھی کسی دن ٹن پیک کر کے اور نیسلے کا لیبل لگا کر عالمی مارکیٹ میں بیچ دیا جائے گا۔

عقل کا نام جنوں رکھدیا جنوں کا خرد عالمی ادارہ صحت نے دجال کے لیے بہت سے معاملات میں راہ ہموار کی ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ اگر کسی کا اونٹ مرگیا ہوگا تو دجال اس کے اونٹ کی طرح بنا دے گا اور یہ واقعہ وہ ایک دیہاتی کو دکھلائیگا۔ یہ جادو بھی ہوسکتا ہے اور جینیاتی کلوننگ Genetic Cloning کے ذریعے بھی ہوسکتا ہے۔

اگرچہ حدیث میں یہ ذکر ہے کہ دجال کے حکم سے شیاطین دیہاتی کے ماں باپ کی شکل میں آجائینگے، اسکے باوجود کلوننگ کے عمل کو اس کی وجہ سے رد نہیں کیا جاسکتا۔ کیونکہ شیطان کا لفظ قرآن وحدیث میں انسانوں کے لئے بھی استعمال ہوا ہے۔ قرآن میں ہے وکذلک جعلنا لکل نبي عدوا شياطين الانس والجن الایہ ترجمہ: اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے لئے ایک دشمن بنایا انسان شیطان میں سے اور جن شیطان میں سے۔

آپ ﷺ نے فرمایا اے ابو ذرؓ! کیا تم نے انسان اور جن شیطان سے اللہ کی پناہ مانگی؟ حضرت ابوذرؓ نے پوچھا۔ کیا شیطان انسانوں میں سے بھی ہوتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں بلکہ انسان شیطان کا شر جن شیطان سے زیادہ ہوتا ہے[1]۔

---

حاشیہ [1] تفسیر قرطبی

مغرب کی تجربہ گاہوں میں انسانی کلوننگ کے حوالے سے مختلف تجربات کئے جارہے ہیں۔
اور ان میں سب سے خطرناک کوشش ایک ایسا انسان بنانے کی ہے جو طاقت کے اعتبار سے
ناقابلِ شکست، اور ذہانت میں اپنا ثانی نہ رکھتا ہو۔ اسکے لئے بنیادی کردار نیشنل جیوگرافک ادا کرتا
ہے جسکا کام جانوروں پر تحقیق ہے۔ بظاہر عام تفریحی نظر آنے والا یہ ادارہ ایسا نہیں جیسا نظر آتا
ہے۔ اسکے اصل مقاصد جینیاتی انسان اور ایک نئی قسم کی مخلوق ایجاد کرنے کی کوشش ہے۔ نیشنل
جیوگرافک کے تمام اخراجات یہودی برداشت کرتے ہیں۔

انہی عالمی طبی اداروں کے کہنے پر انکے فنڈ پر چلنے والی این جی اوز مسلم ممالک میں نسل کشی کر
رہی ہیں۔ سب کی آنکھوں کے سامنے انہی کے ہاتھوں سے مسلمانوں کی نسلوں کو تباہ کرایا جارہا
ہے۔ انکی ماؤں بہنوں اور بیٹیوں کی گودوں کو سونا کرایا جارہا ہے پھر بھی قوم جان بوجھ کر مجرمانہ
خاموشی اور غفلت برت رہی ہے۔

منصوبہ بندی کی مہم جس گھناؤنے انداز میں چلائی جارہی ہے، اس کا مقصد اس کے سوا اور کیا ہے کہ
زنا کاری وفحاشی کے راستے کی ساری رکاوٹوں کو ختم کردیا جائے۔

کیا قوم کو کچھ احساس ہے کہ یہودی اداروں کے فنڈ سے قوم کی نئی نسل کو نفسیاتی طور پر
مفلوج کرنے کی سازش کی جارہی ہے؟ قوم اتنی سادہ کیوں ہوگئی کہ اتنا بھی غور نہیں کرتی کہ اس
قوم کے دشمن کبھی ہمارا بھلا نہیں سوچ سکتے۔

جن یہودی سرمایہ داروں نے ہمارے ملک کی معیشت کو تباہی کے دہانے پر پہنچادیا، گندم
چاول اور گھی کی قیمتوں کو آسمان پر پہنچا کر قوم کے بچوں کے منہ سے نوالہ تک چھین لیا، عام دوائیوں
پر آئی ایم ایف اور عالمی بینک نے اتنے ٹیکس لگوادئے کہ ایک غریب آدمی ان دوائیوں کے
مقابلے موت کو پسند کرنے لگا، گلی گلی انٹرنیٹ کیفے کھول کر قوم کے کمسنوں کو فحاشی میں مبتلاء کرکے
، ذہنی اور جسمانی طور پر مفلوج (Paralytic) کردیا گیا، وہ عالمی یہودی ادارے ہماری قوم کے
اتنے ہمدرد ہوگئے کہ انھیں اس قوم کی نئی نسل کی فکر لگ گئی۔ آخر کیوں؟

اس وقت اللہ کے دشمنوں کے ذریعے انسانوں پر اور خصوصاً تیسری دنیا کے لوگوں پر جو
تجربات کئے جارہے ہیں انکی تفصیل پڑھکر انسانیت کے دشمنوں کی ذہنیت کا پتہ چلتا ہے کہ وہ
کس طرح سے انسانوں کے خلاف کام کررہے ہیں جسکے نتیجے میں آج انسان طرح طرح کی
بیماریوں میں مبتلاء ہے۔ نام نہاد مہذب دنیا کے شر سے نہ تو فضاء محفوظ ہے، نہ سمندر اور نہ ہی

زمین۔ قدرتی غذائی اشیاء کا استعمال طاقت کے زور پر ختم کرا کے انگریزی ادویات سے تیار شدہ گندم اور دیگر اشیاء تیار کرائی جا رہی ہیں جو بجائے غذا کے بیماری ہیں جراثیمی ہتھیاروں کے ذریعے پانی کے ذخائر کو تباہ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ پر فضاء مقامات پر پولن کے درخت (وہ درخت جس سے بہار کے موسم میں روئی کی طرح ایک چیز نکلتی ہے) لگا کر وہاں کی فضاء کو پولن سے زہر آلود کر کے لوگوں کو دمے کی بیماری میں مبتلاء کیا جا رہا ہے۔ پانی کے زیرِ زمین ذخائر ختم کرنے کے لئے لپٹس کے درخت لگائے گئے ہیں۔ اگر پتہ لگایا جائے کہ یہ کس ملک سے اور کس کے پیسوں پر درآمد کر کے لگوائے جاتے ہیں اور پھر کس کی نگرانی میں انکی دیکھ بھال کی جاتی ہے تو سب کچھ کھل کر سامنے آجائے گا کہ نام نہاد این جی اوز کس قدر ملک وملت دشمن سرگرمیوں میں ملوث ہیں۔

آپ کہہ سکتے ہیں کہ ان سب چیزوں کا دجال سے کیا تعلق ہو سکتا ہے؟ ان چیزوں کا دجال سے بہت گہرا تعلق ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ ایمان والے دجال سے قتال کرینگے جبکہ یہودی اور فاسق وفاجر لوگوں کی اکثریت اس کیساتھ ہو گی۔

لہٰذا دجال کے ایجنٹ مسلمانوں کو گناہوں کی طرف لگانا چاہتے ہیں۔ اور یہ حقیقت ہے کہ نیک سے نیک مسلمان کو بھی اگر مشکوک کھانا کھلایا جائے تو اس کے اثرات سب سے پہلے اس کے دل پر پڑتے ہیں۔ چنانچہ عالمی اداروں نے اس کی مکمل کوشش کی ہے۔ ملٹی نیشنل کمپنیوں کی تیار کردہ مصنوعی کھانے پینے کی اشیاء میں وہ کیمیکل شامل ہوتے ہیں جو انسانی جسم میں داخل ہو کر انسان کو فحاشی وعریانی کی طرف مائل کرتے ہیں۔ نیز ان کی قوت باہ کو متاثر کرتے ہیں۔ خصوصاً بچوں کے اعصابی نظام (Nervous System) کو بری طرح متاثر کرتے ہیں۔

اس وقت مسلمان ڈاکٹر حضرات پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ امت کو ان تمام خطرات سے آگاہ کریں، جو امت کو اس وقت عالمی کفر کی جانب سے درپیش ہیں۔ اگر چہ یہ وقت ایسا ہے کہ جب حق کہنے پر آگ اور جھوٹ کے آگے سر جھکانے پر ڈالر برس رہے ہیں۔ لیکن اگر کسی کو نبی کریم ﷺ کی حدیث پر مکمل یقین ہے کہ دجال کے وقت میں جو اسکی آگ ہو گی وہ حقیقت میں ٹھنڈا میٹھا پانی ہو گا۔ تو ڈاکٹر حضرات کو وہی اختیار کرنا چاہئے جو ان کے لئے فائدہ مند ہو۔

## معدنی وسائل

جہاں تک دنیا کے معدنی وسائل کا تعلق ہے اس وقت دنیا کے تمام معدنی وسائل پر

یہودیوں کا بالواسطہ یا بلاواسطہ (Directly or Indirectly) کنٹرول ہے۔

## دولت کا ارتکاز

حدیث میں آپ نے پڑھا کہ دجال کے پاس دولت کے بے شمار خزانے ہونگے۔ چنانچہ یہودی دنیا کی تمام دولت کو اپنے قبضے میں کر رہے ہیں۔ دنیا سے گولڈ اسٹینڈرڈ کا خاتمہ کر کے سونا اپنے قبضے میں لیکر دنیا کے ہاتھوں میں رنگ برنگی کاغذ کے ٹکڑے (نوٹ کرنسی وغیرہ) تھمادیئے گئے ہیں۔ جن کو یہودی غلامی میں جکڑی دنیا نوٹ یا دولت سمجھتی ہے (یہ خوش فہمی جلد دور ہو جائیگی) بلکہ اب تو وہ نوٹ بھی ان سے چھینے جا رہے ہیں اور پلاسٹک کے کارڈ تھمائے جا رہے ہیں۔ نادان پلاسٹک کارڈ (کریڈٹ کارڈز) ہاتھ میں پکڑ کر خود کو کروڑ پتی اور ارب پتی سمجھتا ہے۔ کمپیوٹر کے کی بورڈ پر بیٹھ کر اپنی انگلیوں کے اشاروں سے کروڑوں اور عربوں روپے کا حساب کتاب کرنے والا اس دن کیا کرے گا جب اپنی انگلیوں سے کی بورڈ کو پیٹتے پیٹتے تھک جائے گا لیکن اس کے آن لائن اکاؤنٹ کا کہیں کوئی پتہ سرا نہیں ہوگا۔

پہلے تو یہودیوں نے بڑی بڑی کمپنیوں کو اپنے قبضہ میں لیا اب وہ نچلی سطح پر آکر ہر شہر میں اپنے بڑے بڑے شاپنگ پلازے بنا رہے ہیں۔ جہاں 25 پیسے کی ٹافی سے لیکر لاکھوں روپے تک کا سامان دستیاب ہوتا ہے۔ اس طرح اب وہ دنیا کی بچی کھچی دولت بھی اپنے ہاتھوں میں لینا چاہتے ہیں۔ عالمی بینک اور آئی ایم ایف: ان دونوں اداروں نے ابھی تک دنیا کی دولت کو اس انداز میں لوٹا ہے کہ لٹنے والی قوموں کے نام نہاد دانشور، ان اداروں کو قوموں کا محسن ثابت کرتے رہے ہیں۔ یہ دونوں سو فیصد یہودی ادارے ہیں۔ جنکا مقصد مالی نظام کے ذریعے ساری دنیا کے، سیاسی، سماجی، عسکری، تجارتی، تعلیمی اور پانی کے نظام کو کنٹرول کرنا ہے۔

اگر یہ کہا جائے تو غلط نہ ہوگا کہ ان دونوں اداروں نے ساری دنیا کو اس وقت اپنا غلام بنایا ہوا ہے۔ اور مختلف ممالک میں تعمیر و ترقی (یا قوموں کو غلام بنانے) کے پروگرام یہیں طے پاتے ہیں۔ اس مالی نظام کے ذریعے ان اداروں نے مختلف مسلم ممالک کو کتنی ہی مرتبہ گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کیا ہے۔ اگر دجال کے مالی فتنے کو کوئی اچھی طرح سمجھنا چاہتا ہے تو اس کو چاہئے کہ وہ عالمی بینک اور آئی ایم ایف کے قرضے جاری کرنے کے طریقوں اور ان قرضوں کی ادائیگی کے بارے میں معلومات حاصل کرے۔

## عالمی ادارہ تجارت W.T.O
## ڈبلیوٹی او(World Trad Organization)

دنیا کی بچی کھچی تجارت ومعیشت پرڈاکہ ڈالنے کے لئے عالمی ڈاکوؤں کاایک گینگ بنایا گیا، جسکا کام دنیا کے اندر پھیلی چھوٹی صنعتوں (Small Industries) کو قوت کے ذریعے تباہ کر کے، ان میں لگے لاکھوں مزدوروں کو بے روزگار کر کے، غریبوں کے منہ سے آخری نوالہ تک چھین کر، ان کو سسک سسک کر مرنے پر مجبور کرنا تھا، پھراس گینگ کو ''تہذیب وشائستگی'' کالبادہ اوڑھا کراس کو'' ڈبلیوٹی او'' کانام دیدیا گیا۔

یہ اتنا سنگ دل اور بے رحم ادارہ ہے، جس کے ظلم کے اثرات غریبوں، مرض سے بلکتے بیماروں اور کمزور انسانوں پر پڑنے والے ہیں۔ کیونکہ اسکا سب سے زیادہ اثر زراعت، صحت اور تعلیم پر پڑتا ہے۔

ڈبلیوٹی او نے پاکستان پر اپنے اثرات دکھانے شروع کردیئے ہیں، اور سب سے پہلے ٹیکسٹائل کی صنعت متاثر ہونا شروع ہوئی ہے۔ اور برآمدات میں کمی واقع ہونا شروع ہوگئی ہے۔ پاکستان میں 27 لاکھ ایکڑ رقبے پر ہونے والی گنے کی فصل کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہے گی، کیونکہ زیادہ گنا پیدا کرنے والے ممالک کی جانب سے عالمی مارکیٹ میں کم قیمت پر چینی فراہم کی جائیگی۔ جسکی وجہ سے پاکستان کی 77 شوگر ملیں بند ہوجائیں گی جس کے نتیجے میں ہزاروں مزدور بے روزگار ہوجائیں گے۔

## افرادی وسائل(Human Resources)

دیگر وسائل کے ساتھ ساتھ یہودیوں نے اپنے دشمنوں کے افرادی وسائل کو بھی مفلوج کر دیا ہے یا اپنے ملک میں بلاکر انکو اپنے لئے استعمال کررہے ہیں۔

وہ علماء ہوں یادانشور، یہودی ان میں سے ہر ایسے افراد پر نظر رکھتے ہیں جو ذہنی صلاحیتوں کے مالک ہوتے ہیں۔ جس دماغ کو وہ خرید نہیں سکتے انکی کوشش اسکو تباہ کرنے کی ہوتی ہے اس وقت میں علماءحق کا قتلِ عام اسی سلسلے کی کڑی ہے۔

## دجال اور عسکری قوت

دنیا کا خطرناک سے خطرناک ہتھیار اس وقت یہودیوں کے پاس موجود ہے اور اس میدان

میں مزید تجربات جاری ہیں۔ان میں سب سے زیادہ خطرناک جراثیمی ہتھیار ( Biological Weapons ) ہیں، جس کی تیاری میں ''بِڈس'' (BIDS) ( Biological Integrated Detection System ) نامی مشین استعمال ہوتی ہے۔انکی کی کوشش ایک ایسا جراثیمی ہتھیار بنانے کی ہے جو خاص افراد پر اثر کرے۔یعنی اگر وہ اپنی کسی مخالف قوم، قبیلے یا نسل کو ختم کرنا چاہیں، جبکہ اس علاقے میں انکے ایجنٹ بھی رہتے ہوں، تو یہ ہتھیار صرف انکے دشمنوں پر ہی اثر کریں اور انکے دوست بچ جائیں۔

دوسری جانب یہودیوں کی مکمل کوشش یہ ہے کہ ہر اس قوت کو غیر مسلح (Disarmed) کردیا جائے جہاں سے ذرا بھی دجال کی مخالفت کا امکان موجود ہو۔افغانستان اور عراق کا یہی جرم تھا۔

## پاکستان کا ایٹمی پروگرام اور سائنس دان

یہودی نفسیات کا مطالعہ ہمیں یہ بتاتا ہے کہ یہودی دو قسم کے لوگوں کو کبھی معاف نہیں کرتے۔ایک اپنے دشمنوں کو اور دوسرے اپنے محسنوں کو۔پاکستان کے ایٹمی پروگرام کے بانی ڈاکٹر عبدالقدیر خان یہودیوں کے نزدیک وہ شخص ہیں جنھوں نے پاکستان جیسے مسلم ملک کے لئے ایٹم بم بنا کر براہ راست یہودیت کے منصوبوں کے راستے میں بہت بڑی دیوار کھڑی کردی تھی۔یہ ایسی دیوار تھی کہ اسکو ڈھائے بغیر یہودی کبھی بھی اپنے عالمی منصوبوں کو عملی جامہ نہیں پہنا سکتے تھے،لہٰذا یہ ناممکن تھا کہ وہ ڈاکٹر خان کے اس ناقابلِ معافی ''جرم'' کو نظر انداز کردیتے،سو ڈاکٹر قدیر کو اس جرم کی سزا دینے کے منصوبہ پر 1990 ہی سے عمل شروع کردیا گیا،اور اسکے لئے وہ جسکو استعمال کرسکتے تھے اسکو استعمال کیا۔

2000 میں سی آئی اے کے ڈپٹی چیف نے دورہ بھارت کے دوران بھارتی ایٹمی سائنسداں اور موجودہ صدر ڈاکٹر عبدالکلام سے کہا تھا کہ آپکا نام تاریخ میں سنہرے حرفوں سے لکھا جائیگا لیکن پاکستانی ایٹمی سائنسدان ڈاکٹر اے کیو خان کو گلی کوچوں میں رسوا ہونا پڑیگا۔

اس بحث میں پڑے بغیر کہ ایٹمی ٹیکنالوجی کی منتقلی کی حقیقت کیا ہے اگر اس وقت یہودیوں کی تیاریوں اور پاکستان کے بارے میں امریکہ بھارت اور اسرائیل کے گٹھ جوڑ کا مطالعہ کیا جائے تو صورتِ حال بالکل واضح ہوجاتی ہے، کہ پاکستان کے خلاف تاریخ کی بھیانک سازش اپنے آخری دور میں داخل ہوچکی ہے۔یہ سارا ڈرامہ خود یہودیوں اور انکے ایجنٹوں کا پیدا کردہ ہے۔ اچانک ایٹمی ٹیکنالوجی کی منتقلی کے مسئلہ پر خاموشی چھا چکی ہے،اور خوابوں کی جنت میں رہنے کے

عادی لوگ خوش ہوگئے ہیں، کہ طوفان کا خطرہ ٹل چکا ہے۔

بھارت کے ساتھ یک طرفہ دوستی سے لیکر سائنسدانوں کی ڈی بریفنگ اور سی ٹی بی ٹی تک اس سب کا مقصد یہی ہے کہ پاکستان کو مکمل طور پر غیر مسلح کر دیا جائے اور یک بارگی حملہ کر کے اکھنڈ بھارت کے خواب کو پورا کیا جائے تا کہ اس خطہ سے مکمل دجال مخالف قوتوں کا خاتمہ ہو سکے۔ قرآن کریم نے کافروں کی اس چال سے مسلمانوں کو ہوشیار کیا ہے۔ ارشاد ہے وَدَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ تَغْفُلُونَ عَنْ أَسْلِحَتِكُمْ وَأَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيلُونَ عَلَيْكُم مَّيْلَةً وَاحِدَةً

ترجمہ: اور کافروں کی یہ دلی خواہش ہے کہ وہ تمہیں تمہارے اسلحہ اور (جنگی) سامان سے غافل کر دیں سو (جب تم غیر مسلح ہو) تم پر یک بارگی حملہ آور ہو جائیں۔

ایک جملہ بش کی زبان سے آپ نے بار بار سنا ہوگا کہ ''لیبیا اپنے خطرناک ہتھیار تلف کر کے عالمی برادری میں شامل ہوگیا ہے۔ اور اب امن عالم کو لاحق خطرات میں سے ایک خطرہ کم ہوگیا ہے۔ یعنی کسی دجال مخالف قوت کا غیر مسلح ہو جانا گویا اسکا عالمی برادری میں شامل ہو جانا ہے۔ اور پھر یہ عالمی برادری کیا ہے اس سے کونسی عالمی برادری مراد ہے اور اسکی تعریف انکے نزدیک کیا ہے؟ [۱] دراصل یہ وہ عجیب وغریب یہودی اصطلاحات ہیں جو یہودی آئے دن اپنی طرف سے گڑھتے رہتے ہیں۔ جنکے وہ خاص معنی مراد لیتے ہیں جبکہ نادان دنیا انکو ظاہری معنیٰ میں استعمال کر رہی ہوتی ہے۔

## عالمی برادری

اس سے مراد یہودی برادری یا اسکی حلیف قومیں ہیں۔ یہود مخالف قومیں عالمی برادری نہیں بلکہ وہ انسانی برادری سے خارج ہیں، جو کہ انسانیت کے لئے خطرہ ہیں جسکو دوسرے الفاظ میں بین الاقوامی تحدیات یا (International threats) کہا جاتا ہے۔ چنانچہ جب عالمی میڈیا کی جانب سے یہ کہا جاتا ہے کہ افغانستان اور عراق کی صورتِ حال پر عالمی برادری کو تشویش ہے، تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ان جگہوں پر یہودی مفادات کو خطرہ ہے۔ لہٰذا یہودی برادری کو اس پر تشویش ہے۔

## عالمی امن

اس سے مراد ایک ایسی دنیا جہاں یہودیوں کے عالمی منصوبے وسیع تر اسرائیل کے قیام اور

---

حاشیہ [۱] کفر کی عسکری تیاریوں کے بارے میں دیکھیں اسلام اور اکیسویں صدی کا چیلنج۔ مصنف اسرار عالم دہلی

ہیکلِ سلیمانی کی تعمیر میں کوئی قوت رکاوٹ نہ ہو۔ اسی امن کو حاصل کرنے کے لئے افغانستان کو خون کے سمندر میں ڈبو دیا گیا اور اسی امن کی تلاش میں عراق کے معصوم بچوں کی زندگیوں کو چھین لیا گیا۔ یہی امن مشن ہے جسکا رخ اب پاکستان کی جانب ہوا ہے اور ہمیں مجبور کیا جا رہا ہے کہ ہم خود کو بھارت کے سامنے جھک کر اپنی غیرت اور مستقبل کا فیصلہ برہمن پر چھوڑ دیں۔

اب یہ بات سمجھ میں آجانی چاہئے کہ صرف مسلم ممالک کو ہی غیر مسلح کیوں کیا جا رہا ہے جبکہ بھارت کو ہر طرح سے مسلح کیا جا رہا ہے۔ اسلئے کہ بھارت کا مسلح ہونا عالمی امن کے لئے ضروری ہے اور پاکستان کا مسلح رہنا عالمی امن کے لئے خطرہ ہے۔ اسکے علاوہ بہت ساری اصطلاحات ہیں جو یہودی خاص معنیٰ میں استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً انسانی حقوق، عالمی سلامتی، دہشت گردی، انصاف، آزادی نسواں وغیرہ۔ انکو سمجھنے کے لئے ہمیں یہودیوں کے منصوبوں کو سمجھنا ہوگا ورنہ قیامت تک ہم امن وسلامتی اور اس جیسی اصطلاحات کا رونا روتے رہینگے۔

جب تک ہم ان یہودی اصطلاحات کو نہیں سمجھیں گے اس وقت تک ہماری سمجھ میں یہ نہیں آسکے گا کہ امریکہ اور دیگر یہود نواز قوتیں اپنے پاس مہلک ہتھیاروں کے ڈھیر لگائے جا رہی ہیں اور مسلم ممالک سے سب کچھ چھینا جا رہا ہے۔ مشرقی تیمور کو آزاد کرایا جاتا ہے جبکہ فلسطین وکشمیر میں ظالموں کی مدد کیجاتی ہے۔ ایک یہودی کے مرنے پر دنیا چیخ پڑتی ہے اور امتِ مسلمہ کے خون سے دریا سرخ کردئے جاتے ہیں تو کسی کو انسانی حقوق یاد نہیں آتے۔ یہودیوں کی اس مکاری کی جانب قرآن کریم نے اشارہ فرمایا ہے:

"یا ایہا الذین آمنوا لا تقولوا راعِنا وقولوا انظُرنا

ترجمہ: اے ایمان والو! راعِنا نہ کہا کرو اور انظرنا کہا کرو۔

## پاک بھارت دوستی

اس وقت یہودی قوتوں کا سارا زور جنوبی ایشیاء کی جانب ہے۔ چونکہ صیہونی طاقتیں جانتی ہیں کہ عالم اسلام میں عراق کے بعد اب پاکستان ہی کے پاس عسکری قوت ہے۔ پھر پاکستان میں موجود جذبہ جہاد جو انکے نزدیک ایٹم بم سے زیادہ خطرناک ہے جو آگے چل کر اس لشکر کا حصہ بن سکتا ہے، جو دجال کے خلاف حضرت مہدی کی حمایت کیلئے خراسان سے نکلے گا۔

ان سب باتوں کو ذہن میں رکھ کر دجالی قوتوں نے سب سے پہلے پاکستان کے نظریاتی اور جغرافیائی دفاع طالبان کو ختم کیا اور اب پاکستان سے بھارت کی دوستی کرا کر اور مسئلہ کشمیر کو بھارت

کی مرضی سے حل کرا کر پاکستان پر دباؤ ڈالا جائیگا کہ اب آپ کو ایٹم بم کی کوئی ضرورت نہیں لہذا اب اپنی اقتصادی (Economical) حالت بہتر بنانے پر توجہ دیں اور ملک کو غیر عسکری (Demilitirize) کر کے اپنی افواج بھی ختم کریں۔

اس منصوبے پر عمل درآمد شروع ہو چکا ہے۔ برہمن کا دیرینہ خواب اکھنڈ بھارت اب ایک خوبصورت پیکج کی شکل میں سامنے آرہا ہے۔ واجپائی کی جانب سے مشترکہ کرنسی اور ایڈوانی کی جانب سے کنفیڈریشن کی پیش کش اسی سلسلہ کی کڑیاں ہیں۔ نیز پاکستان میں رہ کر برہمن سے محبت کرنے والی این جی اوز، اور ہندو بنیئے کے ٹکڑوں پر پلنے والے غدار ملت وغدار وطن وہ دانشور جنھوں نے اپنا قبلہ وکعبہ بھارت کو بنالیا ہے، وہ اس سازش میں پیش پیش ہیں۔

ہمارا حکمران طبقہ بہت خوش ہے کہ ہماری خارجہ پالیسی کی وجہ سے مسئلہ کشمیر اب توجہ کا مرکز Flash Point بن چکا ہے اور امریکہ اس پر بہت توجہ دے رہا ہے۔ لیکن وہ یہ بھول رہے ہیں کہ امریکہ کا توجہ دینا ہماری خارجہ پالیسی کا نتیجہ نہیں بلکہ یہود وہنود کی خارجہ پالیسی کا نتیجہ ہے مسئلہ کشمیر ہمارے مفادات سامنے رکھ کر حل نہیں کرایا جائیگا بلکہ یہود وہنود کے مشترکہ مفاد کے تحت اس مسئلہ کو حل کرایا جائیگا۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ عراق وافغانستان کے بعد اب صیہونیت (Zionism) کے منصوبوں کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ایٹم بم، اور جذبہ جہاد سے آراستہ پاکستان ہے۔ جس کو وہ ہر قیمت پر اپنے راستے سے ہٹانا چاہتے ہیں۔ تاریخ اس قسم کی مثالوں سے بھری پڑی ہے۔ حالیہ مثال عراق کی آنکھوں کے سامنے ہے۔ پہلے اسکو غیر عسکری کیا گیا اسکے بعد اس کو اپنے قبضے میں لے لیا گیا۔

ہم لالو پرشاد یادو کو بلا کر استقبال کریں یا ناچنے گانے والے بھانڈوں کو قوم کا نمائندہ بنا کر بھارت بھیجیں، برہمن کے منہ میں رام رام آنے کا صاف مطلب یہی ہے کہ لالہ جی کی بغل میں چھری بھی چھپی ہوئی ہے۔ اسکی واضح دلیل بھارت کا روس سے طیارہ بردار بحری بیڑا خریدنا، پولینڈ سے ہتھیاروں کی خرید، اسرائیل سے جدید راڈار سسٹم اور اب امریکہ سے ایف سولہ کی بات کرنا، امریکہ اور اسرائیل کا بھارت کو پاکستان کا ایٹمی پروگرام جام کرنے کے آلات فراہم کرنا ہے۔

بھارتی میڈیا اور عالمی میڈیا کی جانب سے دونوں ملکوں کے درمیان پیار ومحبت کا راگ الاپنے کا اس کے سوا کوئی اور مقصد نہیں کہ ہمارے جوانوں کو بھارتی اداکاراؤں کی زلفوں کا اسیر

بنادیا جائے۔ کشمیری مجاہدین کو پاکستان سے بدظن کر دیا جائے، کشمیر میں پھنسی بھارتی فوج کو فارغ کیا جائے پاکستانی فوج کو غیر مسلح کرا دیا جائے۔ یہی برہمن کی خواہش ہے۔

کہتے ہیں اس خطے کو پر امن بنانے کے لئے ایسا کرنا ضروری ہے......کیا خوب دلیل ہے....بھارت کو فالکن راڈار، جدید طیارے، بحری بیڑے اور ہمارے ہاتھ میں ایک کلاشکوف بھی گوارہ نہیں۔ بھارت باڑ لگائے......لائن آف کنٹرول پر کیمرے، سینسر (Sensor) اور الارمنگ سسٹم نصب کرے......اور ہم اپنا دفاعی بجٹ بھی کم کر دیں۔

اس نازک صورتِ حال کو سامنے رکھتے ہوئے ملک وملت کا دفاع کرنے والے اداروں کو ہر حال میں ملکی دفاع کو مضبوط کرنا چاہئے اور دشمن اور دوست کا تعین اپنے ملکی مفاد کو سامنے رکھ کر کرنا چاہئے نہ کہ کسی اور کے مفاد کو سامنے رکھ کر۔ اسلئے کہ بہادر اور غیور قومیں اپنے رب پر اور اپنے بازوئے شمشیر زن پر ہی بھروسہ کیا کرتی ہیں۔ یہی دنیا میں خود کو منوانے کا اصول ہے اور یہی قانونِ فطرت ہے۔ علامہ اقبال نے فرمایا۔

میں تجھ کو بتاتا ہوں تقدیر امم کیا ہے<br>
شمشیر و سناں اول طاؤس و رباب آخر

## پاک اسرائیل دوستی

ملک کا روشن خیال طبقہ (درحقیقت تاریک خیال طبقہ) کہتا ہے کہ جب عرب ممالک نے اسرائیل کو تسلیم کر لیا تو ہم کیوں فلسطین کے درد میں مرے جاتے ہیں کہ اسرائیل کو دشمن بنائے رکھیں۔ یہ وہ طبقہ ہے جس نے ہر دور میں ملک وملت کی پیشانی پر ذلت کی کالک ملی ہے۔ ڈالروں کی منڈی میں اپنی غیرت، عزت، ضمیر اور وقار نیلام کرنے والا یہ ٹولا ساری قوم سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ وہ بھی ان جیسے ہو جائیں۔

ہائے افسوس......انکی مثال ایسی ہے جیسے کسی مردار کو بہت سارے گدھ مل کر نوچ رہے ہوں اور شاہین کا کوئی بھوکا بچہ شاہین سے کہے......ہم کو بھی وہ گوشت کھلاؤ......وہ سارے پرندے بھی تو اس گوشت کو کھا رہے ہیں تو شاہین....اپنے بچے سے یہی کہے گا۔

اے طائر لاہوتی اس رزق سے موت اچھی<br>
جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

یہ سن کر شاہین بچہ یقیناً سمجھ جائیگا اور بھوکارہ کر مرنا تو گوارہ کر لے گا لیکن کبھی مردار کو نہیں کھائے گا۔کیونکہ اس کو پتہ ہے کہ اس کی پرواز اسکی شان اور اسکا وقار ہے۔اس کو اس بات کا شعور ہے کہ میری پرواز ہی میری زندگی ہے۔لیکن جن نادانوں کو اڑنا ہی نہ آتا ہو، جنکی سوچ کی پرواز وائٹ ہاؤس کے گنبد کے ارد گرد ہی چکر کاٹتی ہو، وہ بھلا آسمان کی بلندیوں اور پہاڑوں کی چٹانوں کی اہمیت کو کیا سمجھیں گے، جنکے پروں کو اقتصادیات و معاشیات کی قینچی سے کاٹ کر قوت پرواز سے محروم کردیا گیا ہو، تو وہ گدھوں کو مردار میں منہ مارتا دیکھ کر خود بھی ان میں شامل ہو جائینگے کہ انکے نزدیک پیٹ بھر جانے کا نام ہی کامیاب زندگی ہے۔جنکی آنکھوں پر ڈالر کی دجالی آنکھ (جو ڈالر پر بنی ہوتی ہے) لگ گئی ہو، جنکے ضمیر گرین کارڈ کی منڈی میں نیلام ہو چکے ہوں، جنکا طواف کفر کے ایوانوں میں ہوتا ہو، جو چند کھوٹے سکوں کے عوض اپنے وطن کو دشمنوں کے حوالے کر دیتے ہوں، بھلا وہ نادان کیا جانیں کہ اسرائیل کو تسلیم کرنے میں کیا نقصان ہے؟ پھر انکو کیا پتہ ہوگا کہ پاکستان کس چیز کا نام ہے؟

## دجال اور جادو

دجال کے پاس تمام شیطانی اور جادوئی قوتیں ہونگی۔ جادو کو ابھی سے ایک نئے انداز میں متعارف کرایا جارہا ہے۔ بڑے شہروں میں باقاعدہ جادو کے اسٹیج شو منعقد کرائے جارہے ہیں۔

## میڈیا کی جنگ

مغربی میڈیا کے بارے میں خلیفہ عبدالحمید ثانی نے فرمایا تھا۔یہ ذریات الشیطان (شیطان کی اولاد) ہیں۔اور واقعی درست فرمایا تھا۔اس وقت اگر وہ ہوتے تو اسکو دجال کی آنکھ اور آواز کا نام دیتے۔

دجال عربی کے دَجَل سے نکلا ہے۔دجل کے معنیٰ ڈھانپ لینے کے ہیں۔دجال کے معنیٰ بہت زیادہ ڈھانپ لینے والا۔دجال کو دجال اسی لئے کہا جاتا ہے کہ وہ اپنے جھوٹ اور فریب کے ذریعے حقیقت کو ڈھانپ لے گا۔وہ اپنے دجل و فریب سے بڑے بڑے لوگوں کو بہکا دے گا۔اور لوگ دیکھتے ہی دیکھتے ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔

مغربی میڈیا کا کردار بھی کچھ ایسا ہی ہے۔جس حقیقت کو یہ دنیا کی نظروں سے چھپانا چاہتے ہیں اس پر شکوک و شبہات کی اتنی چادریں چڑھا دیتے ہیں کہ لوگ اسکی تہہ تک پہونچ ہی نہیں پاتے۔جبکہ جس بات کو یہ ثابت کرنا چاہیں اس کو جھوٹ کے ہزاروں خوبصورت غلافوں میں لپیٹ

کر ثابت کردیتے ہیں۔

مثلاً اگر وہ آج یہ خبر دیں کہ پورا آسٹریلیا سمندر میں ڈوب گیا ہے تو اس میڈیا پر ایمان رکھنے والی بیچاری دنیا کے لئے ماننے کے علاوہ کوئی چارہ کار نہیں ہوگا۔

عالمی میڈیا دجال کی خبر اور اسکی خدائی کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچائے گی۔ اور اسکو اس طرح بیان کرے گی جیسے ساری دنیا اسکی خدائی کو تسلیم کر چکی ہو، اور ہر طرف امن وامان اور خوشحالی کا دور شروع ہو گیا ہو۔ نیز جیسا کہ ہسٹن کا قول پیچھے نقل کیا گیا کہ دجال کی خبر عالمی پریس کانفرنس کے ذریعے نشر کی جائے گی جسکو تمام دنیا میں سیٹلائٹ کے ذریعے دیکھا جاسکے گا۔

اسکے لئے وہ دو طرح کے انتظامات کر رہے ہیں ایک تو ہر جگہ بجلی پہنچانا، تاکہ ہر جگہ ٹی وی پہونچ جائے، اور دوسرا ٹیلی مواصلاتی نظام (ٹیلی فون، موبائل، انٹرنیٹ وغیرہ) کو انتہائی آسان اور سستا کرنا، تاکہ تمام دنیا ایک عالمی گاؤں (Global village) میں تبدیل ہو جائے۔ اور ہر خبر دنیا کے اکثر انسانوں تک فوراً پہونچ سکے۔ اسی لئے اب دور دراز کے علاقوں میں ٹیلی فون لائن دیجائے گی بلکہ وائرلیس نظام کو جلد متعارف کرایا جائے گا۔ اسی طرح اہم خبریں یا بریکنگ نیوز (Breaking News) ہیں جو کسی بھی واقعہ کو فوراً دنیا میں پھیلا دیتی ہیں۔

ٹیلی فون، موبائل اور ٹیلی ویژن وغیرہ اگر عوام استعمال کرنا چھوڑ دیں تو یہ عالمی یہودی قوتوں کی ایسی مجبوری ہے کہ وہ پھر ان چیزوں کو مفت تقسیم کرینگے اور استعمال کرنے پر انعامی اسکیموں کا اعلان کیا جائے گا۔[۱]

## موجودہ دور اور صحافیوں کی ذمہ داری

جیسا کہ بتایا گیا کہ دجال کے فتنے میں حقیقت سے زیادہ جھوٹ اور فریب ہوگا۔ اور اس کو پھیلانے کا بڑا ذریعہ میڈیا ہے۔ لہٰذا ہر وہ صحافی جو خود کو محمد عربی ﷺ کا غلام سمجھتا ہے، اور فتنہ دجال سے محفوظ رہنا چاہتا ہے، اس کو ہر حال میں دجالی قوتوں کے جھوٹ و فریب کے خلاف اپنا قلم اور اپنی زبان استعمال کرنی چاہئے۔ تمام دنیا کی کفریہ میڈیا اسلام کے خلاف زہر اگل رہی ہے، اور اپنے باطل نظام کو امن و انصاف کا نظام ثابت کرنا چاہتی ہے، تو کیا مسلمان صحافی برادری صرف اس لئے اپنے دین اور مذہب کا مذاق برداشت کرے گی کہ اگر اس نے قلم اٹھایا تو اس کی نوکری چلی جائے گی؟

---

حاشیہ [۱] ان کے کرتوت جاننے کیلئے ملاحظہ ہو مغربی میڈیا کا اسلامی بم

کیا اس کا مطلب وہی ہے جو دجال آکر کہے گا کہ میری بات مانو ورنہ رزق بند کر دونگا؟ اگر ایک لکھنے والے کا قلم حق لکھنے کی پاداش میں توڑ دیا جائے' باطل کا خوف اسکے قلم کی رگوں میں دوڑ نے والی سیاہی کو منجمد کرنے لگے تو ایسے وقت میں حق لکھنے والے اپنے جگر کے لہو کو سیاہی اور انگلیوں کو قلم بنا کر اپنا فرض ادا کیا کرتے ہیں۔

متاعِ لوح و قلم چھن گئی تو کیا غم ہے

کہ خونِ دل میں ڈبولی ہیں انگلیاں میں نے

اور اگر باطل کے خوف سے اس کا قلم لرزنے لگے اور دولت کا لالچ تقدس (Sanctity) کو پامال کرنے لگے تو پھر اسکو اپنا قلم توڑ کر جنگلوں اور بیابانوں میں نکل جانا چاہیے تا کہ اسکا قلم اسکے ضمیر کے خلاف کچھ لکھنے کے جرم میں ملوث نہ ہو پائے، اور دجال کو مسیحا اور مسیحا کو دجال لکھنے سے بچ سکے۔ یہ جنگ نہ تو کسی تنظیم کی ہے، نہ کسی ایک ملک کی، اور نہ ہی کسی ایک طبقے کی۔ بلکہ یہ جنگ محمدِ عربی ﷺ کے غلاموں اور ابلیس کے غلاموں کے درمیان ہے۔ اور کسی ایک شعبے میں نہیں اس وقت ہر شعبہ میں یہ جنگ جاری ہے۔ لہٰذا ابلیس کے غلام تو وہی کر رہے ہیں جو وہ ہمیشہ سے کرتے آئے ہیں، لیکن کیا محسنِ انسانیت ﷺ کے غلام، کعب بن اشرف کی اولاد کو، اپنے پیارے نبی کے دین میں گستاخی کرتے ہوئے دیکھ کر خاموش رہ پائیں گے؟

جب کعب بن اشرف یہودی اور دیگر اسلام دشمن شاعر رحمۃ للعالمین ﷺ کی شان میں گستاخی کیا کرتے تو آپ ﷺ کی جانب سے شاعرِ اسلام حضرت حسان بن ثابتؓ اشعار میں جواب دیا کرتے تھے۔

اگر چہ اس وقت ہر شعبہ کی طرح صحافت میں بھی حق پر جمے رہنے والے کم ہی نظر آتے ہیں لیکن وہ کم نہیں ہیں انکے ساتھ ہزاروں نہیں لاکھوں مظلوموں، شہداء کے وارثوں اور ان نوجوانوں کی دعائیں ہیں جن کی دعائیں اللہ کبھی رد نہیں کرتا۔ ایمان والے جب ان کالم نگاروں کے کالم پڑھتے ہیں، جو آج بھی حضرت حسان ابن ثابتؓ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے کعب بن اشرف یہودی کی اولاد کو جواب دے رہے ہیں، تو دل کی گہرائیوں سے ان کے لئے یہی دعائیں نکلتی ہیں کہ یا اللہ تو ان کو ہمیشہ حق پر استقامت دینا اور ظالموں کے شر سے ان کی حفاظت فرمانا۔

ہم پہلے بھی لکھ چکے ہیں کہ اپنے نظریات اور اصول بیچ کر جسم خاکی کو بچانے والے تاریخ کا سیاہ باب بنے، اور جو اپنی جان دیکر اپنے اصول و نظریات بچا گئے آج بھی قوم کا بچہ بچہ ان کو ہیرو

اور آئیڈیل مانتا ہے۔ سوائے اہلِ قلم! دجالی قوتیں اس میڈیا کی پھونکوں سے شمع اسلام کو بجھا دینا چاہتی ہیں، آپ اس کے امین ہیں، اس کو بچانے کے لئے اپنے قلم کی حرارت سے اس کو بھڑکائے رکھنا، اور جب قلم کی سیاہی ختم ہونے لگے تو اپنے لہو سے اس کو جلائے رکھنا، کیونکہ اس پر تمہارا بھی اتنا ہی حق ہے جتنا کسی اور کا۔ نیز جب باطل، باطل ہونے کے باوجود اپنے مشن پر ڈٹا ہوا ہے تو تم تو حق والے ہو تم کو تو اور بہادری کے ساتھ ڈٹے رہنا چاہئے۔ کہ تمہارے رب نے تمہارے لئے اس دنیا سے بہت بہتر دنیا بنا رکھی ہے جو ان کو نہیں ملنے والی جو اس دنیا پر ہی راضی ہو چکے ہیں۔

## ہالی وڈ

اس کو ابلیسیت کا گڑھ کہا جائے تو بہتر ہوگا۔ دجالی نظام کی راہ ہموار کرنے میں اس کا بہت بڑا کردار رہا ہے۔ ایک ایسی چیز جس کا وجود ہی دنیا میں نہ ہو، یہ اس کو حقیقت بنا کر پیش کرنے میں اور ماڈرن طبقے کے ذہن میں بٹھانے میں اپنا ثانی نہیں رکھتا۔ یہود کے بنائے گئے منصوبوں کیلئے یہ رائے عامہ (Public Opinion) ہموار کرتا ہے۔ افسوس کہ نام نہاد روشن خیال طبقہ چند طوائفوں کے اشاروں پر ناچ رہا ہے اور پھر بھی خود کو وسیع النظر (Broad Minded) سمجھ رہا ہے حالانکہ انکی عقل تو کب کی ہالی ووڈ کی منڈی میں نیلام ہو چکی ہے۔

## نجکاری (Privatization)

بڑی کمپنیوں کو اپنی ملکیت میں لینا اور ملک کے بڑے بڑے فیکٹری مالکان کو مزدور بنا لینے کا خوبصورت نام نجکاری ہے۔ یہ دولت کے ارتکاز کا ہی ایک حصہ ہے۔ بین الاقوامی یہودی کمپنیاں کسی بھی ملک کے انتہائی قیمتی اور فائدہ مند اداروں کو کوڑیوں کے بھاؤ خرید لیتی ہیں۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے کل کے مالک آج کے مزدور بن جاتے ہیں۔

حبیب بینک آغا خان کو بیچ دیا گیا ہے۔ اس کے 52% شیئرز صرف 22 ارب روپے میں فروخت کر دیئے گئے۔ جب کہ صرف حبیب بینک پلازہ اس سے زیادہ مالیت کا ہے۔ قومی بینکوں اور دیگر اداروں کی نجکاری کی مجبوری کیا ہے اس کو آگے بیان کیا جائے گا۔

دجال کے فریب نے اس نجکاری کے عمل کو اس طرح پیش کیا ہے کہ جیسے اس کے بعد قوم کی قسمت بدل جائے گی۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ نجکاری کے لئے سب سے بڑی دلیل یہ دیجاتی ہے کہ قومی خزانے پر بوجھ اداروں کی نجکاری کرنے سے انکی کارکردگی بہتر ہوگی۔ لیکن جب یہ پوچھا جاتا ہے کہ حبیب بینک جیسے فائدہ دینے والے ادارے کی نجکاری کیوں کردی گئی اور اسکے

بعد پی آئی اے، پی ٹی سی ایل اور واپڈا پر بیرونی قزاقوں کی نظریں کیوں لگی ہوئی ہیں تو اسکے جواب میں خاموشی اختیار کرلی جاتی ہے۔

نیز یہ سوال بھی اہم ہے کہ ایک ایسا ادارہ جسکو حکومت چلاتی ہے تو وہ نقصان کرتا ہے اور اسی کو اگر یہودی کمپنی خرید لے تو وہ اسکو فائدہ دینے لگتا ہے اسکا مطلب عوام کیا سمجھے؟ کیا حکومت میں اتنی طاقت اور صلاحیت نہیں کہ جو اقدامات غیر ملکی کمپنی اٹھاتی ہے وہ حکومت خود اٹھائے؟

اس نجکاری کی تاریخ کا اگر مطالعہ کیا جائے تو ایک بات وہاں مشترک نظر آئے گی کہ ہر ملک کے قومی اداروں کو خریدنے والی ہمیشہ کثیر القومی (Multi National) کمپنیاں رہی ہیں۔ بیرونی سرمایہ کاری کے نام پر باہر سے آنے والی یہ کمپنیاں کسی بھی ملک پر دیکھتے ہی دیکھتے چھا جاتی ہیں۔ اس کے بعد بڑے شہروں میں ظاہری خوبصورتی کو میڈیا کے ذریعے اس طرح بنا کر پیش کیا جاتا ہے کہ بیرونی سرمایہ کاروں کے آنے کے بعد ملک کی قسمت بدل گئی ہے۔ لیکن اس دجل وفریب کی حقیقت اس وقت سامنے آتی ہے جب یہودی اس ملک کو استعمال کرنے کے بعد کسی اور ملک کا رخ کررہے ہوتے ہیں، اور پیچھے وہ گند چھوڑ جاتے ہیں جو کسی سیلاب کے بعد ساحل پر رہ جاتا ہے۔

یہودیوں نے اس سرمایہ کاری اور بینکنگ کی ابتدا جرمنی سے کی۔ اسکے بعد برطانیہ کو مرکز بنایا برطانیہ کو اپنے مقاصد کے لئے استعمال کرنے کے بعد دوسری جنگِ عظیم کی ابتداء سے ہی یہودی سرمایہ کار نیویارک کا رخ کرنا شروع ہوگئے اور دیکھتے ہی دیکھتے امریکہ دنیا کا تجارتی مرکز بن گیا۔ اب آپ ذرا تحقیق کریں کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ یہودی اب دھیرے دھیرے امریکہ کے بجائے کسی اور ملک کا رخ کررہے ہیں؟

اگر اس نجکاری اور بیرونی سرمایہ کاری سے مقامی لوگوں کی قسمت بدل جایا کرتی تو اسپین والے دیگر ممالک سے کیوں پیچھے رہ گئے، امریکہ برطانیہ سے آگے کس طرح نکل گیا، اور اب امریکی ڈالر یورو کے مقابلے کیوں گرتا جارہا ہے۔ نیز ایسا کیوں ہوتا ہے کہ کبھی عالمی منڈی اسپین ہوتا ہے، کبھی برطانیہ، کبھی جاپان، کبھی امریکہ تو کبھی کوریا؟

یہ وہ ڈرامہ ہے جسکے بارے میں خود یہودی پروٹوکولز میں لکھا ہے کہ ''ہمارے ان منصوبوں کو دنیا نہیں سمجھ سکے گی اور جب تک سمجھے گی ہم اپنا کام کرچکے ہونگے''۔ دنیا کے مختلف ممالک اس نجکاری اور بیرونی سرمایہ کاری کے لئے استعمال ہوتے رہے ہیں لیکن یہ اٹل حقیقت ہے کہ یہودی جس ملک کا بھی رخ کرتے ہیں اس ملک میں پیسے کی ریل پیل تو ضرور ہوتی ہے لیکن

صرف چند ہاتھوں تک ۔قومی کمپنیاں چند سال میں ہی تجارت کے اس سمندر میں بڑی مچھلیوں کا شکار ہو جاتی ہیں۔عوام کو وہ کچھ نصیب ہوتا ہے جو ہانگ کانگ اور سنگاپور کے بازاروں میں نظر آتا ہے۔کتنی عجیب بات ہے کہ حکومتی حلقوں کی جانب سے مسلسل اس بات کا ڈھنڈورا پیٹا جارہا ہے کہ ہم آئی ایم ایف سے آزاد ہو گئے ہیں، زرِمبادلہ کے ذخائر 12.2 بلین ڈالر ہو گئے ہیں۔لیکن حقیقت یہ ہے کہ مہنگائی، بے روزگاری اور غربت میں اضافہ ہوا ہے۔

اقتصادی اور معاشی امور پر نظر رکھنے والے حضرات ان بیانات کی حقیقت سے اچھی طرح واقف ہیں کہ ہزاروں نہیں لاکھوں گھروں کا چولہا بند کرا کر آئی ایم ایف سے چھٹکارا حاصل کیا گیا ہے۔آئی ایم ایف نے شرفِ قبولیت اس لئے بخشا ہے کہ ہماری حکومت نے اس کی ان تمام شرائط پر بغیر کسی چوں چرا اس کے عمل درامد کیا ہے جن پر آج تک کوئی سیاسی حکومت بھی عمل درآمد نہیں کر سکی تھی۔

آئی ایم ایف کی ان شرائط میں بجٹ کا خسارہ کم کرنا، مختلف ٹیکس لگانا اور بڑھانا، بجلی اور گیس کی قیمتوں کو مارکیٹ ریٹ کے برابر لانا، پیٹرول کی قیمتیں ہر دو ہفتے میں مارکیٹ کے مطابق رکھنا، درآمدات پر ایکسائز ڈیوٹی کو کم اور سادہ کرنا، قومی ملکیت میں بڑے بڑے بینکوں کی نجکاری اور واپڈا، ریلوے، اور پی آئی اے کو خود کفیل بنانا قابلِ ذکر ہیں۔

ان شرائط کو پورا کرنے سے اشیاء کی قیمتیں بڑھیں اور غربت میں اضافہ ہوا۔نیز ان تمام شرائط کا فائدہ غیر ملکی کمپنیوں اور عالمی اداروں کو ہوا جس کی وجہ سے ملکی سرمایہ کار اور صنعت کار کو کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ٹیکسٹائل کی صنعت مسلسل خسارے کی طرف جارہی ہے۔

اب بھی اگر ہماری بات کسی کی سمجھ میں نہ آئے تو وہ امریکی عوام کی موجودہ صورتِ حال جا کر دیکھے، ہانگ کانگ کے مقامی لوگوں کے حالات کا مطالعہ کرے، اور اگر کوئی صرف امریکی دانشوروں کی ہی باتوں کو قابلِ اعتبار سمجھتا ہے تو اسے مشہور امریکی صنعت کار اور فورڈ آٹو موبائل کمپنی کے بانی ہنری فورڈ (1863-1947) کی کتاب ''دی انٹرنیشنل جیوز'' یا اس کا اردو ترجمہ ''عالمی یہودی فتنہ گر'' کا مطالعہ کرنا چاہئے جو اس نے یہودی سرمایہ داروں پر لکھی ہے جس میں اس ڈرامے کی حقیقت کو بیان کیا گیا ہے اور اس سوال کا بھی جواب دیا گیا ہے کہ کبھی تجارتی عالمی منڈی اسپین میں نظر آئی، کبھی لندن، کبھی ٹوکیو تو کبھی نیویارک۔اسکے بجائے اگر ملکی سرمایہ کاروں کی حوصلہ افزائی کی جائے، عالمی تجارتی معاہدوں کا سہارا لے کر ملٹی نیشنل کمپنیاں ان

کے حقوق پر جوڈا کے ڈال رہی ہیں، ان کا سد باب کیا جائے عالمی ادارہ تجارت کے خونی پنجے سے انکی جان چھڑائی جائے تو اللہ نے اس قوم کو آج بھی وہی صلاحیت عطا کی ہے کہ دنیا کی منڈیوں میں ہر جگہ میڈان پاکستان نظر آرہا ہوگا۔تاجر حضرات ان حقائق کو بہت اچھی طرح جانتے ہیں۔

## پینٹا گون (Pentagon)

دجال کا عبوری عسکری ہیڈ کوارٹر (Interim military head quarter) جی ہاں......دجال کی آمد کے لئے عسکری تیاریاں یہیں سے ہوتی ہیں۔اسکے لفظی معنی اگر چہ پانچ کونے کے ہیں۔لیکن توریت کے مطابق پنٹا گون حضرت سلیمان علیہ السلام کی مہر یا ڈھال کا نام ہے (بحوالہ ''دجال'' مصنف اسرار عالم دہلی)

یہودی دنیا میں اپنی اسی طرح کی حکومت چاہتے ہیں جس طرح سلیمان علیہ السلام کی تھی (اس لئے قوت کی علامات وہ وہیں سے لیتے ہیں) پنٹا گون میں موجود عسکری ماہرین کی اکثریت یہود پر مشتمل ہے خواہ وہ کسی بھی روپ میں ہوں اور دیگر بھی اسکے مکمل آلہ کار ہیں۔یہ وہ عسکری ماہرین ہیں جو دجال کی آمد کے وقت اسکے عسکری حلقے کے خاص لوگوں میں سے ہونگے۔جن میں اصفہانی یہودیوں کا ایک خاص مقام ہے۔اس وقت خواہ وہ کہیں بھی اور کوئی بھی مذہب اختیار کیے ہوں۔

## وائٹ ہاؤس White House

یہ بھی ایک اصطلاحی (Terminological) لفظ ہے جسکے معنی اس عمارت کے ہیں جہاں دجال کی آمد سے پہلے یہودی مذہبی پیشوا (ربی) رہتے ہوں۔(بحوالہ ''دجال'' مصنف اسرار زالم)

یہ مذہبی پیشوا دجال کے آنے کے بعد اسکے مشیر خاص ہونگے۔یہاں یہ واضح رہے کہ اس وقت دنیا کے مختلف خطوں میں موجود یہودی مختلف مذاہب اختیار کئے ہوئے ہیں اور اپنا مقصد حاصل کرنے کے لئے اپنا یہودی ہونا چھپاتے ہیں۔

## نیٹو (NATO)

سرد جنگ کے بعد اصولاً اسکو ختم ہو جانا چاہیے تھا کیونکہ سرد جنگ کے ڈرامے کے بعد اسکی کوئی ضرورت نہ تھی۔لیکن دنیا کی بساط پر مہرے بچھانے والوں کے سامنے ابھی اور اہم مقاصد حاصل کرنا باقی تھے جسکی وجہ سے نہ صرف نیٹو کو زندہ رکھا گیا بلکہ اس میں توسیع بھی کی گئی۔کیونکہ اب جو معرکہ شروع ہونے والا ہے اس میں بہت ساری ذمہ داریاں نیٹو کے سپرد کی جائیں گی۔

نیٹو مکمل ایک اسلام دشمن عسکری ادارے کا نام ہے جسکا مقصد کل بھی ابلیسی مشن کی حفاظت تھا اور آج بھی اسکا مقصد یہی ہے۔

## خاندانی منصوبہ بندی (Family Planing)

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ قَتْلَ أَوْلَادِهِمْ شُرَكَاؤُهُمْ لِيُرْدُوهُمْ وَلِيَلْبِسُوا عَلَيْهِمْ دِينَهُمْ۔

ترجمہ: اور اسی طرح بہت سے مشرکوں کے سامنے ان کے اتحادیوں نے، انکی اولاد کو (ان کے ہاتھوں) قتل کرنے کے عمل کو خوبصورت بنا کر پیش کیا تا کہ (اس طرح انہی کے ہاتھوں انکی نسل کو ختم کرکے) وہ ان کو تباہ کردیں، اور ان کو انکے دین کے بارے میں شبہ میں ڈالدیں۔

مشرک عیسائیوں کو انکے اتحادی یہودیوں نے خاندانی منصوبہ بندی کے ذریعے خود انہی کے ہاتھوں انکی نسلوں کو تباہ کرایا، اور اب جو صورت حال یورپ کی ہو چکی ہے وہ انتہائی خراب ہے۔ اس کے بعد یہی طریقہ کار یہودیوں نے مسلمانوں کے خلاف اختیار کیا ہے۔ اور اسکے لئے عالمی اداروں کی جانب سے ہر سال اربوں ڈالر خرچ کیے جاتے ہیں، اور اس وقت نسل کشی کے اتنے طریقے ایجاد ہو چکے ہیں کہ انکو شمار کرنا بھی دشوار ہے۔

## ناسا (NASA)

یہی وہ ادارہ ہے جس نے زمین سے نکل کر خلاؤں میں دجالی قوتوں کی بالادستی قائم کی ہے۔ اس وقت خلاؤں میں موجود سیٹلائٹ کے ذریعے وہ دنیا پر نظر رکھے ہوئے ہیں، اور انکے جنگی طیارے، میزائل، ایٹم بم سب کچھ انھیں سیٹلائٹ کے ذریعے گائیڈ کیے جاتے ہیں۔ حال ہی میں انھوں نے انفرا ریڈ (Infrared) دوربین خلا میں بھیجی ہے۔ انفرا ریڈ دوربین کے ذریعے ہر اس چیز کو دیکھا جا سکتا ہے جس میں حرارت ہوتی ہے۔ خواہ وہ چیز عام آنکھ سے غائب رہتی ہو۔

اس کا بظاہر مقصد تو یہی بتایا جاتا ہے کہ اس کے ذریعے خلاء میں موجود گمنام جگہوں کو تلاش کرنے میں مدد ملے گی، لیکن عالمی عسکری تیاریوں کی روشنی میں اگر اس کو دیکھا جائے تو یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس کا مقصد یہ ہے کہ اسکے ذریعے وہ ان قوتوں کو دیکھنا چاہتے ہیں جو عام آنکھ سے نظر نہیں آتیں۔ یہودیوں کا ہر کام ابلیس کو خوش کرنے اور تقدیر کے خلاف ہوتا ہے۔ انکو معلوم ہے کہ جہاد

میں مسلمانوں کے ساتھ اللہ کی طرف سے فرشتے آیا کرتے ہیں تو کیا وہ اس دوربین کے ذریعے انہی آسمانی قوتوں کو دیکھنا چاہتے ہیں تا کہ ان سے مقابلے کا کوئی طریقہ سوچا جا سکے؟ ویسے بھی یہودی حضرت جبریل اور حضرت میکائیل علیہما السلام کو اپنا پرانا دشمن سمجھتے ہیں۔ اسکے علاوہ اس ادارے کے بہت سے خفیہ مشن ہیں جنکو دنیا کی نظروں سے اوجھل رکھا رکھا جاتا ہے۔

## موجودہ حالات اور اسلامی تحریکات

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں دنیا سے ظلم وفساد کو ختم کرنے اور امن وامان قائم کرنے کے لئے جہاد کو فرض قرار دیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے

ولو لا دفع اللہِ النّاسَ بعضھم بِبعضٍ لَفسدَتِ الارض ولٰکِنَ اللہ ذُو فضلٍ علیٰ العالمین .

ترجمہ: اور اگر اللہ بعض (شری) لوگوں کو بعض (اچھے) لوگوں کے ذریعے ختم نہ کراتا تو تمام دنیا میں فساد پھیل جاتا، لیکن اللہ تعالیٰ تمام جہانوں پر بڑا کرم فرمانے والا ہے۔ (اسلئے اللہ نے ایمان والوں کو جہاد کا حکم دیا تا کہ اس کے ذریعے دنیا میں فساد پھیلانے والوں کو روکا جا سکے۔)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے قتال کے فریضہ کو جاری فرمانے میں تمام جہانوں کا فائدہ بیان کیا ہے۔ قتال کا قیامت تک جاری رکھنا اللہ کی مصلحتوں میں سے ایک مصلحت ہے جس میں صرف مسلمانوں کا فائدہ قرآن نے بیان نہیں کیا بلکہ تمام جہانوں کا فائدہ بتایا ہے۔ یعنی انسان تو انسان جہاد جاری رکھنے میں چرند و پرند حتیٰ کہ پیڑ پودوں اور دیگر بے جان چیزوں کا بھی نفع ہے۔

لٰہذا اللہ تعالیٰ اس فریضے کو قیامت تک جاری رکھے گا، اور اس کی ادائیگی میں وہ کسی قوم یا فرد کا انتظار بھی نہیں کرے گا، بلکہ ایک خطے کے مسلمان اگر اس فریضے کی ادائیگی میں سستی کرینگے تو وہ کسی اور خطے والوں سے اس ذمہ داری کو پورا کرائے گا۔ چنانچہ ارشاد ہے

اِن تتولوا یَستَبدِل قوماً غیرَ کُم

اگر تم جہاد سے منہ پھیر لوگے تو اللہ تمہاری جگہ کسی اور قوم کو لے آئے گا۔ نبی کریم ﷺ نے بھی بار بار اپنی امت کو جہاد کے قیامت تک جاری رہنے کی خبر دی ہے تا کہ امت سستی اور غفلت کا شکار ہو کر اس اہم فریضے سے غافل نہ ہو جائے۔

چنانچہ جہاد کے فرض ہونے سے آج تک اہلِ حق نے ہر دور میں قتال کے فریضے کو انجام

دیا ہے۔ میدانِ بدر سے چلنے والے اس قافلے نے ایران کی آگ کے شعلوں کو ٹھنڈا کیا، افریقہ کے جنگلات میں تکبیر کی صدائیں لگائیں، اندلس کے سبزہ زاروں کو توحید کے سجدوں سے رونقیں بخشیں۔ سندھ کے صحراؤں میں پسی انسانیت کو غلامی سے نکالا، ہندوستان کی سرزمین کو نغمۂ توحید سے آشنا کیا، تثلیث کے مرکز قسطنطنیہ کو اللہ کی وحدانیت کا پرستار بنایا، وحشت و درندگی اور ظلم و بربریت کے عادی یورپ کے لوگوں کو انسانیت کا سبق پڑھایا۔

اس طرح یہ قافلہ ہر دور میں مختلف خطوں کا سفر کرتے ہوئے دنیا میں خیر اور شر کے درمیان توازن قائم کیے رہا۔ امام شامل ؒ کے داغستان سے چیچنیا تک، سید احمد شہیدؒ کے رائے بریلی سے بالاکوٹ تک اور شاملی سے کشمیر تک کا سفر کرتا ہوا، افغانستان میں آ کر پھر ایک نئی اور بھرپور شکل میں نمودار ہوا۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے اس جہاد نے وہی کارنامہ انجام دکھایا کہ مسلمانوں پر واضح ہو گیا کہ غالب آتے ہوئے شر کو جہاد ہی کے ذریعے مٹایا جا سکتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ عالمی کفریہ قوتیں جنکا بظاہر سپہ سالار امریکہ ہے اب بغیر کسی کی لعنت ملامت کی پروا کیے اپنا کام شروع کر چکی ہیں۔ اور آخری دہشت گرد (دجال کے راستے کی ہر رکاوٹ) کے خاتمہ تک جنگ جاری رکھنے کا عزم رکھتی ہیں۔ صلیبی جنگ کے بارے میں امریکی صدر بش کی زبان سے جو کچھ دنیا نے سنا وہ اس کا کوئی جذباتی بیان نہیں تھا، بلکہ بش نے جو کچھ کہا حقیقت میں ایسا ہی ہے کہ خیر اور شر کے درمیان آخری معرکہ کا آغاز ہو چکا ہے۔

لہٰذا انکا سب سے پہلا ہدف اسلامی تحریکات ہیں۔ البتہ بش کے خدا (ابلیس یا دجال) نے بش سے اس جنگ کے بارے میں جو وعدہ کیا ہے یہ وہی وعدہ ہے جو جنگِ بدر سے پہلے ابو جہل سے اس کے خدا (ابلیس) نے کیا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں اور اس کو مسلمانوں کے خلاف فتح کا یقین دلایا تھا۔ اس وقت بھی بش کا خدا (ابلیس) اپنی تمام ذریت کے ساتھ میدان میں کیوں نہ آ جائے محمدِ عربی ﷺ کا رب مجاہدین کے ساتھ فرشتوں کی فوج کو بھیج رہا ہے۔ سو کامیابی اہلِ ایمان کا مقدر ہے، جو ہر حال میں ان کو مل کر رہے گی۔ اس مناسبت سے یہاں ہم دنیا میں جاری اسلامی تحریکات پر انتہائی مختصر بات کرتے ہیں۔

## جہادِ فلسطین

اس تحریک نے اپنی تاریخ میں بہت سے اتار چڑھاؤ دیکھے ہیں۔ مختلف نعروں اور مختلف نظریات کی چھاپ اس پر پڑتی رہی۔ معاہدوں، کانفرنسوں اور مذاکرات کے گرداب

(Whirlpool) میں اسکو پھنسائے رکھا گیا۔ اس تحریک میں دنیا نے تمام تجربات کیے لیکن مظلوم مظلوم تر ہوتے گئے اور غاصب بدترین غاصب بنتے چلے گئے۔ فلسطینیوں نے کوئی در نہ چھوڑا جہاں انصاف کی فریاد نہ کی ہو لیکن ہر جگہ سے ایک ہی جواب ملا کہ اس دنیا میں کمزوروں کو انصاف نہیں ظلم ملا کرتا ہے...... جنکے بازوں میں فیصلے کرانے کی قوت ختم ہو جائے پھر انکے فیصلے غاصب قومیں ہی کیا کرتی ہیں۔

فلسطینیوں نے تمام تجربات کے بعد اس راستے کا انتخاب کیا جہاں فیصلوں کیلئے بھیک نہیں مانگی جاتی...... جہاں انصاف کے لیے ظالموں کی زنجیریں نہیں کھٹ کھٹائی جاتیں بلکہ اپنے فیصلے سنائے جاتے ہیں۔

تحریک فلسطین نے جب سے اسلامی رنگ اختیار کیا ہے اس وقت سے یہود جیسی مکار قوم کے ہوش ٹھکانے آ گئے ہیں۔ مسلمانوں کے لئے اللہ نے یہ اصول بتائے ہیں کہ عزت وقار حاصل کرنے کے لیے قرآن وسنّت کے مطابق جہاد ہونا چاہئے۔ اسکے بغیر اگر قوم پرستی یا علاقہ پرستی کی جنگ لڑی جائیگی تو اس میں مسلمانوں کو عزت نہیں مل سکتی۔ یہ اصول ہمیں تمام اسلامی تحریکات میں اپنے اثرات دکھاتا نظر آتا ہے۔ وہ تحریک فلسطین ہو یا تحریک کشمیر یا چیچنیا۔ اس اسلامی تحریک نے دنیا کی مکارترین قوم کے تمام منصوبوں پر پانی پھیرنا شروع کر دیا ہے باوجود اس حقیقت کے کہ دنیا کا جدید ترین سیکورٹی سسٹم یہودیوں کے پاس موجود ہے، پھر بھی مجاہدین اسرائیل کے قلب میں گھس کر یہودیوں کو واصلِ جہنم کر رہے ہیں۔

وہ صیہونی منصوبے جنکا راستہ تمام عرب قومیت مل کر بھی نہ روک سکی..... تیل کی دولت سے مالا مال حکومتیں جن یہودیوں کا کچھ نہ بگاڑ سکیں ........ وہ بازیاں جو عرب کے سیاسی بازی گر، کیمپ ڈیوڈ اور اوسلو میں یہودی مکاری وعیاری کے سامنے ہار بیٹھے ......... ان جہاد کے شیدائیوں کی چند سالہ محنت نے اس بازی کو الٹ کر رکھ دیا ہے۔

اس جہاد سے قبل تمام مہرے یہودیوں کے ہاتھ میں تھے وہ جس طرح چاہتے کھیل کا نقشہ بدلتے رہتے، لیکن ان نوجوانوں اور غیرت مند بہنوں کی قربانیوں کی بدولت اب بازی مجاہدین کے ہاتھ میں ہے۔

عالم اسلام کیلئے یہ بڑی عبرت کا مقام ہے کہ ایک طرف غیر جہادی کوششیں (جہاد کے علاوہ تمام کوششیں) تھیں تو یہودی کس تیزی کے ساتھ اپنے وسیع تر اسرائیل کے منصوبے پر عمل پیرا تھے

اور تمام دنیا سے یہودی اسرائیل پہونچ رہے تھے۔ جبکہ ہماری حالت یہ تھی کہ اپنا گھر ہونے کے باوجود پناہ گزین کیمپ ہمارا مقدر بن گئے تھے۔ اور اب جب سے جہادی کاروائیوں کا آغاز ہوا ہے تو بازی مکمل الٹ دی گئی ہے۔ اب ہم جو پناہ گزین بنادئے گئے تھے، نئی امیدوں اور امنگوں کیساتھ گھروں کولوٹ رہے ہیں اور وہ جو وسیع تر اسرائیل بنارہے تھے اب دوبارہ انخلاء پر مجبور ہوگئے ہیں۔ وہ جس جگہ کو اپنی آخری پناہ گاہ خیال کرتے تھے اور ساری دنیا سے اٹھ اٹھ کر اسرائیل میں جمع ہورہے تھے، کہ وہاں عالمی یہودی حکومت قائم کرینگے وہی سرزمین انکا زندہ قبرستان بن رہی ہے اور یہ تو آغاز ہے اس دن کا جب اللہ کا غضب نازل ہوگا۔ اس دن کیا عالم ہوگا جب کہیں بھی انکو پناہ نہ ملے گی؟

یہ ایک کھلی حقیقت ہے اور اس میں تمام مسلمانوں کے لئے بڑی عبرت اور سبق ہے کہ جہاد میں آج بھی اللہ نے وہی قوت رکھی ہے کہ دنیا کے طاقتورترین دشمن کی نیندیں حرام کی جاسکتی ہیں۔ وہ یہودی جو دنیا کی سیاسی بساط پر اپنی مرضی کی چالیں چلتے ہیں آج فدائی کاروائیوں نے انکے دماغوں کو ماؤف کر کے رکھ دیا ہے کہ کوئی چال اب سمجھ میں نہیں آتی کبھی امن مذاکرات کا ڈول ڈالتے ہیں تو کبھی مقبوضہ علاقوں سے فوج واپس بلانے کی بات کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے جہاد میں یہی تاثیر رکھی ہے کہ اگر جہاد جاری رکھا جائے تو تمام مشکلات ختم ہو جایا کرتی ہیں پریشانیاں، راحت وآرام میں تبدیل ہوجاتی ہیں اور منزل سامنے نظر آنے لگتی ہے۔

موجودہ حالات کے تناظر میں جہادِ فلسطین تمام تحریکات کے لئے ایک معیار اور پیمانے کی حیثیت رکھتا ہے اور اس سے تمام اسلامی تحریکات کو بہت کچھ سیکھنے کی ضرورت ہے۔ جہاد فلسطین کی اہمیت اس وجہ سے اور بڑھ جاتی ہے کہ یہ وہ محاذ ہے جہاں یہ فیصلہ ہونا ہے کہ اس دنیا میں خیر اور شر، حق و باطل اور نیکی اور بدی میں سے کون باقی رہے گا؟ کفر واسلام کے درمیان آخری اور فیصلہ کن جنگ اسی محاذ پر ہی لڑی جائے گی۔ اس تحریک کی کامیابی وناکامی کے اثرات براہِ راست ان دجالی منصوبوں پر پڑتے ہیں جو اسکے ایجنٹوں نے بنائے ہوئے ہیں۔ اس لئے تمام عالم اسلام کو اور ہر اہل ایمان کو ان مجاہدین کی جیسے بھی ہو مدد کرنی چاہیے۔

ہم سلام پیش کرتے ہیں ان جوانوں کو جو اللہ کے حکم کو پورا کرتے ہوئے اسکے دشمنوں کے لئے دردناک عذاب بنے ہوئے ہیں۔

## جہادِ افغانستان

جہادِ افغانستان نے دیکھتے ہی دیکھتے عالمِ اسلام میں زندگی کی ایک نئی لہر پیدا کر دی۔ جب اللہ سے محبت کرنے والوں نے روئے زمین پر اللہ کا نظام نافذ کر دیا تو کفر کی تمام سازشیں مکڑی کے جالے کی طرح ثابت ہوئیں۔

طالبان کی تحریک نے رات کے مسافروں کو صبح کی نوید سنائی، سردی میں ٹھٹھرتے لوگوں کو اپنے لہو سے حرارت بخشی، اہلِ علم کے دلوں کے بحر اکاہل کو موجوں سے آشنا کیا، ظلم و جبر کے صحراؤں میں بھٹکنے والوں کو نخلستان کی اہمیت سے آگاہ کیا، بزدلی اور بے غیرتی کو تقدیر کا نام دینے والوں کو، تقدیر کا مطلب سمجھایا۔

طالبان کی بے بہا قربانیوں کی بدولت شاہین بچوں کو بال و پر ملے، عقابی روح ان میں بیدار ہوئی، شیر خواروں نے خود کو پہچانا، پھر تاریکیاں چھٹنے لگیں، صحراؤں کو نخلستان میں تبدیل کیا جانے لگا، خاموش سمندر بپھر پڑے، مظلوموں نے اٹھ کر ظالموں کے ہاتھ پکڑ لئے فرعونوں سے بغاوت کی گئی، عشق نے آتش نمرود کو پسند کیا.... اور آج .. آج دنیا کے مختلف خطوں میں ظلم کے خلاف جہاد زور و شور سے جاری ہے۔

جہاد سے بغض رکھنے والے جو چاہیں کہیں لیکن یہ تاریخی حقیقت بن چکی کہ خلافت عثمانیہ ٹوٹنے کے بعد جہادِ افغانستان سے پہلے تک لاشوں کا بازار لگا تو صرف اہلِ ایمان کا، پناہ گزین بنے تو صرف محمد عربی ﷺ کے غلام بنے، چادریں نیلام ہوئیں تو صرف اس امت کی بیٹیوں کی، بچے صرف ہمارے یتیم ہوئے، ماؤں کی گودیں صرف اس قوم کی سونی ہوئیں، بیوائیں صرف ایمان والی ہوئیں۔

جبکہ جہادِ افغانستان کے بعد صورتِ حال تبدیل ہوئی، اور اب اگر کسی دن ہمارے گھروں میں چولہا نہیں جلتا تو روٹی قاتلوں کو بھی نصیب نہیں ہوتی، ماتم ہمارے گھروں میں ہوتے ہیں تو چراغاں ہم انکے گھروں میں بھی نہیں ہونے دیتے، گھر ہمارے جلتے ہیں تو گھر جلانے والے خود بھی جلتے ہیں۔ اگر پریشان ہم ہوتے ہیں تو سکون سے انکو بھی نہیں بیٹھنے دیتے، اگر برفانی راتوں میں ہم نہیں سو پاتے تو نیند ان سے بھی کوسوں دور رہتی ہے، اگر ہم سے ہمارے گھر چھوٹ گئے تو گھر دیکھنا انکو بھی نصیب نہیں ہوگا، حساب دو طرفہ ہے کہیں وہ آگے کہیں ہم پیچھے۔ اور ہم انشاء اللہ ان کا پیچھا ہی کرتے رہینگے۔ اور کامیاب ہم ہی ہونگے کہ ہم اپنے رب سے ان چیزوں کی امیدیں

رکھتے ہیں جو کافروں کو نہیں ملنے والیں۔

اسی جذبے کے ساتھ اس وقت تمام دنیا میں جاری اسلامی تحریکات عالم کفر کے خلاف اعلانِ جہاد کر چکی ہیں۔ اگر چہ یہ حقیقت ہے کہ مجاہدین کے پاس کفر کے مقابلے وسائل نہ ہونے کے برابر ہیں۔ لیکن یہ کوئی پریشانی کی بات نہیں۔ کیونکہ اہلِ ایمان کی ہر دور میں یہی حالت رہی ہے اور وہ تو اللہ کی مدد کے بھروسے پر میدان میں نکلتے ہیں۔

کفریہ طاقتیں اس حقیقت کو بہت اچھی طرح سمجھتی ہیں۔ اسلئے عالمی کفر دجال کی آمد سے پہلے ہر اس قوت کو کچل دینا چاہتا ہے جو اس کے راستے میں ذرہ برابر بھی پریشانی کھڑی کر سکتی ہے۔

روس کو شکست دینے کے بعد طالبان نے ابلیسی منصوبوں کو خاک میں ملاتے ہوئے اسلامی نظام نافذ کر کے عالمِ اسلام کے لئے ایک نمونہ پیش کر دیا کہ آج چودہ سو سال بعد بھی اس اسلام کی وہی شان ہے بشرطیکہ جذبے سچے اور حوصلے جوان ہوں۔

تحریک طالبان کی اہمیت اور قدر و قیمت کا صحیح اندازہ اس وقت تک نہیں لگایا جا سکتا جب تک کہ خلافت کی اہمیت اور یہود کے حالات پر گہری نظر نہ ہو۔ نیز طالبان کو سمجھے بغیر ایئر کنڈیشنڈ کمروں میں بیٹھ کر طالبان کے خلاف زبانیں چلانے والے طالبان کے اس عظیم الشان کارنامے کی اہمیت کو اس وقت تک نہیں سمجھ سکتے جب تک وہ اپنی آنکھوں سے دجالی میڈیا کی عینک اتار کر قرآن و حدیث کی نظر سے اس تحریک کو نہ دیکھیں۔

افسوس خلافت کے دشمن اس تحریک کو صحیح معنی میں سمجھ گئے لیکن ایمان کا دعویٰ کرنے والے اس تحریک کو اس طرح نہ سمجھ سکے جس طرح اسکو سمجھنے کا حق تھا۔ افغانستان میں قرآن کی حکومت کے ختم ہونے کے بعد انکے خلاف چلنے والی زبانیں اور تیز ہو گئیں، جتنی خوشی ابلیسی قوتوں کو ہوئی (اور ہونی بھی چاہئے تھی) وہیں خوشی منانے والوں میں بہت سے لوگ ایسے بھی تھے جنکا اپنے بارے میں یہ گمان ہے کہ وہ مسلمان ہیں۔

بہت سے لوگ اس لئے خوش ہوئے کہ ان کی پیشن گوئیاں درست ثابت ہوئیں کہ جہاد سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ یہاں بغیر تفصیل میں جائے ہوئے صرف اتنا عرض کرنے کو جی چاہتا ہے کہ یہ حضرات یہی نہ سمجھ سکے کہ اللہ اپنے بندوں سے کیا چاہتا ہے؟ اللہ اپنے بندوں سے یہ چاہتا ہے کہ اسکے نام لیوا ہر حال میں اللہ کی وحدانیت اور حاکمیت کے عقیدے پر قائم رہیں، خواہ اس کے لئے انکی جان لے لی جائے۔ حق اور باطل کے درمیان یہ جنگ عقیدے کو بچانے کی جنگ ہے نہ

کہ جسموں کو بچانے کی۔

اسلئے طالبان نے اپنے عقیدے کو بچانے کے لئے اپنی حکومت قربان کی، اپنے گھر بار کو جلوانا گوارا کیا، اپنے سکھ چین کو آگ لگائی، پر اپنے عقیدے کا سودا کرنا گوارا نہ کیا، کفر اپنی تمام تر قوت استعمال کرنے کے باوجود طالبان کو انکے نظریہ اور عقیدے سے ایک بالشت بھی نہ ہٹا سکا۔ اسکے باوجود بھی اگر کوئی یہ کہے کہ جہاد کا کوئی فائدہ نہیں، طالبان شکست کھا گئے تو یہ اسکی قرآن وسنت سے دوری ہی ہو سکتی ہے۔

طالبان کا افغانستان تمام اسلامی تحریکات کیلئے اس ماں کی طرح تھا جسکی ضرورت گھر میں ہر وقت محسوس کی جاتی ہے۔ اولاد چھوٹی ہو تب بھی ماں گھر کا مرکز ہوا کرتی ہے اور اولاد جوان ہو جائے تب بھی ماں کی حیثیت بنیادی ہوا کرتی ہے۔ گھر کے تمام افراد میں باہمی تعلقات قائم رکھنا اور گھر کو جوڑے رکھنا ماں کا کام ہوتا ہے۔

ابلیسی قوتیں امارتِ اسلامی کی اس حیثیت سے واقف تھیں اور یہ ''ماں'' اپنی اولاد کی آنیوالی زندگی میں کیا کردار ادا کر سکتی تھی، انکو حالات کے تھپیڑوں سے کس طرح پناہ فراہم کر سکتی تھی، اس سب کو یہودی اور انکے حلیف اچھی طرح جانتے تھے۔ پر افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ قرآن پر ایمان رکھنے والے قرآن کی اس ریاست کی اہمیت کو نہ سمجھ سکے۔ کاش مسعود طالبان کا راستہ نہ روکتا تو اس وقت دنیا کا نقشہ کچھ اور ہی ہوتا۔

احمد شاہ مسعود نے عالمی فتنہ گروں کیلئے جو کارنامہ انجام دیا ہے وہ یقیناً اسکے لیے نوبل انعام کا حقدار ہے۔ اگر مسعود کو نوبل انعام نہیں دیا گیا تو یہ اسکی روح کیساتھ بہت بڑی زیادتی ہوگی اس وقت اگر علامہ اقبال ہوتے تو ضرور یہ شعر کہتے:

چاک کردی شاہِ تاجک (احمد شاہ مسعود) نے خلافت کی
قبا سادگی اپنوں کی دیکھ غیروں کی عیاری بھی دیکھ

موجودہ افغانستان تحریک آقائے مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ کی روشنی میں دن بدن تیز ہوتی چلی جارہی ہے۔ اس تحریک کا مضبوط ہونا دنیا کی تمام اسلامی تحریکات کا مضبوط ہونا ہے۔ کیونکہ اللہ نے اس زمین کو اللہ والوں کا مرکز بنایا ہے اور تمام تحریکات کے نمائندے اسی مشرب سے پانی پیتے ہیں۔ تمام تحریکات کے سوتے اسی چشمے سے پھوٹتے ہیں۔

افغانستان میں امریکہ کے خلاف حالیہ کاروائیاں اللہ والوں کے دلوں میں امید کی نئی دنیا آباد

کر رہی ہیں۔ ان کامیابیوں کو دیکھ کر ایمان والوں کے دلوں میں جذبات کی بجلیاں بھر گئیں اور یہ بجلیاں مسلسل باطل پر برسنے کے لیے بیتاب نظر آرہی ہیں۔ افغانستان پاکستان ہندوستان اور تمام جنوبی ایشاء اور جنوب مشرقی ایشیاء کے مسلمانوں کو اپنا لائحہ عمل اس خطے کو سامنے رکھ کر بنانا چاہیے۔ اس خطہ میں موجود تمام مجاہدین کو مضبوط کرنا چاہیے۔ اس وقت جہاں کہیں مجاہدین کام کر رہے ہیں اسکو جاری رکھتے ہوئے اپنی ریزرو (Reserve) قوت افغانستان میں ہی لگانی چاہیے۔

اس خطے میں جتنا طاقتور دشمن موجود ہے ویسے ہی اللہ کی مدد بھی آرہی ہے۔ افغانستان میں اب تک دجالی فوجوں کو جو نقصان اٹھانا پڑا ہے اگر وہ دنیا کے سامنے لایا جائے تو فتح کے نشے میں چور امریکیوں کا سارا نشہ اتر جائے گا لیکن وہ کتنا ہی سچ کو چھپائیں عنقریب وہ دنیا کے سامنے آنے والا ہے اور دنیا دیکھے گی کہ فلموں اور افسانوں میں اپنی شجاعت و بہادری کی داستانیں بیان کرنے والی قوم کے لونڈے کتنے بہادر ہیں اور اللہ کے شیروں کے مقابلے میں ان میں کتنا دم خم ہے۔ لوگ کہتے ہیں امریکہ کو روس کی طرح افغانستان سے بھاگنا پڑیگا جبکہ دوست کہتے ہیں کہ امریکہ کو بھاگنا نہیں پڑیگا۔ کیونکہ یہ آخری معرکہ ہے، یہ حق و باطل کے درمیان موت و حیات کی جنگ ہے، لہٰذا روس کو تو بھاگنا نصیب بھی ہوگیا تھا لیکن امریکہ کو بھاگنا بھی نصیب نہیں ہوگا۔ نیز اللہ والے بھی اس بار ایسا کوئی ارادہ نہیں رکھتے کہ امریکہ کو بھاگنے کا موقع دیا جائے۔ چشمِ فلک دیکھے گا کہ افغانستان امریکی قبرستان بنے گا۔ یہاں امریکہ جتنا شکست کھاتا جائے گا مزید فوج بھیجتا جائے گا۔

سو اس فیصلہ کن معرکہ کی اہمیت کو سامنے رکھتے ہوئے ہر اہل ایمان پر اس لشکر کی مدد فرض ہے جو مسلمان اپنے درجات بلند کرانا چاہتا ہے، جسکے دل میں یہ خواہش ہے کہ وہ ان فضائل کو حاصل کرے، جو خراسان کے لشکر کے بارے میں آئے ہیں، تو وہ اس لشکر میں شامل ہو جائے اور ہم دعوت دیتے ہیں ان ایمان والوں کو جو اپنا ایمان بچانا چاہتے ہیں، کہ وہ اس لشکر کا حصہ بن جائیں (جانی مالی) اور وہ اہل تقویٰ جنکو اپنا ایمان شہروں میں خطرے میں نظر آتا ہے وہ اٹھیں اور ان قافلوں میں شامل ہو جائیں خواہ پانی پلانے کی ہی ذمہ داری کیوں نہ مل جائے۔

... یہ دعوت ہے انکے لئے جو دجال کے فتنے سے دور رہنے والی حدیث پر عمل کرنا چاہتے ہیں کہ شہر تو فتنۂ دجال کے مرکز ہونگے، اور امن و عافیت پہاڑوں میں ہی ہوگا۔ لہٰذا ابھی وقت ہے کہ ان فتنوں سے نکل کر اپنے ایمان کو بچایا جائے۔

یہ دعوت ہے ان اہل علم کیلیے جو حقیقی معنی میں انبیاء کے وارث ہیں، مجاہدین میں درس کیلیے اور تعلیم و تعلم کے لئے اس لشکر میں شامل ہو جائیں، جو نبی کریم ﷺ کی احادیث کا مصداق ہے، اور جسکے حق ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں۔ نیز جہاں کوئی اختلاف اور جماعت بندی بھی نہیں ہے۔ یہ دعوت ہے امت کی ماؤں کیلیے کہ تمہارے بچوں کو تمہاری دعاؤں کی ضرورت ہے..... تمہاری حوصلہ افزائی اور تائید کی ضرورت ہے...... یہ فریاد ہے۔ ان بہنوں سے جو بھائیوں کو سرخرو دیکھنا چاہتی ہیں، کہ بھائیوں کو اس لشکر کا سپاہی بنانے میں اپنا کردار ادا کریں..... دنیاداری سے نکل کر دعوت جہاد کو عام کریں..... اور اس لشکر کو مضبوط کریں جو آنے والے حالات میں تمہاری عصمتوں کا محافظ ہے، برے حالات سے پہلے بھائیوں کو اپنی عزتوں کی حفاظت کرنے کا طریقہ سکھائیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ کل بھائی کو ندامت کی موت سے دوچار ہونا پڑا۔

یہ دعوت ہے ہر اس شخص کے لیے جو خود کو محب وطن سمجھتا ہے کہ اس لشکر کو مضبوط کرو تا کہ کل برہمن کے ناپاک ارادوں کے راستے میں یہ دیوار بن کر کھڑے ہو جائیں۔

اور یہ دعوت ہے ان دوستوں کے لئے جو مختلف حالات سے دل برداشتہ ہو کر گھروں میں بیٹھ گئے.... کہ وہ اپنے ان شہید ساتھیوں کو یاد کریں.... جنکے ساتھ کبھی وقت گذارا تھا.... ان لمحوں کو یاد کریں جب رب کی رضاء پانے کے لئے موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اس کو راستہ بدلنے پر مجبور کر دیا تھا... کیا وہ خیمے اور خندقیں آپ بھلا سکتے ہیں... جہاں آپ نے اپنی زندگی کے سب سے خوبصورت لمحات بتائے تھے؟ کیا کبھی آپ کو جہاد کا وہ پہلا دن یاد نہیں آتا جب سودائے عشق میں قدم رکھا تھا؟

ضرور یاد آتا ہوگا، ایمان کی وہ حلاوت آج بھی دل کے کسی گوشے میں محسوس ہوتی ہوگی، جو کبھی برفانی راتوں میں پہرے کے وقت محسوس ہوتی تھی، یقیناً جب آپ عراق و افغانستان میں کاروائیوں کی خبریں سنتے ہونگے تو آپ کے دل میں سویا ہوا سمندر اچانک سرکش ہو جاتا ہوگا۔

غلطیوں کی وجہ سے افراد سے تو ناراض آپ ہو سکتے ہیں لیکن جہاد سے کیسے ناراض ہونگے۔ جو ساتھی اس وقت موجود ہیں ان سے بے شک ہزار گلے شکوے ہو سکتے ہیں، اور جب ساتھ ہوتے ہیں تو ہو ہی جاتے ہیں، لیکن شہید ساتھیوں اور اسیر دوستوں کو یاد کر کے آپ ضرور تڑپ اٹھتے ہونگے۔

اگر ان گلے شکووں کی وجہ سے جہاد چھوڑنا جائز ہوتا تو سب سے پہلے طالبان جہاد چھوڑ کر

چلے جاتے کہ ان کے ساتھ اچھا نہیں ہوا۔ اگر جہاد اس وجہ سے چھوڑا جاتا تو عرب ساتھی کبھی بھی جہاد کا نام نہ لیتے۔

سوائے ایمان والو! شکوے شکائتیں تو چلتی ہی رہتی ہیں اور پھر جنت میں سب ایک دوسرے سے محبت کرنے والے ہونگے۔ اس لئے جہاد کے قافلے رواں دواں ہیں یہ نہ رکتے ہیں اور نہ انتظار کرتے ہیں۔ لہذا خیال رہے کہیں قافلے دور نہ نکل جائیں۔

مبارک ہو ہر اس مسلمان کو جو جتنا حصہ ڈال کر کامیاب ہو جائے..... اپنی جان و مال اپنا سب کچھ... کہ اسکے بعد پھر کچھ اور نہیں ہے۔

اور ہم مبارک باد دیتے ہیں ان جوانوں کو جو افغانستان میں پہنچ کر تاریخ اسلام کی عظیم الشان جنگ میں شریک ہو چکے ہیں اور ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ سب کو اس قافلے کا سپاہی بنا دے۔ آمین

## جہادِ عراق

یہ ایسی تحریک ہے جہاں صورت حال بہت تیزی کے ساتھ تبدیل ہو رہی ہے اور اس میں شریک مجاہدین امریکی فوجیوں سے زیادہ جنگوں کا تجربہ رکھتے ہیں۔ یہ مجاہدین طالبان کی پسپائی کے بعد گھروں کو دلوں میں یہ حسرت لئے ہوئے لوٹے تھے کہ دشمن سے دو بدو مقابلہ نہ ہو سکا، لیکن اب اللہ نے انکی تمناؤں کو پورا کر دیا ہے اور انکے رب کی جانب سے حکم آیا ہے کہ گھر جا کر آرام نہیں کرنا ابھی چھٹی نہیں ہوئی ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے۔

مکتب عشق کے انداز نرالے دیکھے
اسکو چھٹی نہ ملی جس نے سبق یاد کیا

جیسا کہ پیچھے نُعیم ابن حماد کی روایت میں گذرا دجال اپنی خدائی کے اعلان سے پہلے دو سال عراق پر حکومت کرے گا۔ اس روایت کو پڑھ کر ہی عراق کے محاذ کی نزاکت اور اہمیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ نیز وہ احادیث جو فرات اور بقیہ عراق کے بارے میں آئی ہیں وہ بھی مسلمانوں کو بہت کچھ غور و فکر کی دعوت دے رہی ہیں۔

عراق کی اس اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے تمام ابلیسی قوتیں متحد ہو کر سب سے پہلے عراق پر قابض ہوئی ہیں۔ عراق کے مشرق میں اصفہان (ایران) ہے، شمال میں ترکی، شمال مغرب میں

شام، جنوب میں سعودی عرب، جنوب مشرق میں خلیج فارس اور مغرب میں اردن ہے۔ اس طرح جغرافیائی لحاظ سے آئندہ آنے والے حالات میں عراق مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔

عراق میں موجود مجاہدین آنے والے وقت میں مکہ مکرمہ سے لیکر بیت المقدس تک اور خراسان سے لے کر الغوطہ اور اعماق تک سپلائی کا کام کرینگے۔ اور دشمن کی سپلائی اور قافلوں کے لیے مستقل عذاب الٰہی بنے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ ویکیدون کیداً واکید کیداً (وہ کافر اپنی چالیں چلتے ہیں اور میں (اللہ) اپنی تدبیریں کرتا ہوں)۔

عراق کی تازہ صورتحال نے غفلت کی نیند میں پڑے عربوں کو بیدار کر کے رکھ دیا ہے، اب وہاں کھلے عام منبر و محراب سے جہاد کی صدائیں بلند ہو رہی ہیں۔ عوام کے جذبہ جہاد کو اب شاید شہنشائیت کی زنجیریں زیادہ عرصہ تک نہیں روک سکیں گی۔ عرب عوام کے جذبات اور اللہ والوں کی تکبیروں سے اب عرب شہنشائیت کے قلعے زمین بوس ہوا چاہتے ہیں۔ اللہ کے محبوب بندوں کا لہو عمل مکافات بن کر بہت جلد انکو اپنی گرفت میں لینے والا ہے۔

عرب دنیا کی بدلتی صورت حال کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ جامعہ از ہر جیسے اداروں کے اساتذہ اب وہ باتیں علی الاعلان کر رہے ہیں، جو انکی زبانوں سے نکلنا ناممکنات میں سے سمجھا جاتا تھا۔

جامعہ از ہر کے ایک محقق ایک مشہور ٹی وی چینل پر اعلان کرتے ہیں کہ یہودیوں سے نمٹنے کا ایک ہی راستہ ہے کہ انہیں جہاں پاؤ قتل کرو۔ سوال کرنے والا پوچھتا ہے یا شیخ کیا اس سے آپکی مراد حقیقت میں قتل کرنا ہے؟ (گویا وہ کہنا چاہ رہا تھا کہ آپکو پتہ ہے کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟) جواب میں اعتماد بھری آواز آتی ہے۔ جی ہاں

## جہادِ چیچنیا

انتہائی منظم اسلامی تحریک جس نے ماسکو تک کو غیر محفوظ بنا دیا ہے یہاں بسنے والے لوگوں کا تعلق اس قوم سے ہے جنہوں نے ایک زمانے تک اسلامی پرچم کو بلند رکھا اور دنیا کے تین بڑا عظموں ایشیا افریقہ اور یورپ پر اسلام کا جھنڈا گاڑھ دیا۔ چیچن مجاہدین کا تعلق ترک قوم سے ہے جسکے مختلف قبائل تمام وسط ایشیائی ریاستوں (Centeral Asia) میں پھیلے ہوئے ہیں۔ غیرت و حمیت اور ہمت و بہادری کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ کمیونسٹ انقلاب نے ان پر بدترین مظالم ڈھائے 70 سال تک اپنا غلام بنائے رکھا۔ اور کسی کو مسلمان نام تک

نہیں رکھنے دیا گیا۔ ان حالات میں ایمان بچانے والی (بقول مولانا ابو الحسن علی ندویؒ) یہ ترک قوم ہی تھی جنہوں نے اس مشکل دور میں نسل در نسل ایمان کو بچائے رکھا۔ اس وقت وادی فرغانہ ازبکستان (ظہیرالدین بابر کی جائے پیدائش) میں بھی اسلامی نظام کی تحریک چل رہی ہے۔ یہود کو خطرہ ہے کہ اگر چیچن تحریک کامیاب ہوگئی تو تمام وسط ایشاء میں اسلامی تحریکات پھوٹ پڑینگی۔ جسکے بعد روس کا بچاہوا وجود بھی باقی نہیں رہ سکے گا۔

یہ خطہ تمام قسم کے وسائل سے مالا مال ہے معدنی وسائل میں گیس اور یورینیم جیسی دولت یہاں بڑی تعداد میں موجود ہے۔ اسکے علاوہ اللہ تعالیٰ نے اس خطے کو افرادی قوت اور زرخیز زمینوں سے بھی مالا مال فرمایا ہے۔ یہی وہ علاقے ہیں جہاں امام بخاریؒ اور امام ترمذیؒ جیسے محدثین اور عالم اسلام کے بڑے بڑے فقہاء اور صوفیاء پیدا ہوئے، جنکی بدولت ہم آج درس و تدریس کی دولت سے فیضیاب ہورہے ہیں۔ ان تمام علاقوں کو ماوراءالنہر (دریا آمو کے پار کے علاقے) کہا جاتا ہے۔ اہل علم اس نام سے اچھی طرح واقف ہیں۔

## جہادِ فلپائن

ایک ایسا خطہ جہاں یہودی عزائم کے راستہ میں کوئی رکاوٹ نہ تھی۔ جہاں بیٹھ کر وہ تمام جنوب مشرقی ایشیاء پر اپنا کنٹرول جمائے ہوئے تھے۔ تحریک فلپائن انکے عزائم کے راستے میں بہت بڑی رکاوٹ بن کر کھڑی ہے۔ یہ ایسا خطہ ہے جہاں بڑے بڑے یہودی آ کر اپنا مشن پورا کرتے ہیں۔ لیکن جہاد فلپائن نے اگر انکے منصوبوں کو مکمل ختم نہیں کیا تو انکو بہت حد تک خراب ضرور کردیا ہے۔

لہٰذا یہ بھی ابلیسی قوتوں کی نظر میں چبھتا ہوا کانٹا ہے۔ کیونکہ یہ تحریک مکمل اسلامی رنگ میں رنگی ہوئی ہے۔ اور انکی قیادت بھی علماء حق کر رہے ہیں۔ فلپائن ویتنام انڈونیشاء ملیشاء ان تمام خطوں میں دین کا رجحان بہت پایا جاتا ہے۔ یہودی ساہوکاروں نے ان کے وسائل پر ڈاکہ مار کر دولت اکھٹی کی ہے اور ان علاقوں کو پسماندہ رکھا ہے۔ لیکن اب جہاد کی کرنوں نے اس خطے میں بسنے والے مسلمانوں کے دلوں کو ایک نئی روشنی سے آشنا کردیا ہے اور صورت حال تیزی کے ساتھ اسلام کے حق میں جارہی ہے۔

## جہادِ کشمیر

جہادِ کشمیر اور جہاد فلسطین میں بہت حد تک یکسانیت پائی جاتی ہے۔ جس طرح جہادِ فلسطین

یہودیوں کے عالمی منصوبوں کے راستے میں بہت بڑی رکاوٹ ہے اسی طرح اس خطے میں جب تک جہادِ کشمیر جاری ہے یہودی اپنا عالمی منصوبہ کبھی بھی پورا نہیں کر سکتے۔ جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے کہ اب یہودیت کے راستے کی آخری رکاوٹ جذبہ جہاد اور ایٹم بم سے مسلح پاکستان ہے۔ اور ان کے گمان کے مطابق جذبہ جہاد اور ایٹم بم کو پاکستان سے ختم کرنے کے لئے جہادِ کشمیر کو ختم کرنا یہودیوں کی مجبوری ہے۔

ابلیسی قوتیں جہادِ کشمیر کی اس اہمیت سے بخوبی واقف تھیں کہ اس جہاد کی بدولت نہ صرف یہاں بلکہ دنیا بھر میں جہاد کی فضا عام ہو رہی ہے اور اگر یہی سلسلہ چلتا رہا تو آنے والی نسل جہاد کی تکبیروں میں پرورش پائیگی۔ لہٰذا کسی اور تحریک سے پہلے عالمِ کفر نے اس تحریک سے نمٹنے کی ٹھان رکھی ہے۔

دنیا کی مظلوم ترین قوموں میں سے ایک کشمیری قوم ہے جسکے ساتھ ہر دور میں اس نوعیت کا ظلم کیا گیا جو تاریخ عالم میں کسی کے ساتھ نہ کیا گیا ہوگا.....ایک ایسی قوم کہ کبھی اسکی لاشوں پر تجارتی محلات تعمیر کئے گئے تو کبھی زندوں کو ہی بھیڑ بکریوں کی طرح انسانیت کی منڈی میں فروخت کر دیا گیا.....اور وہ بھی جانوروں سے سستے داموں پر۔

اللہ جب کسی قوم کا انتخاب کرتا ہے تو اسکو زمین کی پستیوں سے نکال کر آسمان کی بلندیوں پر پہنچا دیا کرتا ہے۔ اس قوم کو بھی اللہ نے جہاد کے لئے منتخب فرمایا اور تبصرہ نگاروں کے تبصرے، انسانی نفسیات کے ماہرین کی تحقیقات، دانشوروں اور فلسفیوں کے فلسفے اس قوم کے بارے میں اس وقت غلط ثابت ہو گئے جب اس قوم نے جہاد کے پرچم کو بلند کیا، انسانی نفسیات کے ماہر یہ دیکھ کر حیران و پریشان تھے کہ کیا یہ وہی کشمیری قوم ہے جسکو ایک سپاہی ایک ڈنڈے کے ساتھ بکریوں کے ریوڑ کی طرح اکیلا ہنکا کر لیجایا کرتا تھا، جسکے زندہ افراد کو جانوروں کی طرح نیلام کر دیا گیا تھا، عقلیں دنگ رہ گئیں، تجزیے غلط ثابت ہوئے.....جب اس قوم نے جہاد کا نعرہ لگا کر اللہ کی رضا کی خاطر اپنی جانوں کو اس راستے میں پیش کرنا شروع کیا۔

تمام دنیا میں جاری اسلامی تحریکات کا اگر مطالعہ کیا جائے تو یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ قربانیوں کے اعتبار سے جہادِ افغانستان کے بعد سب سے زیادہ قربانیاں کشمیری دے رہے ہیں۔ چودہ سال تک اپنی زمین پر گوریلا جنگ لڑنا ہر کسی کے بس کی بات نہیں۔

جہادِ کشمیر جس نے صرف برہمن کی ہی نہیں بلکہ یہودیوں کی نیندیں بھی حرام کر دیں، ان

کنت اور دل دہلا دینے والی قربانیوں کا نتیجہ ہے۔ اس قوم کی قربانیوں کو بہت قریب سے دیکھنے والے جانتے ہیں کہ قربانیوں کے کتنے ہی میدانوں میں اس قوم نے بہت سوں کو پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ اسکے علاوہ یہ تحریک بے بہا قربانیوں کے باوجود ہمدردی اور مدد کی اس لئے بھی زیادہ مستحق ہے کہ یہ دنیا کی سب سے زیادہ مظلوم تحریک ہے۔ انکے ساتھ جو کچھ ہوتا رہا ہے اور اب ہونے والا ہے شاید اس طرح کسی اور تحریک کے ساتھ نہیں ہوا۔ کتنی حیرت کی بات ہے کہ دشمنانِ اسلام اس تحریک کو بہت گہرائی کے ساتھ سمجھے اور بہت تیزی کے ساتھ اسکے خلاف حرکت میں آئے، لیکن اپنے آج تک اس تحریک کو سمجھ ہی نہ سکے۔ ہزاروں شہداء کا خون بھی انکے سامنے موجود تحفظات کی دھند کو صاف نہ کر سکا۔

اس وقت جو مسائل و خطرات جہادِ کشمیر کو درپیش ہیں وہ غیروں کی سازشوں سے زیادہ اپنوں کی لاپروائی اور اسکا ساتھ نہ دینے کی وجہ سے ہیں۔ اس نااتفاقی کا ہی تو یہ نتیجہ ہے کہ آج بھارت اپنی دیرینہ خواہشوں کو پورا کرنے کے لئے ہمیں مذاکرات کے بھنور میں الجھا رہا ہے،، بیٹیوں کی چادریں بنئے کے ہاتھوں فروخت کی جارہی ہیں، اور سب ہیں کہ محوِ تماشا ہیں.... ہر طرف موت کا سناٹا ہے.... بے حسی اور بے ضمیری کا راج ہے۔

## لہو ہمارا بھلا نہ دینا

پاکستان کے غیور مجاہدین نے اپنے کشمیری مجاہدین سے کچھ عہد و پیمان کئے تھے، کہ خون کے آخری قطرے تک جہاد کو جاری رکھا جائیگا، آخری سانس تک میدان کو گرم رکھا جائے گا، ہاتھ شل ہو جائیں... پاؤں میں چھالے پڑ جائیں لیکن.... منزل کی جانب سفر جاری رکھا جائے گا، جن چراغوں کو سرخ لہو سے روشن کیا گیا ہے، انکی لو کو کبھی مدھم نہیں ہونے دیا جائے گا۔

کشمیری ابھی بھی اپنے عہد پر قائم ہیں، آبلہ پا ہیں پھر بھی عزمِ سفر جوان ہے، روشنی کی دشمن آندھیوں نے ان چراغوں پر یلغار کرنی شروع کر دی ہے، پھر بھی انکو بجھنے نہیں دیا گیا ہے۔ کشمیری تو اپنا عہد نبھا رہے ہیں، اور اندلس کے ان نوجوانوں کی طرح آخری سانس تک ڈٹے رہیں گے، جو امیر غرناطہ عبداللہ کی کم ہمتی اور بزدلی کے باوجود آخری مجاہد تک اسلام اور اپنے ملک کی حفاظت کرتے رہے، اور اپنے رب کی بارگاہ میں سرخرو ہوئے۔

کشمیری مجاہدین بھی آخری سانس تک اس عہد کو نبھاتے رہیں گے، کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ جہاد میں کامیابی صرف علاقہ فتح کرنے کا نام نہیں، بلکہ یہ تو عقیدے کی جنگ ہے، جو اپنے

عقیدے پر آخر تک ڈٹا رہا وہی کامیاب اور فاتح کہلاتا ہے۔ انکے سامنے اسلام کی تاریخ ہے جس میں انھوں نے پڑھا ہے کہ دنیا کا گھٹیا سے گھٹیا مورخ بھی میر جعفر اور میر صادق کو کامیاب نہیں کہتا، بلکہ دنیا انہی کو کامیاب کہتی ہے جو اپنے جسموں کو تو مٹا گئے، لیکن اپنے نظریے اور عقیدے کو بچا گئے، جئے تو عقیدے پر اور جان نکلی تو بھی اپنے عقیدے پر۔ یہ کوئی سیاسی جنگ نہیں، بلکہ شریعت نے اسی لئے اس کو جہاد کہا ہے۔

طاغوتی قوتیں ہم سے اس لئے لڑتی ہیں کہ ہم اللہ کی بالا دستی کا خیال دل سے نکال کر انکے ولڈ آرڈر کے سامنے سر جھکالیں۔ جبکہ ہمارا اصرار ہے کہ ایسا کبھی نہیں ہوسکتا۔ اس کشمکش میں اگر ہماری جان بھی چلی جاتی ہے تو اس حال میں جاتی ہے کہ ہم اپنے عقیدے پر قائم ہوتے ہیں، جبکہ باطل ہم سے اسلئے لڑا تھا کہ وہ ہم کو ہمارے عقیدے سے ہٹادے۔ سوائے عقل والو ذرا بتاؤ تو سہی اگر مجاہدین کسی خطے میں لڑتے لڑتے شہید ہوجائیں تو انصاف سے فیصلہ کرو کہ فاتح کون بنا؟ ہم یا ہمارا دشمن؟ لہٰذا مجاہدینِ کشمیر بھی انشاء اللہ فاتح ہی بننا پسند کرینگے۔

وہ تو اپنے نظریے اور عقیدے پر جانیں قربان کر کے فاتح بن جائیں گے، لیکن کل تاریخ کیا لکھے گی کہ یہ عہد و پیمان تو کسی اور نے بھی کئے تھے، سفر میں ساتھ رہنے کے وعدے کرنے والے تو کوئی اور بھی تھے، چراغوں میں لہو جلانے کی قسمیں تو اوروں نے بھی کھائیں تھیں، تاریخ کے سامنے کیا عذر پیش کیا جائے گا؟ حالات ناموافق تھے؟ حکومت کی پالیسی تبدیل ہوگئی تھی؟ لیکن مورخ کے قلم کو حرکت کرنے سے بھلا کس نے روکا ہے، وہ تو تاریخ کے سینے میں اپنے خنجر سے یہ ضرور تحریر کر جائے گا، کہ شہداء کشمیر سے عہد وفا کرتے وقت حالات کے موافق و ناموافق ہونے کی تو بات نہیں ہوئی تھی، عشق کی راہوں پر قدم رکھتے وقت ایسی تو کوئی شرط نہیں تھی، کیونکہ عشق شرطوں پر نہیں کیا جاتا۔

میں جب اس کشمیری بوڑھے کے بارے میں سوچتا ہوں، جواب سے پہلے بھی دو مرتبہ اپنوں کی بے وفائی دیکھ چکا ہے، تو پریشان ہوجاتا ہوں کہ اس کے دل سے کیا آہ نکلتی ہوگی، میں جب ان ساتھیوں کے بارے میں سوچتا ہوں، جو سخت برفانی راتوں میں ڈوڈہ کے پہاڑوں میں چلتے ہوئے، پیچھے مڑکر دیکھتے ہونگے، کہ قافلے کہاں ہیں، تو انکی نظر میں کسی کی کیا اہمیت رہتی ہوگی؟ کل روزِ محشر جب جموں کے کہساروں، اور وادی کے سبزہ زاروں سے شہداء اٹھ کر آئینگے تو ان سے کس طرح نظریں ملائی جائیں گی؟

وہ خونِ شہداء جس سے وادی کے چنار رنگین ہوئے، امت کی بیٹیوں کی وہ چیخیں جس نے کشمیر کی خاموش فضاؤں کو بوجھل بنا دیا، دریائے جہلم میں بہتی بہنوں کی برہنہ لاشیں، بیٹے کی راہیں تکتی بوڑھی ماں کی پتھرائی آنکھیں، مصائب والم کے پچاس سال جس سے وادی جنت نظیر جہنم میں تبدیل ہوگئی، یہ سب اس لئے برداشت کیا کہ ایک دن برہمن کے کفر سے نجات ملے گی۔ روزِ محشر کوئی ان کے خلاف کیا عذر تراشے گا جب کہ امام المجاہدین، محسنِ انسانیت، محمد عربی ﷺ بھی انکے ساتھ ہونگے۔

مجھے اس بات کی کوئی پریشانی نہیں کہ عشق کی راہوں پر چلنے والوں کا کیا بنے گا، ہم انکے حوصلوں کے بارے میں جانتے ہیں۔ اگر انکے لئے ایک راستہ بند ہوا تو وہ نئے راستے تلاش کرلینگے، اور جو بھی ہو راہِ وفا میں چلتے رہنا ہی کامیابی کہلاتی ہے، تھک کر بیٹھ جانا خواہ کتنے ہی خوبصورت سراب کے قریب ہو، ناکامی ہی کہلاتا ہے۔ سوان دیوانوں کے حوالے سے ہم بہت پر امید ہیں۔

اسلئے جہادِ کشمیر سے محبت کرنے والوں کو دل برداشتہ اور افسردہ نہیں ہونا چاہئے، شہداء کے خون سے تجارت کرنے والے ہر دور میں موجود رہے ہیں، میدانِ جہاد میں چنگاریاں بھڑکاتے گھوڑوں کی ٹاپوں کو، سیاست کے میدان میں گرانے کی کوششیں بھی کوئی نئی نہیں ہیں، آسمان کی بلندیوں میں اڑنے والے عقابوں، اور بلند چٹانوں میں نشیمن بنانے والوں کو خوبصورت گنبدوں کا اسیر بنانے کا درس دینے والے بھی پرانی تاریخ رکھتے ہیں، سو آج جو کچھ جہادِ کشمیر کے ساتھ ہوتا نظر آرہا ہے، نہ تو یہ مجاہدین کی آواز ہے اور نہ ہی ان کشمیریوں کے جذبات ہیں جنکے گھروں تک برہمن کا ظلم پہنچا ہے۔ وہ اپنے مقصد کے حاصل ہونے تک نہ تو مانینگے اور نہ ہی شکست تسلیم کرینگے۔ لہٰذا ڈھل جھیل کے کنارے خوبصورت ہوٹلوں سے لے کر دہلی کے نرم وگداز بستروں تک اور کٹھمنڈو سے لے کروائٹ ہاؤس تک جتنے چاہیں خفیہ مذاکرات کئے جائیں انکے ذریعے جہادِ کشمیر کو بند نہیں کرایا جاسکتا۔

اگرچہ یہ ایک حقیقت ہے کہ ان حالات میں مجاہدین کو بے انتہا پریشانیوں اور تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑیگا، لیکن اس کے بعد تحریک اپنے نئے جنم کے ساتھ ایک نئے انداز میں اپنے پیروں پر کھڑی نظر آئے گی۔ جب مجاہدین اپنوں کی بے وفائیاں دیکھیں گے تو پھر ممکن ہے ''اپنوں'' کی طرف دیکھنا چھوڑ دیں اور تحریک میں عسکری انقلابی تبدیلیاں لے آئیں۔ ایسا ہونا قطعاً ناممکن

نہیں کیونکہ تحریکوں میں ایسے مراحل آیا ہی کرتے ہیں، لیکن ان مراحل کے بعد تحریکوں میں نکھار اور اجلاپن پیدا ہو جاتا ہے۔

چنانچہ مجاہدین ہمت نہیں ہارینگے۔ ہاں البتہ ان سے وعدے کرنے والوں کو ضرور سوچنا چاہئے، کہ ہر ایک سے اس کے وعدے کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ لوگوں کے انفرادی گناہ تو معاف بھی ہو جایا کرتے ہیں لیکن کبھی قوموں کے اجتماعی گناہ بھی معاف ہوئے ہیں؟...اگر بھول گئے ہو تو تم تو صاحب قرآن ہو، اسکی تاریخ اٹھا کر دیکھ لینا، قوم کے اجتماعی گناہ اللہ معاف نہیں کیا کرتا۔ آخرت میں تو نیتوں کے اعتبار سے فیصلہ ہوتا ہے وہ ہو کر رہے گا، اس جرم کا عذاب دنیا میں ہی آجاتا ہے، اور سب پر آتا ہے وہاں یہ نہیں دیکھا جاتا فیصلہ کس نے کیا تھا بلکہ دیکھا یہ جاتا ہے کس نے کیا کیا تھا؟

جہادِ کشمیر صرف کشمیریوں کا مسئلہ نہیں بلکہ یہ ہندوستان کے پچیس کروڑ مسلمانوں اور چودہ کروڑ پاکستانیوں کی امن وسلامتی اور بقاء کا ضامن ہے۔ بھارت کی اگر جہادِ کشمیر سے جان چھوٹ جاتی ہے تو اسکے بعد اسکے ناپاک عزائم کے راستے میں کوئی اور چیز رکاوٹ نہیں ہے۔

ہفت روزہ تکبیر کے شمارہ ۲۵ نومبر تا یکم دسمبر ۲۰۰۴ میں جارج فریڈ مین کے حوالے سے ایک رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ ڈاکٹر فریڈ مین ''اسٹریفور گلوبل انٹیلی جنس'' نامی ایک پرائیویٹ کمپنی کا سربراہ ہے۔

فریڈ مین نے نیشنل پبلک ریڈیو کو ایک انٹرویو میں پاکستان کے خلاف بکواس کی ہے جس میں اس نے کہا'' امریکہ آئندہ موسمِ بہار تک شمال مغربی پاکستان پر حملہ کردیگا، اور اگر پاکستان اس حملے کی تاب نہ لا سکا تو امریکہ اور بھارت مل کر پاکستان پر قبضہ کر لینگے۔

فریڈ مین نے اپنی کتاب ''امریکاز سیکرٹ وار'' اور اپنے مختلف انٹرویوز میں دعویٰ کیا ہے کہ پاکستان پر حملہ امریکہ کی ضرورت ہے، کیونکہ القاعدہ کی کمانڈ پوسٹ پاکستان کے قبائلی علاقوں میں منتقل ہو چکی ہے، اور دہشت گردی کے خلاف جنگ جیتنے کے لئے اس کمانڈ پوسٹ کا تباہ کیا جانا ضروری ہے۔ جارج فریڈ مین کے خیال میں امریکہ کو پاکستان پر حملہ بہت پہلے کر دینا چاہئے تھا، لیکن چونکہ اس حملے کے لئے اس علاقے میں امریکہ کے پاس کافی فوج موجود نہیں ہے اس لئے حملہ آئندہ موسمِ بہار تک مؤخر کر دیا گیا ہے۔ اپنے اس دعوے کے ثبوت میں فریڈ مین نے پینٹا گون کے ایک ترجمان کا بھی حوالہ دیا جس نے غلطی سے امریکی پلان میڈیا کو بتا دیا تھا، تاہم

بعد میں امریکن میڈیا نے پینٹاگون کی مدد کرتے ہوئے اس پلان کو میڈیا میں زیادہ نہیں اچھالا۔
(ہفت روزہ تکبیر)

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو کافروں کی دشمنی اور ناپاک ارادوں سے آگاہ فرمایا: یا ایھا الذین آمنوا لا تتخذوا بطانۃً مِن دُونِکم لا یَألُونکم خبالاً. وَدّوا ما عَنِتّم قد بَدَتِ البَغضاءُ مِن اَفوَاھِھِم وما تُخفی صُدورُھم اکبرُ. قَد بَیَّنّا لکم الأیاتِ اِن کُنتم تَعقِلُون.

ترجمہ: اے ایمان والو ! اپنے علاوہ (غیروں) کو رازدار نہ بناؤ۔ وہ (کافر) تمہیں دھوکہ دے کر برباد کرنے میں کوئی کسر نہ رکھیں گے، انکی دلی خواہش ہوتی ہے کہ وہ تمہیں مشکل میں ڈالدیں، (یہ حقیقت ہے کوئی مفروضہ نہیں کیونکہ) انکی باتوں سے (تمہارے بارے میں) انکا بغض ظاہر ہو چکا ہے اور (اس کے علاوہ) جو انکے دلوں میں چھپا ہے وہ اس سے بھی زیادہ ہے۔ ہم نے تمہارے لئے نشانیاں واضح کردی ہیں اگر تم کو کچھ عقل ہو تو (حقیقت کو سمجھو)۔

اسلام دشمنوں کا بغض اللہ تعالیٰ انکی زبانوں سے اس لئے ہی ظاہر کراتا ہے تاکہ ملک وملت سے محبت کرنے والے اپنے دشمنوں سے ہوشیار رہیں۔ خوش فہمی کی جنت میں رہنے والے اس طرح کے بیان کو پڑھکر یہی کہیں گے کہ یہ حقیقت کے خلاف ہے، اور امریکہ پاکستان کا اسٹریٹیجک پارٹنر ہے۔

لیکن وہ لوگ جن کے دلوں میں ایمان کی کرنیں زندہ ہیں، جو مساجد و مدارس کو بچانا چاہتے ہیں، جو اپنی بہنوں اور بیٹیوں کی عصمتوں کے پاسبان ہیں، اور وہ لوگ جنکی رگ و پے میں وطنِ عزیز کی محبت گہرائیوں تک اتری ہوئی ہے اور جو اس کے لئے اپنا سب کچھ قربان کردیتے ہیں، انکو یہ بات زیب نہیں دیتی کہ وہ ملک وملت کی حفاظت کے معاملے میں ذرہ برابر سستی اور کاہلی کا مظاہرہ کریں۔

## نازک حالات اور مسلمانوں کی ذمہ داریاں

حضرت مہدی سے متعلق احادیث کو پڑھنے کے اور دجال کے بارے میں احادیث کو سمجھنے کے بعد اب یہ بات آسانی سے سمجھ میں آجاتی ہے کہ اس وقت دنیا کے اسٹیج پر جو کچھ ہو رہا ہے یہ حق و باطل کے درمیان جنگ کا آخری معرکہ ہے۔ اب ابلیس کی ساری محنت و توانائیاں اس بات پر لگی ہوئی ہیں کہ ساری دنیا میں اسکی حکومت قائم ہو جائے تاکہ (اپنے گمان کے مطابق) تاریخِ

انسانی کو تباہ کن انجام سے ہمکنار کردے اور انسان کو اللہ کی نظر میں گرادے کہ یہ انسان تیری دی ہوئی ذمہ داری کو نہ نبھا سکا۔

ابلیس کے اس مشن میں ابلیس کے دیرینہ حلیف، اللہ کے دشمن اور انسانیت کے مجرم یہودی سب سے بڑھ چڑھ کر لگے ہوئے ہیں۔ انکے ساتھ ابلیس کے تمام چیلے جنات میں سے ہوں یا انسانوں میں سے بھرپور طریقے سے ان کا ساتھ دے رہے ہیں۔ اب انھوں نے صاف صاف کہنا شروع کر دیا ہے کہ انکی جنگ مشن کے مکمل ہونے تک جاری رہے گی مقاصد کے حصول تک وہ لڑتے رہیں گے۔

یہ وہ جملہ ہے جو آپ بش اور دیگر کفر کے سرداروں کی زبان سے بار بار سن رہے ہیں۔ ہم سوئے ہوئے مسلمانوں سے پوچھتے ہیں کہ اے غفلت کے صحراؤں میں بھٹکنے والو! خطرات کو دیکھ کر آنکھیں بند کر لینے والو! وہ کونسا مشن ہے جو ابھی تک مکمل نہیں ہوا؟ مشن اگر طالبان تھے تو وہ انکے مطابق جا چکے، مشن اگر القاعدہ تھی تو وہ (ان کے بقول) ٹوٹ چکی، مشن اگر عراق کی عسکری قوت تھی تو وہ بھی ختم ہو چکی، لیکن بش ابھی بھی کہتا ہے کہ مشن پورا ہونے تک جنگ جاری رہے گی۔ اسکا مطلب یہ ہے کہ مشن آگے کوئی اور ہے...... کفر کے سردار اس مشن کو مکمل کرنا چاہتا ہیں۔

بش ایک ایسے ملک کا صدر ہے جو یہودیوں کا غلام ہے جس صدر کا بیڈ روم بھی یہودیوں کی نظروں سے محفوظ نہیں رہتا۔ اس کا تعلق عیسائیوں کے فرقے WASP سے ہے۔ جنکی بنیادی اسرائیلی ریاست کا قیام ہے جنکا نظریہ یہ ہے کہ انکی زندگی یہودیوں کی مرہونِ منت ہے۔ دنیا سے اگر یہودی ختم ہو گئے تو دنیا ختم ہو جائیگی لہذا یہودیت کی حفاظت بش کی قوم اپنا مذہبی فریضہ سمجھتی ہے ،اس قوم کی حفاظت جس پر کتے، بلی سانپ اور بچھو بھی لعنت بھیجتے ہیں۔ قرآن میں ہے:

انّ الّذین یکتمون ما انزلنا من البیّنٰت و الھدیٰ من بعد ما بیّنٰہ للنّا سِ فی الکتاب اؤلٰئک یلعنھم اللہ ویلعنھم اللّٰعنون.

ترجمہ: بیشک جولوگ ہمارے نازل کردہ واضح دلائل اور ہدایت کو چھپاتے ہیں بعد اسکے کہ ہم نے اس کو لوگوں کے لئے کتاب میں کھول کر بیان کیا ہے، تو ان پر اللہ کی لعنت اور تمام لعنت کرنے والوں کی لعنت ہے۔ جس طرح دجال کے آلہ کار مشن کے مکمل ہونے تک پیچھے ہٹنے کا ارادہ نہیں رکھتے اسی طرح اللہ کے مجاہد بھی اپنے مشن کی تکمیل تک میدان میں ڈٹے رہیں گے۔ اور جس دن کا یہودی انتظار کر رہے ہیں کہ جب ان کا خدا دجال آئے گا تو ساری دنیا میں انکی

عالمی حکومت قائم اور کرے گا، در حقیقت یہ وہ دن ہوگا جو یہودیوں کی بربادی کا آخری دن ہوگا جہاں ان کو پتھر اور درخت بھی پناہ نہیں دیں گے۔

اللہ کے مشن کو مکمل کرنے کے لئے تمام دنیا میں ایمان والے اللہ کے دشمنوں سے قتال کر رہے ہیں۔ مشن ایک ہے محاذ مختلف ہیں جنگ ایک ہے خطے تقسیم ہیں۔ دشمن ایک ہے چہرے الگ الگ ہیں، یہ جہاد کرتے رہے، کر رہے ہیں اور فتح یا شہادت تک کرتے رہینگے۔ نہ دشمن کی قوت انکے عزائم کو کمزور کر سکتی ہے اور نہ اپنوں کی بے وفائیاں انکے قدموں کو ڈگمگا سکتی ہیں۔ یہ عزم وہمت کی وہ چٹانیں ہیں جن سے ٹکرا کر روس کا سرخ سمندر اپنا سر پھوڑ چکا ہے، یہ جذبوں اور حوصلوں کے وہ طوفان ہیں۔

جن سے نکلنے والی بجلیوں نے دجالی قوتوں کے عسکری اور اقتصادی غرور (ولڈ ٹریڈ سینٹر اور پینٹا گون) کی علامات کو زمین بوس کر کے رکھ دیا ہے، یہ اللہ کے دشمنوں کے لیے ایک مکافات عمل ہیں جو سزا دینے پر آئیں تو ایٹم بم کا انتظار نہیں کرتے بلکہ اپنے جسموں کو بم بنا کر اللہ کے دشمنوں کو اڑا دیا کرتے ہیں، ہاں بھلا اب یہ دشمن کی قوت سے کس طرح مرعوب ہو سکتے ہیں، اب تو رحمانی امداد انکی آنکھوں کے سامنے آتی ہے، یہ بھلا مایوسیوں کا شکار کیوں ہونے لگے کہ اب تو قوم کے بزرگ انکے سروں پر ہاتھ رکھنے لگے ہیں، ان دیوانوں کو اب کون کم ہمت بنا سکتا ہے جنکی مائیں انکے ساتھ جانے کی فرمائشیں کرتی ہوں، ہاں، اب تو بہنیں بھی بھائیوں کی شہادت پر جشن مناتی ہیں، انکے مشن میں انکا ہاتھ بٹاتی ہیں، اب تو ان جوانوں کے حوصلے پہلے سے زیادہ بلند ہو چکے ہیں کہ آقائے مدنی ﷺ کی بشارتوں کو لوٹنے کا وقت آ گیا ہے۔ اس وقت طرح طرح کی مشکلات اور تکالیف کے باوجود اللہ کے مشن کو پورا کرنے کے لئے اللہ کے سپاہی افغانستان، کشمیر فلسطین، عراق، فلپائن، انڈیا اور دیگر محاذوں پر ڈٹے ہوئے ہیں۔ اور ہر ایمان والے کو اپنے عمل سے دعوت دے رہیں کہ اے مقصدِ ربانی کو بھول کر دنیا کے ہنگاموں میں گم ہو جانے والو! خود کو تاویلوں، علتوں اور مصلحتوں میں الجھا لینے والو! اے دنیا کے فانی حسن کے پیچھے بھاگنے والے جوانو! آؤ ہم تمہیں اس حسن کے بارے میں بتاتے ہیں جس کو سن کر دلہا نئی نویلی دلہن کو حجلہ عروسی میں چھوڑ کر چلے جایا کرتے ہیں۔ اے دنیا کے نشے میں خود کو ڈبونے والو! ادھر آؤ ہم تمہیں ایسا نشہ پلاتے ہیں کہ جنت میں جا کر بھی جس (شہادت) کا نشہ نہیں اترا کرتا۔ اے خود کو تجارت میں ڈبو دینے والو! اس تجارت کی طرف آؤ جس میں صرف فائدہ ہی فائدہ ہوا کرتا ہے، اے حکمرانو! جہاد کی راہوں کے راہی بن جاؤ پھر دنیا کی بادشاہتیں تمہارے قدموں میں ہونگی۔

اے محمدِ عربی ﷺ کے غلامو! ایمان بچانے کے لئے جان گنوا دینا، جان بچانے کی خاطر ایمان نہ گنوانا، اس لشکر کی مدد کرو جس طرح بھی کر سکتے ہو۔ اور خود کو بھی تیار کرو کہ حضرت مہدی کے ساتھ وہی تو ہونگے جن کو جنگ لڑنی آتی ہوگی اور جنگ بھی کیسی الملحمۃ الکبری (خطرناک جنگِ عظیم)..... اپنے کانوں کو ڈیزی کٹر اور کروز کی چنگھاڑ کا عادی بنالو، تا کہ کل جہنم کی چنگھاڑ سے بچ سکو (لھم فیھا زفیر و شھیق) یہ کسی ایک جماعت کا لشکر نہیں یہ سب کا لشکر ہے۔ ہر کلمہ پڑھنے والے پر اسکی مدد کرنا فرض ہے، یہ تمہارے بچے ہیں تمام آپسی اختلافات کو بھلا کر، ذاتی اناؤں کی دیواروں کو مسمار کر کے، سب کے متحد ہونے کا وقت آگیا ہے، فرشتے تمہاری نصرت کے لئے تیار کھڑے ہوئے ہیں تمہاری حوریں بن سنور کر تمہاری راہیں تک رہی ہیں، تم سے پہلے شہادت پانے والے تمہیں خوشخبری سنا رہے ہیں (لا خوف علیھم و لا ھم یحزنون) کہ نہ تو ان کو خوف ہوگا اور نہ کسی بات کا ملال ہوگا۔

## خلاصہ واقعاتِ احادیث

چونکہ آپ ﷺ نے حضرت مہدی اور دجال سے متعلق واقعات کو ترتیب وار بیان نہیں فرمایا، اسلئے ترتیب کے بارے میں یقین سے کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ البتہ آپ ﷺ نے حضرت مہدی کے خروج والے سال کچھ نشانیاں بیان فرمائی ہیں۔ لیکن یہاں پھر یاد دلا دیں کہ واقعات کی ترتیب حتمی نہیں ہے۔

## خروجِ مہدی سے قریب ترین واقعات

حضرت مہدی کا خروج ذی الحجہ (حج) کے مہینے میں ہوگا۔ اس سے پہلے نفس زکیہ کو شہید کر دیا جائے گا۔ عرب کے کسی ملک کے بادشاہ کی موت اور اس پر اختلاف ہوگا۔ رمضان میں خوفناک آواز آئے گی۔ ذی قعدہ (ذی الحجہ سے پہلے آتا ہے) کے مہینے میں عرب قبائل میں انتشار ہوگا جسکے نتیجے میں لڑائیاں ہونگی۔ حج کے موقع پر حاجیوں کو لوٹا جائے گا اور حاجیوں کا قتلِ عام ہوگا۔ شام (یعنی اردن، اسرائیل، سیریا میں سے کہیں) میں سفیانی اقتدار میں آئے گا اور ایمان والوں پر مظالم ڈھائے گا، دریائے فرات پر جنگ ہو رہی ہوگی۔

## جنگِ عظیم کے مختلف محاذ

غزوہ ہند اور رومیوں سے جنگ والی احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت مہدی کے خروج

کے وقت کافروں اور مسلمانوں کے درمیان ہونے والی جنگوں کے دو بڑے محاذ ہونگے۔ پہلا محاذ عرب کی ساری سرزمین ہوگی جہاں مختلف جگہوں پر مجاہدین اور کفار میں جنگ ہو رہی ہوگی جن میں خاص طور پر فلسطین، عراق اور شام قابلِ ذکر ہیں، اس محاذ پر حضرت مہدی کا ہیڈ کوارٹر دمشق کے قریب الغوطہ میں ہوگا جہاں سے وہ تمام مجاہدین کی کمانڈ کرینگے۔ جبکہ دوسرا محاذ ہندوستان کا ہوگا۔ حدیث میں اس محاذ کے مرکز کا ذکر نہیں ہے۔

## عرب کا محاذ

عرب والے محاذ کی ترتیب احادیث کی روشنی میں کچھ یوں بنتی ہے۔ حضرت مہدی کے خروج کی خبر ملتے ہی انکے خلاف ایک لشکر آئے گا۔ جو بیداء میں دھنس جائے گا۔

یہ خبر سن کر شام کے ابدال اور عراق کے اولیاء حضرت مہدی کے ساتھ مل کر قتال کرنے کے لئے اس لشکر میں آکر شامل ہو جائینگے۔ پھر ایک قریشی جو سفیانی کے لقب سے مشہور ہوگا اس کے لشکر سے حضرتِ مہدی جنگ کرینگے۔ یہ جنگِ کلب ہوگی۔ اس میں مسلمان فاتح ہونگے۔

پھر حضرت مہدی دمشق کے قریب الغوطہ کے علاقے میں پہونچ کر اپنا مرکزی ہیڈ کوارٹر بنائیں گے۔ یمن اور خراسان سے مجاہدین کے لشکر بھی آئینگے۔ رومی عیسائی مسلمانوں کے ساتھ امن معاہدہ کرینگے۔ پھر یہ دونوں مل کر اپنے عقب کے مشترکہ دشمن سے جنگ کرینگے اور فاتح ہونگے۔

پھر عیسائی معاہدہ شکنی کرینگے اور تمام کافر پھر اکٹھے ہو کر آئینگے اور اعماق (دابق) میں اترینگے۔ اور مسلمانوں سے اپنے مطلوبہ افراد مانگیں گے۔ پھر اعماق میں گھمسان کی جنگ ہوگی۔ اس جنگ میں اللہ مجاہدین کو فتح دیگا۔ اسکے بعد روم کی طرف جائیں گے[1] فتح کرلینگے۔ یہاں دجال کے نکلنے کی خبر سنیں گے۔ لہٰذا وہاں سے واپس آئینگے۔

دجال اپنے مخالف ملکوں میں تباہی پھیلائے گا۔ یہ عرصہ مسلمانوں پر بہت آزمائشوں اور پریشانیوں کا ہوگا۔ ایک تہائی مسلمان جہاد چھوڑ کر دنیاداری میں پڑ جائیں گے۔ ایک تہائی دجال سے لڑتے ہوئے شہید ہو جائیں گے۔ باقی ایک تہائی دجال کے سخت محاصرہ میں ہونگے۔ اور وقتاً فوقتاً دجال کے لشکر پر حملے کر رہے ہونگے۔ پھر جب فیصلہ کن حملے کی تیاری کر رہے ہونگے تو

---

حاشیہ [1] ضروری نہیں کہ جس لشکر نے قسطنطنیہ فتح کیا ہو وہی روم کی طرف جائے۔ (بلکہ یہ لشکر دوسرا بھی ہو سکتا ہے) اور ویٹیکن سٹی (اٹلی کا شہر جہاں پاپ جان پال ہوتا ہے)۔

عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا۔

## ہندستان کا محاذ

دوسری جانب ہندوستان والے محاذ پر مجاہدین ہندوؤں سے جنگ کررہے ہونگے، حدیث میں اس محاذ کی زیادہ تفصیل نہیں آئی ہے۔ البتہ اس محاذ پر موجود دشمن کو دیکھتے ہوئے یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ محاذ بھی انتہائی خطرناک ہوگا۔ ابتدا میں مسلمانوں کو بہت دشواریوں کا سامنا کرنا پڑیگا، پھر مجاہدین ہندوؤں کو شکست دیتے ہوئے آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائینگے اور اس طرح پورے ہندوستان پر اسلام کا پرچم لہرادینگے، ہندوؤں کے بڑے بڑے لیڈروں اور جرنیلوں کو زندہ گرفتار کر کے لائینگے، جب واپس آئینگے تو خبر ملے گی کہ عیسیٰ ابن مریم تشریف لا چکے ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام مجاہدین کی قیادت کریں گے اور دجالی فوج سے قتال کریں گے۔ اللہ کا دشمن دجال ملعون سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھ کر بھاگے گا لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال ملعون کو لُد پر قتل کردینگے۔ پھر صلیب توڑ دینگے۔ اور خنزیر کو قتل کردینگے۔ پھر یاجوج ماجوج آئیں گے اور ہر طرف تباہی پھیلائیں گے۔ اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کو حکم فرمائے گا کہ میرے بندوں کو لے کر طور کے پہاڑ پر چلے جاؤ۔ چنانچہ عیسیٰ علیہ السلام مسلمانوں کو لیکر کوہ طور پر چلے جائیں گے۔ پھر وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے اور اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کی گردنوں میں ایک پھوڑا پیدا کردے گا ۔اس طرح وہ سب مرجائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ بارش سے ساری جگہ کو صاف کردے گا۔ ان گھسان کی جنگوں کے بعد تمام عالم میں اسلامی حکومت قائم ہوجائے گی۔ ہر طرف امن وامان ہوگا۔ کوئی پریشان حال نہ ہوگا، کسی کو کسی سے کوئی تکلیف نہیں ہوگی، زمین اپنے خزانے باہر نکال دیگی، آسمان سے بارش برسے گی۔ اس طرح چالیس سال تک یہی سلسلہ چلتا رہے گا۔ پھر دھیرے دھیرے دنیا سے ایمان والے اٹھنے شروع ہوجائیں گے اور جب قیامت آئے گی تو صرف کافروں پر آئے گی۔

## دجال کا ذکر قرآن کریم میں

دجال کے بارے میں یہ سوال ذہن میں آتا ہے کہ اگر اس کا فتنہ اتنا زیادہ اہم ہے تو اس کو قرآن نے کیوں نہیں بیان کیا؟ اس کے بارے میں علماء کرام نے مختلف جوابات لکھے ہیں۔ بخاری شریف کی شرح فتح الباری میں علامہ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں: ''اس کا ایک جواب تو یہ ہے کہ دجال کا ذکر قرآن کریم کی اس آیت میں کیا گیا ہے۔

یوم یاتی بعض آیاتِ ربک لایَنفعُ نفساً ایمانُھا

ترجمہ: جس دن آپ کے رب کی بعض نشانیاں آئیں گی تو کسی کو اس کا ایمان فائدہ نہ دے گا۔ ترمذی شریف میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ تین چیزیں ایسی ہیں کہ جب وہ ظاہر ہو جائیں گی تو ایسے شخص کا ایمان لانا جو پہلے ایمان نہیں لایا تھا، اس کو فائدہ نہ دیگا، (وہ تین چیزیں یہ ہیں) دجال، دابۃ الارض، سورج کا مغرب سے نکلنا۔ امام ترمذیؒ نے اس روایت کو صحیح کہا ہے[1]۔ اور تفسیرِ بغوی میں ہے کہ دجال کا ذکر قرآن میں آیا ہے۔ اور وہ آیت یہ ہے:

لخلق السمٰوات والارض اکبر من خلق الناس

(آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنا انسان کے پیدا کرنے سے بڑا ہے) یہاں الناس سے مراد دجال ہے۔" (فتح الباری ج: ۱۳ص:۹۲)۔

اس کے علاوہ ابوداؤد کی شرح عون المعبود میں یہ ذکر ہے: "اللہ تعالیٰ کا یہ قول لینذر باسا شدیدا (تاکہ ان کو سخت عذاب سے ڈرائے) اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے لفظِ باس کو شدت کے ساتھ اور اپنی جانب سے قرار دیا ہے۔ لہٰذا اس کے رب ہونے کا دعویٰ کرے اور اس کے فتنے اور قوت کی وجہ سے یہ کہنا مناسب ہے کہ اس آیت سے مراد دجال ہو"۔

## فتنہ دجال اور ایمان کی حفاظت

یہ شہادت گہہِ الفت میں قدم رکھنا ہے
لوگ آسان سمجھتے ہیں مسلماں ہونا

تاریک فتنوں کے مہیب سائے دن بدن انسانیت کو اپنی گرفت میں لئے چلے جارہے ہیں، ایمان والوں کے لئے یہ انتہائی آزمائش کی گھڑی ہے۔ کفر کی جانب سے ادھر یا ادھر کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ یہ ہر مسلمان کو سمجھ لینا چاہئے کہ اس امتحان گاہ میں گذرے بغیر جنت و جہنم کا فیصلہ نہیں ہو سکتا قرآن میں ارشاد باری ہے:

اَم حَسِبتُم اَن تَدخُلوا الجنّۃَ ولمّا یَعلَمِ اللہُ الذین جٰھدوا مِنکُم ویَعلَمَ الصّا برین .

ترجمہ: (اے مسلمانو!) کیا تم نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ یوں ہی جنت میں داخل کردئے جاؤ گے حالانکہ ابھی تو اللہ نے یہ ظاہر ہی نہیں کیا کہ تم میں جہاد کرنے والا کون ہے اور ثابت قدم رہنے والا کون؟

---

حاشیہ [1] لہٰذا اس آیت میں دجال کا بھی ذکر ہے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ کی حدیث قران کریم کی تفسیر کرتی ہے۔

یہ اللہ کا قانون ہے اور اللہ کے قانون کبھی تبدیل نہیں ہوتے۔آپ نے ان تمام احادیث کو پڑھا۔تمام احادیث میں حضرت مہدی اور سیدنا عیسیٰ ابن مریمؑ کی آمد کا مقصد واضح الفاظ میں قتال بتایا گیا ہے کہ وہ کفار کے خلاف مجاہدین کی قیادت کرینگے۔اس لئے ہر مسلمان کو اپنے ایمان کی فکر کرنی چاہئے اور ایمان بچانے کے لئے اپنے دل میں جذبہ جہاد اور شوق شہادت پیدا کر کے اسکی عملی تیاری کرنی چاہئے۔جہاد کے لئے اللہ تعالیٰ نے جہادی تربیت کا حکم فرمایا ہے۔ اور اگر کوئی یہ کہتا ہے کہ ابھی تو حضرت مہدی کا دور بہت دور ہے لہٰذا بعد میں جہاد کی تربیت حاصل کر لینگے تو اس بارے میں قرآن کریم نے ایک اصول بیان فرمایا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَو اَرادوا الخُروجَ لَاَعدّوا له عُدّة

ترجمہ: اگر (وہ منافقین جہاد میں) نکلنا چاہتے تو جہاد کے لئے سامان (وغیرہ) تو اکٹھا کرتے۔

جیسا کہ پیچھے بتایا گیا کہ مسلمانوں کو بہکانے کے لئے ابلیسی قوتوں کی جانب سے جھوٹے مہدی کو منظرِ عام پر لایا جاسکتا ہے۔لہٰذا آقائے مدنی ﷺ نے جو نشانیاں حضرت مہدی کی بیان فرمائی ہیں ان کو ذہن نشیں رکھنا چاہئے۔اس کے علاوہ چند باتیں اور ہیں جن پر عمل کر کے فتنوں سے بچنے میں انشاء اللہ مدد ملے گی:

۱۔ چونکہ دجال کے دور میں حقیقت اتنی نہیں ہوگی جتنی کہ افواہیں اور پروپیگنڈہ ہوگا۔اور اس پروپیگنڈہ کو پھیلانے کا سب سے مؤثر ذریعہ جدید ذرائع ابلاغ (اخبار، ریڈیو، ٹی وی وغیرہ) ہیں۔لہٰذا جدید کمیونیکیشن (ٹیلی فون، موبائل، انٹرنیٹ وغیرہ) اور دیگر جدید سہولیات کا خود کو محتاج نہ بنائیں بلکہ ابھی سے ایسی عادت بنالیں کہ اگر کل یہ سارا نظام آپ کو چھوڑنا پڑے تو اس صورت میں آپ کیا کرینگے؟ لہٰذا اس پر کم سے کم اعتماد ہی دنیا و آخرت کے لئے فائدہ مند ثابت ہوگا۔

۲۔ اگر دجالی مغربی میڈیا کو سنیں تو اس وقت ذکر و اذکار کرتے رہنا چاہئے۔

۳۔ زبان کا فتنہ: اس دور میں دجالی قوتوں کی کوشش ہوگی کہ وہ حق اور اہلِ حق کے خلاف اتنا پروپیگنڈہ کریں کہ اسکے زور میں حق دب کر رہ جائے۔اس لئے اگر آپ کوئی خبر مغربی میڈیا کی جانب سے سنتے ہیں تو اپنے موبائل سے یا زبانی اس وقت تک کسی اور کو نہ بتائیں جب تک کہ صورتِ حال واضح نہ ہوجائے۔اس طرح آپ دجالی قوتوں کے پروپیگنڈے کے اثر کو اگر بالکل ختم نہیں، تو اس کا زور ضرور توڑ دینگے۔قرآن کریم نے کافروں کی اس کوشش کو یوں بیان فرمایا ہے:

وَقالَ الَّذین کفروا لا تَسمَعوا لِھٰذا القرآنِ وَالْغَوا فیه لَعَلّکم تَغلِبون.

ترجمہ: اور کافروں نے (لوگوں سے) کہا اس قرآن کو نہ سنو اور (جب مسلمان اس کو پڑھیں یا دعوت دیں تو) اس کے مقابلے میں (زور و شور سے) لغو باتیں کرو (کہ اس قرآن کو کوئی سن نہ سکے، اور صحیح بات لوگوں تک نہ پہونچ سکے اور) تا کہ تم غالب آجاؤ۔

۴۔جب کسی مسئلے کو دجالی قوتوں کی جانب سے مشتبہ بنا دیا جائے اور صحیح اور غلط کا فیصلہ کرنا مشکل ہو جائے، تو اس وقت ایمان والوں کے لئے جدید مادی وسائل کے ذریعے معلومات کے بجائے اللہ ہی کی طرف رجوع کرنے میں خیر ہوگی۔ کیونکہ حالات کو دجال کی آنکھ سے دیکھنے والے اور اللہ کے نور سے دیکھنے والے برابر نہیں ہو سکتے۔ جیسا کہ ارشاد ربانی ہے:

اَفَمَن شَرَحَ اللّٰہُ صَدرَہٗ للاسلامِ فھو علیٰ نورٍ من ربہ ۔

تو کیا وہ شخص جس کے سینے کو اللہ نے اسلام کے لئے کھول دیا ہو تو وہ اپنے رب کے نور پر ہے۔ (دوسرے جیسا ہو سکتا ہے)

۵۔دل کی اسکرین کو صاف کریں: عقل و خرد رکھنے والے مسلمان بھائی جب مغربی میڈیا کی حقیقت کو سمجھ جائیں اور انکے ٹیلی ویژن اور کمپیوٹر کی اسکرین پر حالات کی تصویر دھندلانے لگے ،تو اس وقت انکے لئے، کہیں دائیں بائیں دیکھنے کے بجائے، اپنے سینے میں موجود چھوٹی سی اسکرین کو صاف کرنا ہی زیادہ بہتر ہوگا، اور پھر وہ دیکھیں گے کہ صاف ہونے کے بعد یہ ننھی سی اسکرین وہ مناظر دکھائے گی جو آپ ساری عمر جدید سے جدید ٹیکنالوجی استعمال کر کے بھی نہیں دیکھ سکتے تھے۔ ارشادِ ربانی ہے۔

یا ایھا الّذین اٰمنوا اِن تَتقوا اللہَ یَجعلُ لکم فُرقانا۔

ترجمہ: اے ایمان والو اگر تم اللہ سے ڈرو گے تو اللہ تمہیں "فرقان" عطا کر دے گا۔

یہ فرقان ہی وہ اسکرین ہے جس کے ذریعے عام آنکھ سے نہ نظر آنے والی چیزیں بھی نظر آنا شروع ہو جاتی ہیں۔ بندے کا تعلق ملاء اعلیٰ (رحمانی قوتوں) سے جڑ جاتا ہے جہاں دنیا کے انتظامی معاملات طے پاتے ہیں، اور جہاں تجلی الٰہی پڑتی ہے[1]۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو بصیرت عطا کر دیتا ہے، پھر وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔

۶۔سورہ کہف کی ابتدائی آیات

---

حاشیہ [1] تفصیل کیلئے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ کی کتاب حجۃ اللہ البالغہ دیکھیں۔

فتنہ دجال سے بچنے کے لئے نبی کریم ﷺ نے سورہ کہف کی جن ابتدائی آیات کا حکم فرمایا آپ ان کا مضمون پڑھ کر دیکھیں تو ان آیات میں مندرجہ ذیل باتیں بیان کی گئی ہیں:

ا: اللہ کی حمد وثناء کے بعد قرآن کریم کا حق وسچ نبی کریم ﷺ پر نازل ہونا۔

الحمد لله الذی الایه

۲۔ اللہ کی نافرمانی کرنے والوں کو دنیا وآخرت میں پیش آنے والے انتہائی سخت آفات ومصائب سے ڈرانا[1]۔ لِيُنذر بَاساً شديداً

۳۔ ہر حال میں اللہ کی فرمانبرداری کرنے والوں کو دائمی راحت وآرام کی بشارت۔

ويبشّر المومنين الذين ۔ الايه

۴۔ اوران لوگوں کو بھی سخت حالات سے ڈرانا جو اللہ تعالیٰ کا بیٹا رکھنے کا نظریہ رکھتے ہیں۔

ويُنذر الذين قالوا اتّخذ الله ولداً

۵۔ دنیا کی رونقوں کی ناپائیداری بتا کر زہد وتقویٰ (Self denial) اختیار کرنے کی ترغیب دینا۔

وانّا لجعلون ما عليها صعيداً جُرُزاً

۶۔ اصحاب کہف کا واقعہ بیان کر کے اس سے بڑے واقعات کے لئے ذہن کو تیار کرنا۔ ام حسبتَ انّ اصحابَ الكهف والرقيم كانوا من ايٰاتنا عجبا

۷۔ اصحاب کہف کی دعا

ربّنا اٰتنا مِن لَدُنک رَحمۃً وَهَیِّی لَنا مِنْ اَمْرِنا رَشَداً میں حق کے مشتبہ ہو جانے کے وقت دو چیزیں اللہ سے مانگنے کی تعلیم۔

(۱) اے ہمارے رب ہم کو خاص اپنی جانب سے استقامت عطا فرما (۲) اور ہمارے معاملے (بتوں سے بغاوت اور صحیح دین کے بارے) میں ہماری رہنمائی فرما۔

لہٰذا ان آیات کو روز تلاوت کر کے ان پر عمل پیرا ہونا چاہیے۔ اور انکو زبانی بھی یاد کرنا چاہیے۔

۷۔ تقوی: موجودہ وقت میں تقویٰ اختیار کرنا انتہائی ضروری ہے۔ ان اعمال کا خود کو پابند

---

حاشیہ [1] اور دجال کے دور سے سخت حالات تاریخ انسانی میں کوئی نہیں ہیں۔

بنایا جائے جن کے کرنے سے رحمتِ الٰہی بندے کو ہر وقت ڈھانپے رکھتی ہے۔ مثلاً ہر وقت باوضوء رہنا، نمازوں میں نوافل وغیرہ سے فارغ ہونے کے بعد کچھ دیر تک اسی جگہ پر بیٹھے رہنا۔ تہجد کی پابندی۔ خصوصاً وہ لوگ جو دین کے کسی بھی شعبے میں خدمات انجام دے رہے ہیں ان کے لئے تو تہجد بہت زیادہ ضروری ہے۔

۸۔ اللہ تعالیٰ سے مضبوط رابطے کے لئے قرآن کریم کو ترجمہ وتفسیر کے ساتھ پابندی سے پڑھنا اور اپنے قلوب کو منور رکھنے اور حق کے قافلوں میں شامل رہنے کے لئے علماء حق کی صحبت اختیار کرنا اور ہر حال میں حق والوں کے ساتھ ڈٹے رہنا۔

۹۔ محلوں کے اندر مسجدوں کے کردار کو فعّال بنانا: عالمی کفریہ اداروں کی یہ کوشش ہے کہ مسلمانوں کی زندگی سے مسجد کے کردار کو ختم کر دیا جائے اس کے لئے علماء اور دین دار لوگوں کو مختلف طریقوں سے بدنام کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ لہٰذا انکا توڑ کرنے کے لئے محلوں کے اندر مسجدوں کے کردار کو فعّال بنایا جائے، ہر مسجد میں درسِ قرآن کا اہتمام کیا جائے۔

۱۰۔ جیسا کہ پہلے بتایا گیا کہ ہر اس چیز کی عملی تیاری جو حضرتِ مہدی کے دور میں کرنا ایمان کی علامت ہوگی۔ مثلاً خود کو گرمی سردی کا عادی بنانا، کئی کئی دن بھوک پیاس برداشت کرنا راتوں کو پہاڑوں پر چلنے اور گھمسان کی جنگوں کی تیاری کرنا، پہاڑوں کی زندگی سے طبیعت کو مانوس کرنا، اپنے اندر بھی اور اہلِ خانہ کو بھی اللہ کے راستے میں ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے ابھی سے تیار کرتے رہنا۔ علامہ اقبال نے فرمایا:

چوں می گویم مسلمانم بلرزم
کہ دانم مشکلاتِ لا الٰہ را

ترجمہ: جب میں یہ کہتا ہوں کہ میں مسلمان ہوں تو کانپ اٹھتا ہوں۔ کیونکہ میں جانتا ہوں لا الٰہ کے تقاضے پورے کرنے میں بے شمار مشکلات ہیں۔

## فتنہ دجال اور خواتین کی ذمہ داری

مسلمانوں کے گھر وہ اسلام کے قلعے ہیں جنھوں نے مشکل سے مشکل دور میں اسلامی تہذیب وتمدّن اور ثقافت واقدار کی حفاظت کی ہے۔ حتیٰ کہ ان قلعوں نے اس وقت بھی اسلام کی حفاظت کی جب مسلمان مردوں کی فوجیں ہر میدان سے پسپائی پے پسپائی اختیار کرتی چلی جارہی تھیں۔

خلافتِ عثمانیہ ٹوٹنے (1923) کے بعد سے اب تک اگر تاریخ اسلام کا مطالعہ کیا جائے تو صاف پتہ چلتا ہے کہ اسلامی معاشرتی نظام اور تہذیب وتمدن کی حفاظت ہمارے گھروں کے ذریعے ہی کی گئی ہے۔ اور مسلم معاشرے کو ابھی تک ٹوٹ پھوٹ سے بچایا ہوا ہے۔ کتنے ہی مسلم خطوں میں ایسا بھی ہوا کہ مسلمانوں کے پاس اس آخری قلعے کے علاوہ کچھ بھی نہ بچا حتیٰ کہ مسجدیں اور مدرسے بھی کافروں کے قبضے میں چلے گئے، لیکن ان قلعوں میں موجود اسلامی فوج نے ہمت نہیں ہاری اور اپنے محاذ پر ڈٹی رہی۔

اسلام کے ان قلعوں میں جو فوج ہے وہ مسلم خواتین کی فوج ہے، جس نے اسلام کے لئے وہ عظیم الشان کارنامے انجام دیئے ہیں، جس نے اسلام دشمنوں کی ہزار سالہ محنت کے آگے ابھی تک بند باندھا ہوا ہے۔ اس وقت جن حالات کا مسلمانوں کو سامنا ہے یہ تاریخِ انسانیت کے سب سے بھیانک حالات ہیں۔ لہٰذا ان حالات میں مسلمان خواتین کی ذمہ داری بھی پہلے سے زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ ایمان والی ماؤں بہنوں کو اس وقت پہلے سے زیادہ محنت، لگن، کڑھن، حوصلے اور جذبے سے اپنی ذمہ داری کو ادا کرنا ہوگا۔

دشمنانِ اسلام آپ کے مقابلے میں مسلسل اسی سال سے شکست کھاتے چلے آرہے ہیں۔ لہٰذا ان شکستوں سے وہ اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ وہ اس فوج سے مقابلے کے ذریعے نہیں جیت سکتے۔ بلکہ اس فوج کو شکست دینے کے لئے دشمن نے اب یہ حکمتِ عملی اختیار کی ہے کہ مسلمانوں کے گھروں میں موجود اس اسلامی فوج کو اس کی ذمہ داریوں سے غافل کر دیا جائے۔ اس کے لئے وہ بہت سارے خوبصورت نعروں کے ساتھ ہمدرد دوست کی شکل میں آپ کے سامنے آرہا ہے۔

لہٰذا میری ماؤں اور بہنو! وقت کی نزاکت اور دشمن کی مکاری وعیاری کو سمجھتے ہوئے آپ کو ان کا مقابلہ کرنا ہے اور کبھی بھی اپنی ذمہ داری سے غافل نہیں ہونا ہے۔ مسلمان مردوں کی فوج، جو اپنی ذمہ داریوں سے جان چرا رہی ہے، ذہنی طور پر شکست وریخت کا شکار ہے مایوسیوں کی کالی گھٹائیں انکے گرد گھیرے ڈالے ہوئے ہیں، آپ خواتین کو اللہ رب العزت نے یہ صلاحیت دی ہے کہ آپ پسپا ہوتی فوج کو آگے بڑھنے کے حوصلے عطا کر سکتی ہیں، شل بازوؤں میں بجلیاں بھر سکتی ہیں اور ڈرے اور سہمے ہوئے مردوں میں غیرت وحمیت بیدار کر کے ان کو انکی ذمہ داریاں نبھانے کے قابل بنا سکتی ہیں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات میں خود ایک تنظیم بنایا ہے۔ اسلئے فتنۂ دجال

کے خلاف آپ بہت زیادہ کام کرسکتی ہیں۔

گھر کے اندر بچوں کو پکا اور کھرا مسلمان بنانا اور انکو ہر حال میں اسلامی روایات کا پاسبان بنانا خواتین کی ذمہ داری ہے۔ بچپن سے ہی بچے کے ذہن میں یہ بات بٹھادی جائے کہ اس کا ایمان دنیا کی ہر چیز سے زیادہ قیمتی ہے۔ لہٰذا ایمان کو بچانے کے لئے اگر ساری دنیا کو بھی قربان کرنا پڑے تو بغیر کسی ہچکچاہٹ کے دنیا قربان کردے لیکن ایمان پر آنچ نہ آنے دے۔

عن عمران بن سليم الكلاعي قَالَ مَا عَدَتْ اِمْرَاَةٌ فِي رَبْعَتِهَا بِاَفْضَلَ لَّهَا مِنْ مِيْضَاةٍ وَنَعْلَيْنِ وَيْلٌ لِلْمُسَمَّنَاتِ وَطُوبٰى لِلْفُقَرَاءِ اَلْبِسُوْا نِسَائَكُمُ الْخِفَافَ الْمُنَعَّلَةَ وَعَلِّمُوْهُنَّ الْمَشْيَ فِي بُيُوْتِهِنَّ فَاِنَّهُ يُوْشِكُ اَنْ يُخْرَجْنَ اِلٰى ذٰلِكَ (کتاب الفتن نعیم بن حماد: ۲ ص: ۴۵۱)

ترجمہ: حضرت عمران ابن سلیم کلاعی سے روایت ہے انھوں نے فرمایا عورت کا اپنے گھر میں دوڑنا (یا چکر لگانا) اسکے لئے افضل ہے، لوٹے (یا کوئی بھی پاکی حاصل کرنے کے برتن) سے اور جوتوں سے۔ اور موٹی عورتوں کے لئے مصیبت ہے، اور خوشخبری غریب عورتوں کے لئے ہے۔ اپنی عورتوں کو سول والے جوتے پہناؤ اور انکو انکے گھروں کے اندر چلنا سکھلاؤ کیونکہ وہ وقت قریب ہے کہ ان عورتوں کو اس (چلنے) کی ضرورت پیش آجائے۔

اس روایت میں یہ بیان کیا گیا کہ مسلمان عورتوں کو آرام پسند نہیں ہونا چاہئے بلکہ سخت سول والے جوتے پہنیں اور خود کو گھر کے اندر چلنے پھرنے کا عادی بنائے رکھیں تاکہ جسم ہلکا رہے۔ کیونکہ مسلمان عورتوں پر ایسے حالات آسکتے ہیں جب انکو اپنی عزت اور اپنا ایمان بچانے کے لئے پہاڑوں اور بیابانوں میں پیدل سفر کرنا پڑے۔ جیسا کہ افغانستان عراق، فلسطین اور کشمیر وغیرہ میں ہوا۔ اس روایت پر عمل کرنے کے ساتھ ساتھ گذشتہ بحثوں میں جو آپ نے پڑھا اس پر خود بھی عمل کریں اور پورے گھر اور خاندان میں باقاعدہ مہم چلائیں اور اس عظیم فتنے کی ہولناکیوں سے سب کو آگاہ کریں۔

آپ کو عراق کی مجبور ماؤں کا واسطہ، فلسطین کی ان بہنوں کا واسطہ، جنکے ہاتھوں کی مہندی بھی ابھی نہیں سوکھی تھی کہ انکے سہاگ اجاڑ دیے گئے، کشمیر و افغانستان کی ان بیٹیوں کا واسطہ جو ہر پل اور ہر لمحہ خوف کے عالم میں گذارتی ہیں، ان معصوم بچوں کا واسطہ جو کھلے آسمان تلے ماں ماں پکارتے ہیں، لیکن انکی ماں کو اسلام کے دشمنوں نے چھین لیا ہے۔

آپ تو بہت رحم دل ہوتی ہیں، آپکے اندر تو ایثار و قربانی کا جذبہ مردوں سے کہیں زیادہ ہوتا ہے، سو آپ کو عراق کی ماؤں بہنوں، فلسطین کے بچوں اور کشمیر وافغانستان کی مجبور بیٹیوں پر ترس آنا چاہئے۔ کہ برے حالات کا کیا پتہ کب کس پر آجائیں۔ اللہ تمام عالمِ اسلام کی ماؤں بہنوں کی حفاظت فرمائے۔

اسلام آپ سے آپ کی طاقت سے زیادہ قربانی نہیں مانگتا، لہٰذا جو آپ کی طاقت میں ہے وہ آپ کو ہر حال میں کرنا چاہئے۔ اور اپنی ذمہ داریوں کو پوری دیانت داری کے ساتھ نبھانا چاہئے۔ ظاہر ہے ایمان جیسی عظیم دولت کو بغیر کسی قربانی دیے تو نہیں بچایا جاسکتا۔ بلکہ اس کے لئے انھیں حالات کا سامنا کرنا پڑے گا جو پہلے والوں کو پیش آئے۔ سو یہ کام طبیعت پر گراں گذرے گا۔ لیکن یاد رکھنا چاہئے کہ اس دور کی مشکلات کی طرح حق پر ڈٹ جانے والوں کے لئے آقائے مدنی ﷺ نے فضائل بھی اتنے ہی زیادہ بیان فرمائے ہیں۔ لہٰذا دلوں کو ٹھنڈا کرنے کے لئے ہر اہل ایمان کو جہاد کے فضائل، مجاہد کیلئے انعامات اور شہید کے درجات والی آیات واحادیث کا مطالعہ کرنا چاہئے تاکہ اسکے دل سے شیطان کے وسوسے دور ہوجائیں اور اللہ کے وعدوں پر یقین آجائے کہ دجال کتنا ہی طاقتور کیوں نہ ہو، حق والوں کو وہ حق سے نہیں ہٹا سکتا۔ باطل کتنا ہی سج دھج کر آجائے ہمیشہ باطل ہی رہے گا اور حق کتنا ہی بے سروسامان نظر آئے غالب حق ہی کو ہونا ہے۔

جو کچھ بیان کیا گیا یہ ایک ''غریب'' کا دردِ دل ہے جو آپ کے سامنے نکال کر رکھ دیا گیا ہے، یہ وہ کڑھن ہے جو تمام ''غرباء'' کا کل سرمایہ حیات ہے، یہ ٹوٹے پھوٹے الفاظ وہ آہیں اور سسکیاں ہیں جنھوں نے ہنگامہ پسند نوجوانوں کو ''غرباء'' بنادیا۔ یہ وہ آنسو ہیں جو قلم کے راستے صرف اسلئے بہہ نکلے ہیں کہ شاید قوم کے سخت دلوں کو پگھلا سکیں۔ شاید یہ کسک ہر دل میں اتر جائے۔ اور ہر مسلمان وقت کی نزاکت کو سمجھ کر بیدار ہوجائے، کہ اب بیدار ہونے کا وقت آگیا ہے۔

اللہ رب العزت تمام مسلمانوں کو اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے والا بنائے اور سب کو دجال کے فتنۂ عظیم سے محفوظ فرمائے اور ہم سب کو حق کے ساتھ چمٹے رہنے کی توفیق فرمائے۔ (آمین)

وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین

## حوالہ جات ماخذ ومصادر


۱۔ نام کتاب......تفسیر قرطبی

مؤلف........محمد ابن احمد ابن ابی بکر ابن فرح قرطبیؒ ابوعبداللہ

وفات.........۶۷۱ھ ناشر.........دارالشعب قاہرہ

محقق......احمد عبدالعلیم البردونی

۲۔ نام کتاب.......الآحاد والمثانی

مؤلف........احمد بن عمرو بن ضحاک ابوبکر الشیبانیؒ

پیدائش........۲۰۶ھ وفات.........۲۸۷ھ

ناشر..........دارالرایہ ریاض

۳۔ نام کتاب......التاریخ الکبیر

مؤلف........محمد بن اسمٰعیل بن ابراہیم ابوعبداللہ البخاری الجعفیؒ

پیدائش........۱۹۴ھ وفات........۲۵۶ھ

ناشر..........دارالفکر بیروت

۴۔ نام کتاب......الجامع

مؤلف.........معمر ابن راشد الازدیؒ

وفات........۱۵۱ھ ناشر..........المکتب الاسلامی بیروت

محقق.........حضرت مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی

۵۔ نام کتاب.......الزہد ویلیہ الرقائق

مؤلف........عبداللہ بن مبارکؒ بن واضح المروزی ابوعبداللہ

پیدائش........۱۱۸ھ وفات........۱۸۱ھ

ناشر..........دارالکتب العلمیہ بیروت

محقق.........حبیب الرحمٰن اعظمی

۶۔ نام کتاب.......السنن الکبریٰ

مؤلف........احمد بن شعیب ابوعبدالرحمٰن النسائی

پیدائش.........۲۱۵ھ وفات.........۳۰۳ھ

ناشر.........دار الکتب العلمیہ بیروت

محقق.........د عبدالغفار سلیمان البنداری، سید کسروی حسن

۷۔نام کتاب.........السنن الواردۃ فی الفتن وغوائلھا والساعۃ واشراطھا

مؤلف.........ابو عمرو عثمان ابن سعید المقری الدانی

پیدائش.........۳۷۱ھ وفات.........۴۴۴ھ

ناشر.........دار العاصمہ ریاض

محقق.........د۔ ضیاء اللہ بن محمد ادریس المبارکفوری

۸۔نام کتاب.........المستدرک علی الصحیحین

مؤلف.........محمد بن عبداللہ ابوعبداللہ حاکم النیسابوریؒ

پیدائش.........۳۲۱ھ وفات.........۴۰۵ھ

ناشر.........دار الکتب العلمیہ بیروت

۹۔نام کتاب.........المعجم الاوسط

مؤلف.........ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانی

پیدائش.........۲۶۰ھ وفات.........۳۶۰ھ

ناشر.........دار الحرمین قاہرہ

۱۰۔نام کتاب.........المعجم الکبیر

مؤلف.........ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانیؒ

پیدائش.........۲۶۰ھ وفات.........۳۶۰ھ

ناشر.........مکتبۃ العلوم والحکم موصل

۱۱۔نام کتاب.........سنن ابوداؤد

مؤلف.........سلیمان ابن الاشعث ابوداؤد السجستانی الازدیؒ

پیدائش.........۲۰۲ھ وفات.........۲۷۵ھ

ناشر.........دار الفکر بیروت

۱۲۔نام کتاب.........سنن ابن ماجہ

مؤلف.........محمد بن یزید ابوعبداللہ القزوینیؒ

پیدائش.........۲۰۷ھ وفات.........۲۷۵ھ

ناشر.........دار الفکر بیروت

۱۳۔ نام کتاب........سنن البیہقی الکبریٰ

مؤلف........احمد بن حسین بن علی بن موسیٰ ابوبکر البیہقیؒ

پیدائش........۳۸۴ھ وفات.........۴۵۸ھ

ناشر........مکتبہ دار الباز مکہ مکرمہ

۱۴۔ نام کتاب........الجامع الصحیح سنن الترمذی

مؤلف........محمد بن عیسیٰ ابو عیسیٰ الترمذی السلمیؒ

پیدائش........۲۰۹ھ وفات.........۲۷۹ھ

ناشر..........دار احیاء التراث العربی بیروت

۱۵۔ نام کتاب........المجتبیٰ من السنن

مؤلف........احمد بن شعیب ابو عبد الرحمٰن النسائیؒ

پیدائش........۲۱۵ھ وفات.........۳۰۳ھ

ناشر..........مکتب المطبوعات الاسلامیہ حلب

۱۶۔ نام کتاب ........الفتن لنعیم ابن حماد

مؤلف ......نعیم ابن حماد المروزی ابو عبد اللہ

وفات.........۲۸۸ھ ناشر.........مکتبۃ التوحید قاہرہ

محقق........سمیر امین الزہیری

۱۷۔ نام کتاب......شعب الایمان

مؤلف.....ابوبکر احمد بن الحسین البیہقیؒ

پیدائش......۳۸۴ھ وفات......۴۵۸ھ

ناشر.....دار الکتب العلمیۃ بیروت

۱۸۔ نام کتاب.....صحیح ابن حبان بترتیب ابن بلبان

مؤلف.....محمد ابن حبان ابن احمد ابو حاتم التمیمی البستیؒ

وفات.....۳۵۴ھ ناشر.....مؤسسۃ الرسالہ بیروت

۱۹۔ نام کتاب......صحیح ابن خزیمہ

مؤلف.....محمد ابن اسحاق بن خزیمہ ابوبکر السلمی النیسابوریؒ

پیدائش......۲۲۳ھ وفات.....۳۱۱ھ

ناشر.....المکتب الاسلامی بیروت

اسم المحقق.....د۔ محمد مصطفیٰ اعظمی

۲۰۔ نام کتاب......الجامع الصحیح المختصر

مؤلف......محمد ابن اسمٰعیل ابو عبد اللہ البخاری الجعفیؒ

پیدائش......۱۹۴ھ وفات......۲۵۶ھ

ناشر......دار ابن کثیر یمامہ بیروت

۲۱۔ نام کتاب......صحیح مسلم

مؤلف......مسلم ابن الحجاج ابو الحسین القشیری النیسابوریؒ

پیدائش......۲۰۶ وفات......۲۶۱

ناشر......دار احیاء التراث العربی

محقق......محمد فواد عبد الباقی

۲۲۔ نام کتاب......فتح الباری شرح صحیح البخاری

مؤلف......احمد ابن علی ابن حجر ابو الفضل عسقلانی الشافعیؒ

پیدائش......۷۷۳ھ وفات......۸۵۲ھ

ناشر......دار المعرفہ بیروت

محقق......محمد فواد عبد الباقی۔ محب الدین الخطیب

۲۳۔ نام کتاب......کتاب الزہد الکبیر

مؤلف......ابو بکر احمد ابن الحسین ابن علی بن عبد اللہ ابن موسیٰ البیہقیؒ

پیدائش......۳۸۴ھ وفات......۴۵۸ھ

ناشر......مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ بیروت

محقق......الشیخ عامر احمد حیدر

۲۴۔ نام کتاب......الزہد

مؤلف......احمد ابن عمرو ابن ابی عاصم الشیبانیؒ ابو بکر

وفات......۲۸۷ھ ناشر......دار الریان للتراث قاہرہ

محقق......عبد العلی عبد اللہ الحمید حامد

۲۵۔ نام کتاب......کتاب السنن

مؤلف......ابو عثمان سعید ابن منصور الخراسانی

وفات......۲۲۷ ناشر......دار السلفیہ ہندستان

محقق......حضرت مولانا حبیب الرحمن اعظمی

۲۶۔ نام کتاب......کشف الخفاء ومزیل الالباس

مؤلف..... اسمٰعیل ابن محمد العجلونی الجراحیؒ وفات.....۱۱۶۲ھ

ناشر..... مؤسسۃ الرسالہ بیروت

۲۷۔ نامِ کتاب..... مجمع الزوائد ومنبع الفوائد

مؤلف..... علی بن ابی بکر الہیثمیؒ

وفات.....۸۰۷ھ ناشر..... دار الکتاب العربی قاہرہ

۲۸۔ نامِ کتاب..... مسند ابی یعلی

مؤلف..... احمد بن علی المثنی ابو یعلی الموصلی التمیمیؒ

پیدائش.....۲۱۰ھ وفات.....۳۰۷ھ

ناشر..... دار المامون للتراث دمشق

۲۹۔ نامِ کتاب..... مسند الامام احمد ابن حنبل

مؤلف..... احمد ابن حنبل ابو عبد اللہ شیبانیؒ

پیدائش.....۱۶۴ھ وفات.....۲۴۱ھ

ناشر..... مؤسسۃ قرطبہ مصر

۳۰۔ نامِ کتاب..... مسند اسحاق بن راہویہ

مؤلف..... اسحاق ابن ابراہیم ابن مخلد ابن راہویہ الحنظلیؒ

پیدائش.....۱۶۱ھ وفات.....۲۳۸ھ

ناشر..... مکتبۃ الایمان مدینہ منورہ

۳۱۔ نامِ کتاب..... البحر الزخار

مؤلف..... ابو بکر احمد ابن عمرو ابن عبد الخالق البزارؒ

پیدائش.....۲۱۵ھ وفات.....۲۹۲ھ

ناشر..... مؤسسۃ علوم القرآن بیروت۔ مکتبۃ العلوم والحکم مدینہ منورہ

محقق..... د محفوظ الرحمٰن زین اللہ

۳۲۔ نامِ کتاب..... بغیۃ الباحث عن زوائد مسند الحارث

مؤلف..... الحارث ابن ابی اسامہ۔ الحافظ نور الدین الہیثمیؒ

پیدائش.....۱۸۶ھ وفات.....۲۸۲ھ

ناشر..... مرکز خدمۃ السنۃ والسیرۃ النبویہ مدینہ منورہ

۳۳۔ نامِ کتاب..... مسند الشامیین

مؤلف..... سلیمان ابن احمد ابن ایوب ابو القاسم الطبرانیؒ

پیدائش.....۲۶۰ھ وفات.....۳۶۰ھ

ناشر.....موسسۃ الرسالہ

محقق.......حمدی بن عبدالمجید السلفی

۳۴۔نام کتاب.....الکتاب المصنف فی الاحادیث والآثار

مؤلف.....ابوبکر عبداللہ ابن محمد ابن ابی شیبہ الکوفیؒ

پیدائش.....۱۵۹ھ وفات.....۲۳۵ھ

ناشر.....مکتبہ الرشد ریاض

۳۵۔نام کتاب.....المصنف

مؤلف.....ابوبکر عبدالرزاق ابن ہمام الصنعانی

پیدائش.....۱۲۶ھ وفات.....۲۱۱ھ

ناشر.....المکتب الاسلامی بیروت

محقق...... حضرت مولانا حبیب الرحمن اعظمی

۳۶۔نام کتاب.....المعتصر من المختصر من مشکل الآثار.

مؤلف.....یوسف بن موسیٰ الحنفی ابوالمحاسنؒ ناشر.....عالم الکتب بیروت

۳۷۔نام کتاب.....موارد الظمآن الی زوائد ابن حبان

مؤلف.....علی بن ابی بکر الہیثمی ابوالحسنؒ

پیدائش.....۷۳۵ھ وفات.....۸۰۷ھ

ناشر.....دار الکتب العلمیہ بیروت

محقق.......محمد عبدالرزاق حمزہ

۳۸۔نام کتاب.......میزان الاعتدال فی نقد الرجال

مؤلف.....شمس الدین محمد بن احمد الذہبیؒ

وفات.....۷۴۸ھ ناشر.....دار الکتب العلمیہ بیروت

محقق.....الشیخ علی محمد معوض والشیخ عادل احمد عبدالموجود

۳۹۔نام کتاب.......عون المعبود شرح ابوداؤد

مؤلف......محمد شمس الحق عظیم آبادی ابوالطیب

ناشر.........دار الکتب العلمیہ

۴۰۔نام کتاب.......شرح النووی علیٰ صحیح مسلم

مؤلف........ابوزکریا یحییٰ بن شرف بن مری النوویؒ

ولادت.........۶۳۱ھ وفات.........۶۷۶ھ

ناشر.........داراحیاء التراث العربی بیروت

۴۱۔نام کتاب.........معجم البلدان

مؤلف.........یاقوت ابن عبداللہ الحموی ابوعبداللہ

وفات.........۶۲۶ ناشر.........دارالفکر بیروت

۴۲۔نام کتاب.........معجم ما استعجم

مؤلف.........عبداللہ ابن عبدالعزیز البکری الاندلسی ابوعبید

وفات.........۴۸۷ھ ناشر.........عالم الکتب بیروت

محقق.........مصطفیٰ السقا

۴۳۔نام کتاب.........تاریخ بغداد

مؤلف.........احمد بن علی ابوبکر الخطیب بغدادی

پیدائش.........۳۹۲ھ وفات.........۴۶۳ھ

ناشر.........دارالکتب العلمیہ بیروت

۴۴۔نام کتاب.........تاریخ الطبری

مؤلف.........محمد بن جریر الطبری ابوجعفر

پیدائش.........۲۲۴ھ وفات.........۳۱۰ھ

ناشر.........دارالکتب العلمیہ بیروت

۴۵۔نام کتاب.........الجامع لمعمر بن راشد

مؤلف.........معمر ابن راشد

وفات.........۱۵۱ھ ناشر.........المکتب الاسلامی بیروت

محقق.........حضرت مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی

۴۶۔نام کتاب.........عقیدہ ظہور مہدی احادیث کی روشنی میں

مؤلف.........حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئی شہیدؒ

ناشر.........الفیصل پرنٹرز کراچی پاکستان

۴۷۔نام کتاب.........علامات قیامت اور نزول

مؤلف.........حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ

ترتیب.........حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب

ناشر.........مکتبہ دارالعلوم کراچی

۴۸۔نامِ کتاب....... شرح مشکوۃ مظاہر حق جدید

ازافادات......علامہ نواب محمد قطب الدین خان دہلوی

ترتیب.........مولانا عبداللہ جاوید غازی پوری (فاضل دیوبند)

ناشر.........دارالاشاعت کراچی

۴۹۔نامِ کتاب.......انسائیکلوپیڈیا آف برٹانیکا

۵۰۔نامِ کتاب.......انسائیکلوپیڈیا آف انکارٹا

۵۱۔نامِ کتاب.........خوفناک جدید صلیبی جنگیں

۵۲۔نامِ کتاب.........یوم الغضب

مؤلف..............ڈاکٹر سفر الحوالی

۵۳۔نامِ کتاب.......مثلث برمودا

نقشہ نمبر 1

نقشہ نمبر 3

# کیا آپ جانتے ہیں؟

- آخری جنگ عظیم کب ہونے والی ہے؟
- یہودی انسانیت کو تباہی کی طرف کیسے دھکیل رہے ہیں؟
- آپ کے سروں پر خطرات کے خطرناک بادل منڈلا رہے ہیں؟
- کیا دجال آنے والا ہے؟
- یہودی دجال کے لئے اتنے بے چین کیوں ہیں؟
- کیا عالمی ادارے اور ملٹی نیشنل کمپنیاں دجال کے لئے راہ ہموار کر رہی ہیں؟
- دنیا میں جاری کفر و اسلام کی جنگیں کیا رخ اختیار کریں گی؟
- فتنہ دجال سے آپ اپنے ایمان کو کیسے بچائیں گے؟
- یہ اور اس طرح کے دیگر سوالات کے جوابات جاننے کے لئے مطالعہ کیجئے

## تیسری جنگ عظیم اور دجال

جس میں احادیث کی روشنی میں موجودہ حالات کو کھول کر بیان کیا گیا ہے۔

ناشر

الغازی ویلفیئر ٹرسٹ